رسالہ

# قواعد فارسی

دربیان صرف و نحو زبان فارسی

جسکو مرزا نثار علی بیگ میر منشی دفتر صدر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی

و مولوی بنارسی خان طالب العلم سابق گورنمنٹ کالج آگرہ نے

کتب مستند اور معروف سے زبان اردو میں

تالیف کیا

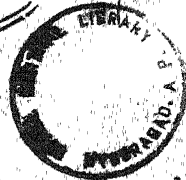
بعد تصحیح صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی

سنہ ۱۸۷۹ عیسوی میں

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

گورنمنٹ پریس الہ آباد مین

طبع ہوا





5th EDITION, 5,000 COPIES,
PRICE PER COPY 5½ ANNAS.

طبع پنجم ... ۵۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۵ / ۰

# فهرست ابواب قواعد فارسی





# دیباچہ

یہہ رسالہ صرف و نحو فارسی کا اون طلباے مدارس سرکاری کے لیے
تالیف ہوا ہی کہ جنکے مدارس مین زبانِ اُردو نیچے کی جماعتون مین تعلیم کی جاتی ہی
اور جو اُردو مین ہوسنے اِس رسالہ کی یہہ ہی کہ اگرچہ یہہ طریقہ تجویزہ رائج ملک سے
اور رسالے اور مولفون سے مختلف ہی لیکن اِسمین اُستاد اور شاگرد دونونکی
تخفیف تکلیف متصور ہی اور ظاہر ہی کہ جو طالبعلم اُردو پڑھ سکتا ہی وہ باستعانت
اِس کتاب کے عرصۂ قلیل مین بے تکلف فارسی کی صرف و نحو سیکھہ سکتا ہی ؛
مخفی نرہے کہ کمال احتیاط در باب ترتیب اِس کتاب کے عمل مین آئی ہی اور جو
مضمون فہمِ طالبعلم سے بعید متصور ہوا شروع کتاب مین درج نہین کیا گیا اور نہ
طالبعلم کو تکلیف حفظ یاد کرنے فہرست ایسے الفاظ کی دیگئی ہی کہ جنکے ادراک مطالب

ذہن اسکا عاری ہو اور وہی قواعد اسمین درج کیے گئے ہین کہ جو معتبر رسالون مروجہ حال سے کے پائے جاتے تھے اور تالیف مین اس رسالہ کی بہت کچھ اعانت منشی بنارسی خان ہیڈ کلرک ضلع آگرہ طالبعلم سابق آگرہ کالج اور مرزا نثار علی بیگ منشی میر صدر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی سے ملی اور مسودہ رسالہ مذکور اول سے آخر تک بنظر اصلاح ملاحظہ سے صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی کے گذرا اور جا بجا جو جو حاشیہ ضروری معلوم ہوئے منجانب صاحب موصوف رسالہ مسطور پر ثبت کیے گئے ✣

## اس رسالہ مین چار باب ہین

**باب اول** — دربیان زبان و حروف تہجی جسمین دو فصلین ہین ✣

فصل اول دربیان تحقیقات زبان فارسی — فصل دوم دربیان حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ ✣

**باب دوم** — دربیان صرف جسمین تین فصلین ہین ✣

فصل اول دربیان اسما — فصل دوم دربیان افعال — فصل سوم دربیان حروف

**باب سوم** — دربیان نحو ✣

**باب چہارم** — دربیان خواص حروف و محاورات جو زبان فارسی مین مروج ہین ✣

**باب اول** — دربیان تحقیقات زبان و حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ ✣

**فصل اول دربیان تحقیقات زبان** واضح ہو کہ زبان فارسی مین سات قسم کی زبانین ہین جنکی تفصیل ذیل مین لکھی جاتی ہے سغدی سگزی زابلی ہروی فارسی پہلوی دری

چنانچہ منجملہ اونکے چار زبانین اول کی متروک الاستعمال ہین اور پچھلی تین زبانین
یعنی فارسی پہلوی اور دری مروّج اور متداول ہین - اور زبان فارسی
اصل مین اوس زبان کا نام ہی کہ جو ملک فارس مین بولی جاتی ہی اور جسکی حدود اربعہ یہ ہین
شمال مین ارمینیا - بحیرۂ خضر توران غرب مین روم - جنوب مین خلیج فارس
جسے بحر ہرمز بھی کہتے ہین - شرق مین بلوچستان و افغانستان جو بعد حد اصل ہندوستان
اور فارس کے واقع ہین قبل از مفتوح ہونے فارس کے اہل عرب کے
ہاتھ سے اور اشاعت دین اسلام کے فارسی مین بھی قواعد صرف و نحو کے
مطابق اوسی زبان کے پائے جاتے تھے لیکن وہ قواعد آمیزش زبان عربی سے
رفتہ رفتہ ایسے محو و منسی ہوگئے کہ جو قواعد یا الفاظ مصطلح علم مذکور بالفعل زبان
فارسی مین پائے جاتے ہین وہ سب مستعار زبان عربی معلوم ہوتے ہین تنبیہ
جو الفاظ مصطلح عربی اس رسالہ مین مشکل معلوم ہونگے مؤلف اونکے معانی بزبان
اردو حاشیہ پر درج کریگا

## فصل دوم دربیان حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ

جو اشکال حروف تہجی زبان عربی مین مستعمل ہین وے زبان فارسی مین بھی مروج ہین
چنانچہ اشکال حروف تہجی کی یہہ ہین ؛

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م
ن و ہ ی لیکن منجملہ ان حروف کے آٹھہ حروف مندرجہ ذیل مخصوص زبان عرب ہین

جو الفاظ فارسی مین نہین آتے ثا حا صاد ضاد طا ظا عین قاف اور اسیطرح
چار حرف مخصوص زبان فارسی کے ہین جو عربی مین نہین آتے وہ یہہ ہین پ
چ ژ گ سمجہنا انھین حروف تہجی کے (وای) حروف علت کہلاتے
ہین اور انکو اخوات اعراب بھی کہتے ہین کس لئے کہ اخت کہتے ہین بہن کو تو
واو کی آواز ضمہ یا پیش کی آواز کے ساتھہ بہت مشابہ ہی اور علی ہذا الف کی آواز فتحہ یا
زبر کے ساتھہ اور ی کی کسرہ یا زیر کے ساتھہ۔ اور جب انکے ماقبل وہ حرکت مناسب
آتی ہی کہ جس سے تلفظ انکا خوب اظہار کے ساتھہ کیا جائے تو انھین حروف
علت کو اوسوقت حروف مدہ کہتے ہین اور عموماً اعراب کی تین قسمین ہین زبر
زیر پیش جنکو عربی مین فتحہ یا نصب کسرہ یا جر ضمہ یا رفعہ کہتے ہین جیسے
مَن دِل گُل اور جس حرف پر فتحہ ہوتا ہی اوسے مفتوح اور جسپر کسرہ ہوتا ہی اوسے
مکسور اور جسپر ضمہ ہوتا ہی اوسے مضموم کہتے ہین۔ اور سوای ان اعرابون کے
فارسی مین اور بھی علامتین ہین جنکا جاننا ناگزیر ہی چنانچہ ایک جزم ہی جسکو سکون
بھی کہتے ہین اور جس حرف پر جزم ہوتا ہی اوسپر کوئی حرکت نہین آتی اور اوسے
ماقبل کے حرف کو اوس حرف سے جسپر آتا ہی ملا دیتا ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی خ
ہ یا ہ اور جس حرف پر یہہ علامت ہوتی ہی اوسے مجزوم اور ساکن کہتے ہین دوم
تشدید جس سے ایک حرف دوبارہ پڑھا جاتا ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی (ّ) جسکو
سر سین کا کہنا چاہیے جیسے لفظ مشدد مین اور مشدد اوسکو کہتے ہین جسپر تشدید ہو

سوم مد جسکی صورت یہہ ہی (مٓ) یہہ علامت فارسی مین صرف الف پر لکھی جاتی ہی تاکہ آواز اوسکی دراز پڑھی جاوے اور جس الف پر یہہ علامت ہوتی ہی اوسے ممدودہ کہتے ہین اور در اصل یہہ ایک حرف الف متحرک ہی جو دوسرے الف ساکن کی جگہ لکھا جاتا ہی تاکہ اجتماع دو الفون کا نہو اس لیئے تلفظ آب و اآب مین کچھہ فرق نہین ہی۔ چہارم تنوین جیسے حالاً (ل) پر جو دو دفعہ حرکت فتحہ لکھی گئی اسکو تنوین کہتے ہین اور اسیطرح دو زیر اور دو پیش کو بھی تنوین کہتے ہین ❊

## باب دوم دربیان صرف

صرف سے حال عوارض کلمہ مثل تقسیم و تعلیل و اشتقاق اور حال اصلیت کلمے اور گردان وغیرہ معلوم ہوتا ہی اور غرض اس علم سے یہہ ہی کہ متکلم لفظ صحیح بولے ❊

واضح ہو کہ فارسی مین بھی مثل عربی کے کلمہ کی تین قسمین ہین اسم فعل حرف اسم اوس کلمہ کو کہتے ہین جو اپنے معنی مستقل تنہا پر دلالت کرے اور کوئی زمانہ اوسمین نپایا جاوے جیسے شیر از درخت تاک نیکی بدی اسم کی باعتبار معنی کے دو قسمین ہین ایک اسم ذات دوم اسم صفات چنانچہ اسم ذات اوسکو کہتے ہین جو نام ہو ذات کسی شی کا جیسے درخت گل سنگ فیل ہوا فرشتہ سخن مرد اور اسکا ذکر مفصل آئندہ کیا جائیگا اور اسم صفت اوسکو کہتے ہین جو نام ہو کسی ایسی شی کا جسمین کوئی صفت پائی جاتی ہو خواہ وہ صفت عارضی ہو یا دائمی جیسے بلند سخت مست شیرین سرد نیک روشن زیرک اور جب ان اسما صفات کی خود ذات کا

نام لین تو وہ بھی اسم ذات کہلاوینگے جیسے بلندی سختی مستی شیرینی سرخی نیکی
رعنائی زیرکی ۔ وعلی ہذا جب ان اسماے ذات کو بکمی و بیشی بعض حروف وغیرہ صفت
کرلین تو اوسوقت انکو بھی اسماے صفات کہینگے جیسے سنگین سیلانہ مستانہ ہوائی
مردانہ اور جن اسما مین کہ معنی صفتی بطور ثبوت و قیام کے پائے جاتے ہین انکو اہل عرب
صفت مشبہ کہتے ہین جیسے جمیل حسین آور جال جامد و مشتق اور معرفہ و نکرہ ہونے
اسم صفت کا مع قاعدہ جمع وغیرہ بشمول تقسیم قواعد اسم ذات کے بیان کرینگے اور تصریح
اسم صفت کی اوسمین کیجو دیکھا جائیگی ازروی تقسیم صرفی مطلق اسم کی تین قسمین ہین جامد
مصدر مشتق اسم جامد اوس اسم غیر مشتق کو کہتے ہین کہ نہ اوس سے کوئی صیغہ نکلے
نہ وہ کسی سے نکلا ہو جیسے سخت زرد شتر اسپ وغیرہ جس طرح اسم ذات جامد ہوتا ہے
اوسی طرح اسم صفت بھی جامد ہوتا ہے جیسے سرخ سبز زرد نیک بد اسم جامد کی دو قسمین
ایک نکرہ دوم معرفہ نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین یعنی اوس اسم عام کو کہتے ہین جو
ہر ایک افراد نوع پر صادق آتا ہے جیسے مرد زن رنگ جان اور اسم صفت
ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جیسے سیاہ زرد خوب زشت ۔ معرفہ اوس اسم ذات کو کہتے
ہین جو دلالت کرے شے معین پر جیسے زید عمر دہلی کلکتہ گنگ قلزم نیل
اور اسم صفت کبھی معرفہ نہین ہوتا معرفہ کی کئی اقسام ہین ایک علم دوم ضمیر
سوم اسم اشارہ چہارم اسم موصول پنجم معہود ذہنی یا خارجی ششم وہ اسم جو
مضاف ان اقسام مذکورہ بالا کی طرف ہو ہفتم منادی ۔

# عَلَم

عَلَم اوس اسم کو کہتے ہین جو نام کسی شخص یا شئے معین کا ہو جو دوسرے پر صادق نہو جیسے زید کہ سواے ذات اوس شخص کے جسکا نام زید ہی دوسرے پر صادق نہین آتا اور اسی علم کو اسم خاص یا جزئی حقیقی کہتے ہین اور خطاب اور عرف اور تخلص یہہ سب داخل تعریف علم ہین کس لیئے کہ مراد ان سے وہی اشخاص معین ہوتے ہین جنکا وہ خطاب یا عرف یا تخلص ہوتا ہی اور کنیت بھی ایک قسم کا نام ہی جو سوا اصلی نام کے بوجہہ نسبت والدی یا بزرگی یا شجاعت یا سخاوت وغیرہ کے رکھہ لیتے ہین جیسے ابو القاسم ابو عبد اللہ ابو الحذر ابو اللیث الغرض اس قسم کے نام عرب مین بیشتر ہوا کرتے ہین خطاب اوسے کہتے ہین جو کسی آدمی کو بنظر اوسکی اقرانیت یا بغرض تعظیم و توقیر کسی سرکار دربار سے کوئی نام وصفی عنایت ہو جیسے شرف الدولہ آصف الدولہ صفدر جنگ عالیجاہ ذو القدر اور اسی خطاب کو کبھی لقب کہتے ہین اور جو نام اصلی سے مختصر ہو کر یا بالکل نام اصلی سے مغایر لوگون مین کوئی اور نام معروف و مشہور ہو جاتا ہی اوسے عرف کہتے ہین خواہ یہہ دوسرا نام بوجہ محبت یا تحقیر یا کسی اور سبب سے ہو جیسے کالیخان کسی کا نام ہو اور اوسے کلن کہین یا فخر الدین ہو اوسے فخرو کہین اور نیز جو کسی شخص کو اوسکے ملک یا شہر سے منسوب کرکے پکارین اوس نام کو بھی عرف کہتے ہین جیسے حافظ شیرازی مولوی رومی اور تخلص اوس اسم کو کہتے ہین کہ جو شاعر لوگ اپنا اصلی نام مختصر کرکے یا کسی اور لفظ کو بوجہ مناسبت شاعری پسند کرکے اپنے اشعار مین بجاے نام درج کیا کرتے ہین جیسے

شیخ مصلح الدین شیرازی نے اپنا تخلص سعدی اور حضرت امیر خسرو دہلوی نے خسرو اور جلال الدین شیرازی نے عرفی رکھ لیا تھا ؛

## قسم دوم معرفہ کی ضمیر ہے

ضمیر اوس لفظ کو کہتے ہین کہ جو بجاے اسم سابق مذکور شدہ کے لیا جاوے جیسے کہ زید نزد من آمد و تا دیر نشست و سخنہا گفت اس مثال مین بیچ فعل نشست و گفت کے ایک ایک ضمیر واحد غائب کی مستتر ہے جو راجع ہے زید کیطرف اگر عبارت فقرہ مذکور کو اس طرح تحریر کرتے کہ زید نزد من آمد و زید تا دیر نشست و زید سخنہا گفت تو بسبب تکرار لفظ زید کے عبارت بیمحاورہ اور غیر فصیح ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر ہمیشہ قائم مقام مرجع یعنی اوس اسم کے ہوا کرتی ہے جسکے لیئے وہ ضمیر آتی ہے اور بوجہ لانے ضمیر کے احتیاج مکرر بیان کرنے مرجع کی نہین ہوا کرتی اور عبارت فصیح و بامحاورہ اور مختصر ہو جاتی ہے لیکن جب بسبب لانے ضمیر کے شبہہ مضمون مین واقع ہو یا مرجع سے ضمیر بہت دور فاصلے پر ہو تو ایسی صورت مین اوسی مرجع کو مکرر لاتے ہین اور جب کبھی مرجع سے ضمیر مقدم ہو جاتی ہے تو اسے اضمار قبل الذکر کہتے ہین جیسے شعر (عرفی) خمار مستی خود النعمہ تو فروخت

دگر بہا ندہشا عیش در دکان نرگس ؛ اس شعر مین ضمیر شین راجع طرف نرگس کے ہے اور لفظ نرگس بعد ضمیر کے واقع ہوا ہے ضمیرین دو قسم کی ہوا کرتی ہین ایک ضمیر متصل کہ جو جزو کلمہ کے ہو اور خود علیحدہ نہ آسکے جیسے میکنم ضمیر متصل کی بھی دو قسمین ہین ایک مستتر دوم بارز مستتر اوسکو کہتے ہین کہ فعل مین کوئی حرف واسطے اوس ضمیر کے نہ لایا جاوے اور معنی ضمیر کے

اوس سے مفہوم ہوں جیسے کرد اور گفت کہ کوئی حرف ضمیر متصل انمیں پایا
نہیں جاتا لیکن معنی فاعل واحد غائب کے اوس سے معلوم ہوتے ہیں —
بارز یعنی ظاہر اوس ضمیر کو کہتے ہیں کہ جسکے واسطے کوئی حرف آخر فعل میں زیادہ
کیا جاے کہ جس سے معنی اوس ضمیر کے ظاہر ہوں جیسے کردم گفتم کردی
گفتی کہ اول کے دو صیغوں میں میم واسطے ضمیر واحد متکلم کے لایا گیا ہے اور آخر کے
دو صیغوں میں ی واسطے مخاطب واحد کے لائی گئی ہے دوسری قسم ضمیر منفصل ہے کہ جو
خلاف ضمیر متصل کے ہے جیسے من تو ضمیریں کہ تہ بالا خواہ متصل ہوں یا منفصل تین قسم کی
ہیں ایک فاعلی دوم مفعولی سوم اضافی ضمیر فاعلی اوسے کہتے ہیں کہ جو ضمیر حالت فاعلی میں واقع ہو یعنی مرجع
اوسکا فاعل ہو خواہ یہہ ضمیر متصل فعل ہو یا منفصل اور ہر ایک قسم ضمیر کی بعنایت واحد جمع ہونے
اور حاضر غائب و متکلم لانے ضمائر کے چھہ چھہ صیغے ہوا کرتے ہیں ❊

مثال ضمائر متصل فاعلی

| | واحد | جمع |
|---|---|---|
| متکلم | گفتم (کہا میں نے ۱۲) | گفتیم (کہا ہم نے) |
| حاضر | گفتی (کہا تو نے ۱۲) | گفتید (کہا تم نے ۱۲) |
| غائب | گفت (کہا اوس نے ۱۲) | گفتند (کہا اونھوں نے ۱۲) |

مثال ضمائر منفصل فاعلی

| | واحد | جمع |
|---|---|---|
| متکلم | من (میں) | ما (ہم ۱۲) |
| حاضر | تو (تو ۱۲) | شما ([illegible] ۱۲) |
| غائب | او یا وی ([illegible]) | ایشان یا ایشا[illegible] (وے ۱۲) |

مثالیں ضمیر منفصل کی جملہ میں (وی یا او گفت) اوشان یا ایشان گفتند
(تو گفتی) شما گفتید (من گفتم) (ما گفتیم) خاصہ ضمیر منفصل کا یہہ ہے کہ جدا

کلام مین آتی ہی جیسے من عاجزم (مین عاجز ہون ۱۲) اور تنہا جواب استفہام مین بھی مثل اسم کے آتی ہی جیسے کوئی سوال کرے کہ (در خانہ کیست) (گھر مین کون ہی ۱۲) اور اوسکے جواب مین کوئی کہے کہ (من) (مین ۱۲) اور مثال ضمیر متصل فاعلی سے معلوم ہوتا ہی کہ سواے صیغہ واحد غائب کے باقی اور سب صیغون مین کوئی نہ کوئی لفظ الفاظ مندرجہ ذیل سے م یم ید ی ند یم فعل مین لگایا گیا ہی جس سے معنی ضمیر کے پیدا ہوے ہین تو معلوم ہوا کہ در اصل وہ ضمیر فاعلی جو صیغہ واحد غائب مین پائی جاتی ہی وہ ضمیر متصل مستتر فاعلی ہی ÷

## ضمیر مفعولی

ضمیر مفعولی اوسے کہتے ہین کہ جو ضمیر حالت مفعولیت مین واقع ہو یعنی مرجع وہ اسکا مفعول ہو خواہ یہہ ضمیر متصل ہو یا منفصل ÷

مثال ضمیر متصل مفعولی

| | واحد | جمع |
|---|---|---|
| متکلم | زدم | زدمان |
| حاضر | زدت | زدتان |
| غائب | زدش | زدشان |

مثال ضمیر منفصل مفعولی

| | واحد | جمع |
|---|---|---|
| متکلم | مرا زد | مارا زد |
| حاضر | ترا زد | شمارا زد |
| غائب | اورا یا ویرا زد | ایشانرا یا وشانرا زد |

## ضمیر اضافی

ضمیر اضافی اوس ضمیر کو کہتے ہین کہ جو بجاے مضاف الیہ کے واقع ہو خواہ وہ اسم سے متصل ہو یا منفصل ÷

| | مثال ضمیر متصل اضافی | | | مثال ضمیر منفصل اضافی | |
|---|---|---|---|---|---|
| | واحد | جمع | | واحد | جمع |
| متکلم | دلم | + | متکلم | دل من | دل ما |
| حاضر | دلت | دلتان | حاضر | دل تو | دل شما |
| غائب | دلش | دلشان | غائب | دل او دل وی | دل ایشان |

کبھی ایک فعل کے ساتھ دو ضمیرین مختلف قسم کی بھی لایا کرتے ہین جیسے گفتمش گفتندش ان افعال مین پہلے ضمیر فاعل کی ہے اور دوسری مفعول کی مثال سعدی۔ تو لاہی مرا ان پاک بوم * برانگیختم خاطر از شام و روم جب م فعل کے ساتھ آوے تو کبھی علامت ضمیر واحد متکلم متصل فاعلی کا فائدہ دیتا ہے اور کبھی مفعولی کا اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتا ہے تو فائدہ ضمیر واحد متکلم اضافی کا دیتا ہے جیسے گفتیم زدم دلم من جب فعل کے ساتھ آوے تو یہہ ضمیر واحد متکلم منفصل فاعلی کی ہے اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاوے تو فائدہ ضمیر اضافی واحد متکلم منفصل کا دیتی ہے جیسے من گفتم دل من اور جب ضمیر من کے ساتھ لفظ را ترکیب پاتا ہے تو بسبب کثرت استعمال کے نون گر جاتا ہے اور لفظ مرا فائدہ ضمیر واحد مفعولی منفصل کا دیتا ہے *

ما و مایان یہہ لفظ جب فعل کے ساتھ ترکیب پاتے ہین تو ضمیر جمع متکلم منفصل فاعلی کا فائدہ دیتے ہین اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتے ہین تو علامت ضمیر اضافی

جمع متکلم متصل کا فائدہ دیتے ہیں جیسے یافتیم خاستیم و خواستیم یافتیم ما

ما کے آخر لے آتے ہیں تو ضمیر منفصل مفعولی کا فائدہ دیتا ہے جیسے یارا وادیمارا

یم یہ ضمیر متصل فاعلی جمع متکلم کی ہے جیسے بریم و کنیم

ت جب فعل کے ساتھ آوے تو علامت ضمیر واحد متصل مخاطب مفعولی کی

ہے جیسے گفتمت اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاوے تو فائدہ ضمیر اضافی

واحد مخاطب کا دیتی ہے جیسے دلت۔ تو جب فعل کے ساتھ آوے تو یہ ضمیر

واحد حاضر منفصل فاعلی کا فائدہ دیتی ہے اور جب را اس کے آخر لاویں تو فائدہ ضمیر

مفعولی مخاطب کا دیتی ہے اور اس حال میں واو لفظ تو کا حذف ہو جاتا ہے اور جب

یہ ضمیر اسم کے ساتھ آتی ہے تو فائدہ ضمیر واحد مخاطب کا دیتی ہے جیسے گفتی ترا دل تو

ی جب فعل کے ساتھ یہ ضمیر آتی ہے تو فائدہ ضمیر متصل واحد حاضر فاعلی کا دیتی ہے

جیسے بردی ید یہ ضمیر جمع حاضر متصل فاعلی کی ہے جیسے بردید کردید

تان یہ علامت ہے فائدہ ضمیر جمع مخاطب متصل مفعولی و اضافی کا مثل (ت) کے دیتی

ہے جیسے دادتان سختتان شما یہ لفظ جب فعل کے ساتھ آوے تو ضمیر جمع مخاطب منفصل

فاعلی کا فائدہ دیتا ہے اور جب را اس کے آخر میں زیادہ ہو جاوے تو فائدہ ضمیر جمع مفعولی مخاطب کا

دیتا ہے اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتا ہے تو فائدہ ضمیر جمع مخاطب اضافی کا دیتا ہے جیسے

شما دیدید شمارا گفتم دل شما ش جب فعل کے ساتھ ترکیب پاوے تو ضمیر واحد غائب متصل

مفعولی کا فائدہ دیتی ہے اور جب اسم کے ساتھ آوے تو ضمیر اضافی واحد غائب کا فائدہ دیتی ہے

جیسے گفتش گفتنش سخنش یا گفتن بند یہہ ضمیر متصل جمع غائب فاعلی کی ہی اور ہمیشہ فعل کے ساتھہ آتی ہی جیسے گفتند اور یہی ضمیرین جب فعل کے ساتھہ آوین تو فائدہ واحد غائب منفصل فاعلی کا دیتی ہین جیسے آدمی آمد اور وی میرود اور جب راؤ نکے آخر زیادہ ہو جاتو یہہ علامت ضمیر واحد غائب مفعولی منفصل کی ہین جیسے او را میزند وی را میزند اور جب اسم کے ساتھہ آوین تو ضمیر واحد منفصل کا فائدہ دیتی ہین جیسے اسب او مکان وی اوشان کی ایشان کیفیت انکی مطابق کیفیت او اور وی کے ہی صرف فرق یہہ ہی کہ وہ ضمیرین واحد کی ہین اور یہہ ضمیرین جمع کی جیسے اوشان می آیند ایشان میزنند اوشان را میزنند ایشان را میزنند اسب اوشان مکان اوشان ÷

شان یہہ لفظ جب فعل کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی تو فائدہ ضمیر جمع غائب مفعولی کا دیتا ہی اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاوے تو ضمیر اضافی جمع غائب کا فائدہ دیتا ہی جیسے زدشان سخن شان ÷

یہہ ضمیرین ش ت م ہمیشہ ساکن آیا کرتی ہین اور حروف ماقبل انکا مفتوح ہوتا ہی اگرچہ متقدمین ان ضمیرونکو کبھی کبھی متحرک بھی لاتے ہین اور متاخرین کے نزدیک بالکل متروک ہی لیکن جب یہہ ضمائر ایسے کلمہ کے ساتھہ ملحق ہون کہ جنکے آخر حرف علت ہو تو یہہ ضمائر کبھی موقوف بھی آتے ہین جیسے رویش سے رویش پایش سے پاش اور جب یہہ ضمائر ایسے کلمہ کے ساتھہ ملحق ہون کہ جسکے آخر حرف ساکن ہو تو واسطے رفع اجتماع ساکنین کے الف یا بین اوس

کلمہ و ضمیر کے ہے آوینگے جیسے ساختیات گفتیات ساختیم گفتیم ساختہ اش
گفتہ اش اور جب دو ضمیرین باہم ایک فقرہ مین آوین اور مرجع دونون کا ایک ہو
لیکن ضمیر دوم اضافی ہو تو ضمیر مذکور کو خود یا خویش یا خویشتن سے تبدیل کر لیتے ہین
جیسے اس فقرہ مین ۔ او بخانہ او رسید یا برد اوّل ضمیر فاعلی اور دوم ضمیر
اضافی کا ایک مرجع ہے اس لیئے اس فقرہ کو یون کہینگے او بخانہ خود یا خویش
یا خویشتن رسید یا برد اور تو بخانہ تو برد اسکو یون کہینگے تو بخانہ خود یا خویش
یا خویشتن برد من بخانہ من میروم اسکو یون صحیح کرینگے من بخانہ خود یا خویش
یا خویشتن میروم اور لفظ خود یا خویش یا خویشتن بمعنی برای خود اور تاکید ضمیر قبل کے
بھی آیا کرتے ہین جیسے ع (سعدی) او خویشتن گم است کرا رہبری کند ❊
من خود حکیمم تو خود دانا ہستی جیسے کہین او خود انجا رود تو خود انجا برو
مین خود دانشمندی میروم اور الفاظ مندرجہ ذیل قائم مقام ضمائر کے آیا کرتے ہین کبھی
بنظر تعظیم کبھی بنظر انکسار اور کبھی بنظر تحقیر و نفرین اور کبھی بنظر ترحم و محبت منجملہ ان کے
وہ الفاظ جو بجائے ضمیر متکلم کے بولا کرتے ہین یہ ہین ❊

بندہ مخلص فدوی حقیر احقر الناس احقر العباد کمترین خیر طلب خیرخواہ
نیازمند عاصی نیازکیش عقیدت گزین ترقیخواہ دعاگو راجی ۔ وہ الفاظ
جو بجائے ضمیر مخاطب کے بولے جاتے ہین ❊

جناب حضور ۔ خداوند قبلہ من قبلہ و کعبہ ام حضرت پیر و مرشد مولانا

مخدومی مکرمی محبی عزیزی نورچشمی برخوردار دوست وہ الفاظ جو بجای ضمیر غائب کے استعمال کیئے جاتے ہین*

جناب جناب ممدوح جناب ممدوح جناب معہودی الیہ جناب محتشم الیہ
حضرت ولی نعمت قبلہ قبلۂ و کعبہ معہودی الیہ شخص مذکور شخص مزبور
شخص مسطور شخص مذکور الصدر مشارٌ الیہ نورچشم قوت بازو*

## قسم سوم در بیان اسماے اشارہ

جن اسماے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کرین اونکو اسماے اشارہ کہتے ہین اور جنکی طرف اشارہ کیا جاتا ہی اونکو مشارٌ الیہ کہتے ہین اور اسکے لیئے دو لفظ ہین ایک این جس سے قریب کی طرف اشارہ کرتے ہین دوم آن جس سے بعید کے واسطے اشارہ کرتے ہین اور این کی جمع اینان اور آن کی جمع آنان آتی ہی اور خواص انکے مثل ضمائر منفصل کے درباب مرجع وغیرہ کے ہین اور مرجع انکا جائز ہی کہ شی محسوس ہو جیسے این تخت یا غیر محسوس ذہنی جیسے آن خیال این مضمون*

## قسم چہارم در اسماے موصولہ

اسم موصول وہ اسم ہی کہ جسکے لیئے ایک جملہ بطور صلہ کے آنا ضرور ہی اور اس جملہ مین بیان اوس اسم موصول کا ہوتا ہی۔ اور فارسی مین دو میان صلہ اور

موصول کے کاف صلہ یا تفسیر ضرور آیا کرتا ہے جیسے طفلیکہ دیشب زادہ بود امروز
آمدہ بود (وہ لڑکا جسمین سے تم کل کہتا تھا آج آیا تھا) اس مثال مین طفلیکہ مین یاے صفت اسم موصول ہے اور کاف صلہ کا ہے اور
دیشب زادہ بود ہم یہ جملہ اوسکا صلہ ہے۔ جب اسم نکرہ موصول سے ملتا ہے تو
کبھی فائدہ تعریف کا دیتا ہے اور کبھی تخصیص کا جیسا کہ مثال مرقوم الصدر سے واضح ہوا
اور جب صلہ نے فائدہ تعریف یا تخصیص کا دیا تو اسم موصول مع صلہ داخل قسم معرفہ کیا گیا

# پانچویں قسم معرفہ کی معہود ذہنی و معہود خارجی ہے

معہود اوسکو کہتے ہین جو ایک شی معین اور مقرر ہو اور معہود ذہنی وہ جو ذہن متکلم
یا مخاطب مین معلوم اور معین ہو اور کوئی شخص اوس سے واقف نہو جیسے کوئی
کہے (دشمن آتا ہی) اور دشمن سے مراد ایک شخص معین ہو یہ ہوکہ جب متکلم اور
مخاطب جانتے ہون تو لفظ دشمن اگرچہ نکرہ تھا لیکن بسبب ہونے معہود ذہنی
کے معرفہ ہو گیا۔

اور معہود خارجی وہ کہ بسبب تلمیح یعنی قصہ یا کسی خاص وجہ یا خاص صفت کے
ایسی وسکے اوصاف و حال پر شہرت ہو کہ جسکے کہنے سے فوراً وسے لوگ اوس
شخص کی ذات خاص کو سمجھ جاوین۔ جیسے لفظ خلیل سے جسکے معنی دوست
کے ہین حضرت ابراہیم پیغمبر سمجھے جاتے ہین اور اصحاب فیل سے جسکے معنی
ہاتھی والون کے ہین فقط ایک قوم خاص سمجھی جاتی ہے کیونکہ اونکے قصص کتب

اسمائی مین مفصل مندرج ہین - اتنی ہی لفظ کے کہنے سے اونکی ذات خاص معلوم ہوجاتی ہی ÷

## چھٹی قسم معرفہ کی وہ اسم نکرہ ہی کہ جو ان پانچون اقسام مذکورہ بالا کی طرف مضاف ہو

ظاہر ہی کہ جب کوئی اسم نکرہ علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف مضاف ہوگا تو وہ بھی معین اور مشخص ہوجائیگا اس لیئے اوسپر بھی اطلاق معرفہ کا کیا جائیگا جیسے پسر زید یا غلام عمر اس سے صاف معلوم ہوا کہ اس پسر اور غلام سے علی العموم کوئی لڑکا یا غلام مراد نہین ہی بلکہ وہی لڑکا مراد ہی جو زید کا ہی اور وہی غلام مراد ہی جو عمر کا ہی اور علی ہذا برادر او رہرو آن طرف و آیندہ این سمت و ہم ہی شخصیکہ دیروز آمدہ بود ان اضافتون سے بھی اسم نکرہ مین ایک قسم کی تخصیص ہوگئی ہی ÷

## ساتوین قسم معرفہ کی منادی ہی

منادی اوسکو کہتے ہین جسے متکلم آواز دیکر بولاوے یا اپنا اوسے مخاطب کرے جیسے ای زن ای مرد چونکہ بسبب خطاب کے اسم نکرہ مین ایک قسم کی خصوصیت آجاتی ہی اس لیئے اوسکو داخل معرفہ کیا گیا اور ندبہ بھی داخل قسم معرفہ ہی کس لیئے کہ اوسکے منادی کو بوجہ حزن یا تاسف یا ملال کے یاد کرتے ہین مگر مراد اوس سے

بھی خطاب ہوتا ہی جیسے واے نصیب یعنی ای نصیب تیرے حال پر مین
افسوس کرتا ہون — مطلق اسم کی تین قسمین جو اوپر مذکور ہوئی ہین اون مین سے
ایک قسم جامد کا بیان ہو چکا اب قسم دوم مصدر کا بیان ہوتا ہی ✣

مصدر اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ جو کسی شی کے کرنے یا ہونے پر دلالت
کرے اور زمانہ اوس مین نپایا جاوے اور جملہ افعال کی اصل باعتبار اشتقاق ہو
اور علامت اوسکی فارسی مین یہہ ہی کہ آخر مصدر مین لفظ دن یا تن ہو جیسے آمدن
و گفتن و کردن و رفتن اور جس مصدر سے کہ تمام افعال مثل ماضی مضارع حال
وغیرہ کے مشتق ہون اور مستعمل ہون اوسے منصرف کہتے ہین جیسے کردن
آمدن وغیرہ اور جس مصدر سے بعض صیغے مشتق ہوتے ہون — اور بعض
متروک الاستعمال ہون اوسے مقتضب یعنی ناتمام کہتے ہین جیسے سختن بمعنی سمجھنے
کے اور جو مصدر کہ اوسے واضع فارسی نے بنایا ہو جیسے کردن و شمردن و گفتن
اوسے وضعی کہتے ہین اور جو لفظ کہ کسی اور زبان کا ہو اور بتصرف فارسی والون کے
بسبب کبھی ہیئتی بعض الفاظ کے مصدر فارسی بنا لیا جاوے تو اوسے جعلی کہتے
ہین جیسے طلب اور فہم الفاظ عربی سے طلبیدن اور فہمیدن مصدر فارسی بنا لیے
گئے اور چر اور چل الفاظ ہندی سے چریدن اور چلیدن مصدر فارسی بنا لیے گئے
اور بعض اوقات امر کے صیغے پر علامت مصدر اضافہ کرنے سے بھی مصدر بنا لیے
ہین اور ایسے مصدر کو مصدر غیر وضعی یا جعلی کہنا چاہیے جیسے مصدر خفتن اصلی وضعی سے

(حاشیہ: ل فعل مین ... پس نپایا جانا اوس مین ... سے مراد ... دوم زمانہ ... ہین ... مصدر ... مین ... صیغے ... ہوتے ہین)

خواب امر بنا اور پھر خواب سے خوابیدن مصدر بنا لیا تو اوسے فرعی یا غیر وضعی یا جعلی
کہینگے مصدر کبھی اسم صفت نہیں ہوتا واضح ہو کہ یہانتک دو قسموں اسم کا بیان ہو چکا
اب بیان مشتق قسم سوم اسم کا شروع ہوتا ہی ؎

# دربیان مشتقات

اسم مشتق اوسے کہتے ہین کہ جو لفظ بقاعدہ صرفی مصدر سے بنایا گیا ہو
اور حروف مادہ یعنی اصلی اوس اسم مشتق مین بعینہٖ ہی یا تبدیل ہو کر باقی ہین
اور اوسکی چار قسمین ہین اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ حاصل بالمصدر ؎

# بیان اسم فاعل

اسم فاعل اوس اسم مشتق کو کہتے ہین کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا ہو
یا جسکے ساتھہ فعل قائم ہو صادر ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہے کہ جسکے صدور کا فاعل کو اختیار ہو اور
قائم ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہے کہ جسکا اختیار فاعل کو نہو جیسے گوینده یہہ لفظ
ایسی ذات پر دلالت کرتا ہی کہ جس سے فعل اختیاری کہنے کا صادر ہوا اور میرنده
ایسی ذات پر دلالت کرتا ہی کہ جسکی ذات سے فعل غیر اختیاری مرنیکا قائم ہے۔
اسم فاعل کی دو قسمین ہین ایک قیاسی دوسری سماعی قیاسی اوسے کہتے ہین
کہ جسکے بنانے مین قیاس کو دخل ہو اور سماعی وہ جو محض اہل زبان سے سنا گیا ہو
اور قیاس کو اوسکے بنانے مین کچھہ دخل نہو اور طریقہ عام بنانے اسم فاعل قیاسی کا
یہہ ہی کہ جب صیغہ امر حاضر کے آخر بعد دینے کسرہ کے لفظ نده لگا دین تو اسم فاعل بنجاتا ہی

جیسے گو سے گوینده اور آ سے آینده اور بین سے بینده اور طریقه بنانے اسم فاعل سماعی کا یهه هی که کبهی تو امر حاضر کے آخر الف زیاده کرنے اسم فاعل بنجاتا هی جیسے دان سے دانا او بین سے بینا اور کبهی لفظ کار یا آر امر حاضر یا ماضی کے آخر زیاده کرنیسے اسم فاعل بنجاتا هی جیسے آمرزگار آمرز سے اور رستگار رست سے اور پروردگار پرورد سے اور نمودار نمود سے اور جو اسم فاعل ترکیبی هین اونکا بیان اونکے موقع پر کیا جائیگا

## بیان اسم مفعول

اسم مفعول اوس اسم مشتق کو کهتے هین که جو ایسی ذات پر دلالت کرے جسپر فعل فاعل کا واقع هو جیسے زده اوس ذات پر دلالت کرتا هی جسپر فعل مارنیکا واقع هوا تها اسی طرح دیده و شنیده و کشته و بسته اور قاعده عام اوسکے بنانیکا یهه هی که جب هاے هوز صیغه ماضی مطلق مین زیاده کر دیتے هین اسم مفعول بنجاتا هی جیسے دید سے دیده اور شنید سے شنیده اور کشت سے کشته اور بست سے بسته اور اسم مفعول ترکیبی کا بیان علحده کیا جائیگا

## بیان اسم حالیه

اسم حالیه اوس مشتق کو کهتے هین که جس سے صدور یا وقوع فعل کا بطور تواتر و استمرار پایا جاتا هو جیسے سرایان خندان هنسنا

**شعر**

بهار روز شد و فصل بهاران آمد بلبل بچمن نغمه سرایان آمد اور قاعده

اسم حالیه کے بنانیکا یهه هی که صیغهٔ واحد امر حاضر معروف پر الف اور نون زیاده کر دیتے هین جیسے درخشان اور تابان اور خیزان جو درخش اور تاب اور خیز سے بنا هی

اور فصل بهاران ... کی ... الفاظ ... بیان ...

# بیان حاصل مصدر

حاصل مصدر اوس اسم مشتق کو کہتے ہین کہ جو کیفیت معنی مصدر پر دلالت
کرے اور کوئی مشتق اوس سے بنایا جاوے جیسے خوردن سے
خورش حاصل بالمصدر بنا اور یہہ کئی طرح سے بنا کرتا ہی اول شین ساکن صیغہ
امر مین لگانے اور حرف ماقبل شین کے مکسور کرنیسے جیسے امر حاضر معروف
بین اور دان اور بخش مین بعد دینے کسرہ حرف اخیر کے شین لگایا تو
بینش اور دانش اور بخشش بن گیا دوم کبھی محض صیغہ امر بھی معنی حاصل مصدر
دیتا ہی جیسے سوز اور گداز مثال ع الٰہی گریہ آبیاری مین کن کہ شمع وار بہ سوز جگر
گداز دل من نہ حد گذشت ٭ سوم صرف صیغہ ماضی بھی کبھی فائدہ حاصل مصدر کا
دیتا ہی جیسے آمد ـ گفت ـ مثال سعدی ع گفت عالم بگوش جان بشنو ٭
ور نماند بگفتنش کردار ٭ چہارم لفظ آر صیغہ ماضی کے آخر مین زیادہ کرنے سے
حاصل بالمصدر بنجاتا ہی جیسے گفت سے گفتار اور رفت سے رفتار سعدی ع
مزن بی تامل بگفتار دم ٭ نکوگوی گر دیر گوئی چہ غم ٭ پنجم اسم مفعول کے آخر
یاے معروف زیادہ کرنیسے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی ـ لیکن جو ہاے ہوز کہ آخر
مفعول مین ہوتی ہی وہ گاف فارسی سے بدل جاتی ہی جیسے سوختہ سے سوختگی ماندہ
سے ماندگی افسردہ سے افسردگی ششم امر حاضر معروف کے آخر اک

کے زیادہ کرنیسے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی جیسے خور سے خوراک پوش سے پوشاک اور کبھی ایک اسم اور صیغۂ امر حاضر معروف فائدہ حاصل مصدر کا بصورت ترکیبی دیتا ہی جیسے قدمبوس بمعنی قدمبوسی +

# قاعدہ دربیان جمع بنانے اسمائکے

فارسی مین جمع بنانے اسمار کے دو طریقہ ہین ایک یہہ کہ جو اسم ذی روح کے مفرد ہون خواہ وہ مذکر ہون یا مونث اونکے آخر مین ان زیادہ کردین جیسے پدر سے پدران مادر سے مادران مرغ سے مرغان اور جو ایسے اسم مفرد کے آخر الف یا واو آجاوے تو قبل ان کے ی کو زیادہ کردینگے جیسے دانا سے دانایان اور خوشخو سے خوشخویان اور اگر ایسے اسمار کے آخر ہاے مختفی ہووے تو اوس ہ کو کاف کے ساتھہ بدل دینگے جیسے بچہ سے بچگان بندہ سے بندگان لیکن الفاظ نیاگان و طفلگان و یارگان اس قاعدہ سے مستثنا ہین دوسم یہہ کہ جو اسم غیر ذی روح کے ہون اونکے آخر مین ہا لگانیسے جمع بنجاتی ہی جیسے دل سے دلہا اور گل سے گلہا۔ اور اگر ایسے اسمائکے آخر ہاے مختفی ہوویگی تو وہ ہ ساقط ہوجائیگی اور کبھی ان قواعد کے خلاف بھی جمع بنجاتی ہی جیسے درخت سے درختان اور اژدر سے اژدرہا

سعدی ع برگ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار + ہر ورقی دفترِ معرفت کردگار +
گرچہ کس بی اجل نخواہد مرد + تو مرو در دہان اژدرہا + کبھی خلاف ان قواعد کے

جمع الفاظ فارسی کی بطریقہ عربی بنایا کرتے ہین جیسے نوازش سے
نوازشات دستور سے دستورات ایل سے ایلات بیگم سے بیگمات دہ سے
دہات کارخانہ سے کارخانجات پروانہ سے پروانجات وغیرہ ؛

## دربیان تذکیر و تانیث

زبان فارسی مین تذکیر و تانیث کا کچھہ لحاظ افعال یا اسما یا اسماے اشارہ وغیرہ مین
نہین ہوتا جو فعل مذکر کے لیئے لاتے ہین وہی مونث کے لیئے بھی بولا جاتا
ہی اور ایسے ہی اسماے اشارہ یا ضمائر وغیرہ مین فرق تذکیر و تانیث کا نہین ہی ؛

## دربیان تصغیر و تفخیم

تصغیر سے مراد وہ ترکیب اسم ہی کہ جس سے تحقیر یا ذلت یا خواری وغیرہ
اوس شی کی مراد ہو اور طریقے اوسکے بنانے کے مختلف ہین ایک ان مین سے
یہہ ہی کہ جس اسم کے آخر ہاے مختفی نہو اوسکے آخر ک زیادہ کردیتے ہین جیسے
مرد سے مردک اسپ سے اسپک درخت سے درختک وغیرہ اور جو آخر
اسم کے الف ممدودہ یا واو ممدودہ ہو تو درمیان اسم مذکور اور ک ی کو
لاوینگے جیسے مو سے مویک رو سے رویک اور جا سے جایک ؛
اور جب کسی اسم کے آخر ہاے مختفی ہو تو بوقت تصغیر وہ ہاے مختفی گ
سے بدل جاتی ہی جیسے نامہ سے نامگک دوم اسما کے آخر چہ لگانے سے
بھی تصغیر کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہی جیسے باغ سے باغچہ سبو سے سبوچہ سوم

اسمار کے آخر واو لگانے سے تصغیر کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے جیسے پسر سے پسرو
کبھی ان الفاظ تصغیر سے اظہار محبت و شفقت یا عزت کا مقصود ہوتا ہے

تفخیم سے مراد یہان ضد تصغیر ہے اور یہہ نام اوس ترکیب اسم کا ہے جس سے
بزرگی یا عظمت یا کلانی یا بڑائی اوس شی کی پائی جائے جیسے راہ سے شاہراہ
سوار سے شہسوار پر سے شہپر نا سے شہنا سے مگس سے خرمگس
مردم سے دیو مردم کبھی یہہ فائدہ لفظ شاہ اور خر دیو وغیرہ کے اول مین
اسم کے لگانے سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے اوپر مذکور ہوا اور کبھی آخر کلمہ مین صرف
یاے تنکیر لگانے سے بھی یہہ مطلب حاصل ہوتا ہے اور اوس سے عظمت اوسکی مفہوم
ہوتی ہے جیسے زید شخصی ست کہ در زمانہ خود نظیر ندارد
زید وہ شخص ہے کہ اپنے زمانہ مین کوئی نظیر نہین رکھتا ہے

## دربیان افعال

فعل اوس کلمے کو کہتے ہین کہ جو معنی حدثی پر تنہا دلالت کرے اور ایک زمانہ
زمانہ ثلثہ ماضی مستقبل حال مین سے اوس مین پایا جاوے اور مصدر سے
مشتق ہو جیسے رفتن سے رفت خواہد رفت میرود اور افعال متصرفہ پانچ
قسم کے ہین ماضی[1] مستقبل[2] حال[3] امر[4] نہی[5]

## بیان ماضی

ماضی لغت مین گذرے ہوئے کو کہتے ہین اور اصطلاح اہل صرف مین
اوس فعل کو کہتے ہین کہ جو زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے اور طریقہ کلیہ اوسکے

اشتقاق کا مصدر سے یہہ ہے کہ نون کو علامت مصدر مین سے حذف کرکے
حرف ماقبل کو ساکن کردین جیسے گفتن سے گفت اور کردن سے
کرد۔ اگرچہ جملہ ماضی موقوف الآخر ہوتے ہین لیکن اس قاعدہ سے
یہہ چار ماضی مستثنیٰ ہین اور انکے آخر کا حرف ساکن آتا ہے جیسے آمدن سے
آمد اور زدن سے زد اور شدن سے شد اور ستدن سے ستد فعل ماضی
کی چھہ قسمین ہین ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید ماضی شکی یا احتمالی
اور اسکو ماضی استفہامی بھی کہتے ہین ماضی استمراری ماضی تمنائی چنانچہ
ماضی مطلق اوسے کہتے ہین کہ اوس سے زمانہ گذشتہ بلا تصریح قریب و بعید کے
مفہوم ہو اور طریقہ اسکے بنانیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی بعد حذف کر
نون مصدری اور موقوف کرنے حرف اخیر کے کوئی حرف یا کلمہ بخلاف اور اقسام
ماضی کے افزون نہین کیا جاتا ہے جیسے گفتن سے گفت (کہا) اور شنیدن سے شنید (سنا)
ماضی قریب اوسے کہتے ہین کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جو
ابھی گذر چکا ہو یعنی زمانہ حال سے متصل ہو اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہے کہ ماضی مطلق
کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کرکے لفظ است اور بڑھا دین جیسے گفت سے
گفتہ است (کہا ہے) شنید سے شنیدہ است (سنا ہے)
ماضی بعید اوسے کہتے ہین کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جسکو
گذرے ہوئے ایک عرصہ دراز ہو گیا ہو یعنی زمانہ حال سے بہت قبل وقوع مین آیا ہو

اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر ہاے سکتہ زیادہ کرکے
لفظ بود بڑھادین جیسے گفت سے گفتہ بود (کہا تہا ۱۲) شنید سے شنیدہ بود (سنا تہا ۱۲) ؀
ماضی شکی یا استغنائی اوسے کہتے ہین کہ جسمین ایک قسم کا شک یعنی وقوع
فعل پر اعتماد نہو یا استغنا پایا جاوے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہے کہ ماضی
مطلق کے آخر ہاے سکتہ زیادہ کرکے لفظ باشد زیادہ کردین جیسے گفت
سے گفتہ باشد (کہا ہوگا ۱۲) شنید سے شنیدہ باشد (سنا ہوگا ۱۲) مثال استغنا کی جیسے شعر ؎ ای وای (افسوس ہے)
اسیری گز یاد رفتہ باشد ؀ در دام ماندہ باشد صبا رفتہ باشد ؀ (اوس گرفتار پر کہ جسکی یاد جاتی رہی ہو ۱۲ اور جال مین پھنس گیا ہو اور صبا چلا گیا ہو ۱۲) ماضی استمراری
اوسے کہتے ہین کہ جسمین ایک قسم کا استمرار یعنی مداومت یا تکرار وقوع فعل پائی جاوے
اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہے کہ لفظ می یا ہمی کو ماضی مطلق کے اول زیادہ کردین
جیسے گفت سے میگفت (کہتا تہا ۱۲) اور شنید سے ہمی شنید (سنتا تہا ۱۲) اگرچہ یہہ ماضی استمراری ہے
لیکن کبھی فائدہ تمنا کا بھی دیتا ہے یعنی ایسے فعل کا بھی فائدہ دیتا ہے جو ہنوز
وقوع مین نہین آیا ہو ـ ماضی تمنائی اوسے کہتے ہین کہ جس مین ایک تمنا پائی
جاوے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہے کہ حرف یاے مجہول کو آخر مین ماضی مطلق
کے بڑھادیتے ہین جیسے گفت سے گفتے (کہتا ۱۲) اور گفتند سے گفتندے (کہتے ۱۲)
اور گفتم سے گفتمے (مین کہتا ۱۲) اور سواے ان تین صیغون کے واحد غائب جمع غائب او
واحد متکلم کے اور کسی صیغہ مین یاے تمنائی نہین آتی اور یہہ صیغہ ماضی تمنائی
فائدہ استمرار کا بھی دیتا ہے جیسے معنی گفتے (کہتا ۱۲) کے درصورت استمرار یہہ ہونگے کہ

کہا کرتا تھا اگرچہ صیغہ ماضی تمنائی ہے لیکن بعض اوقات فائدہ استمرار کا بھی
دیتا ہے جیسے ہر سال دریا بطغیان آمدے وکشت مزارعان اتلاف میکرد ٭

چونکہ زبان فارسی مین مثل عربی صیغہ تثنیہ نہین ہوتا بلکہ صیغہ جمع کا تثنیہ
کے لیئے بھی بولا جاتا ہے اس لیئے باعتبار واحد اور جمع ہونے فاعل متکلم
اور حاضر اور غائب کے ہر ایک ماضی اور نیز جملہ افعال کے چھہ چھہ صیغے ہوتے
ہین جیسے گفتم گفتیم گفتی گفتید گفت گفتند جس طرح کہ ماضی مطلق کے چھہ
صیغہ ہین اسی طرح ہر ایک قسم کے ماضی کے باستثنائے ماضی تمنائی چھہ چھہ صیغے
آتے ہین گفتم یہہ صیغہ واحد متکلم کا ہے اور م اوسمین علامت ضمیر واحد متکلم کی ہے
گفتیم یہہ صیغہ جمع متکلم کا ہے جسکو صیغہ متکلم مع الغیر بھی کہتے ہین اور یم علامت
ضمیر جمع متکلم کی ہے گفتی یہہ صیغہ واحد حاضر مخاطب کا ہے اور ی علامت ضمیر واحد مخاطب
یا حاضر کی ہے گفتید یہہ صیغہ جمع مخاطب یا حاضر کا ہے اور ید علامت ضمیر جمع مخاطب
یا حاضر کی ہے گفت یہہ صیغہ واحد غائب کا ہے اور کوئی علامت ظاہر اسمین فاعلیت
کی نہین ہے لیکن او ضمیر واحد غائب کی اوسمین مستتر ہے گفتند یہہ صیغہ جمع غائب
کا ہے اور اند علامت ضمیر جمع غائب کی ہے جس وقت یہہ ضمائر فعل کے متصل ہوتے
ہین اوس وقت الف اونکے اصل سے حذف ہو جاتا ہے لیکن ماضی قریب مین
یہہ الف حذف نہین ہوتا جیسے شنیدہ است شنیدہ شنیدہ ام اور حال متصل ضمائر کا
پیچھے بیان ہو چکا ہے لیکن حال منفصل گردان ان افعال کا آئندہ مذکور ہوگا ٭

# فعل مضارع

مضارع لغت مین اون دو لڑکون کو کہتے ہین کہ جو ایک دائی کی چھاتی سے دودھ پیئین اور چونکہ فعل مضارع مین بھی دو زمانہ یعنی حال اور استقبال کے پائے جاتے ہین اس لئے اوسکو بھی اس نام سے موسوم کیا اور جمہور کے نزدیک فعل مضارع ماضی سے بنا کرتا ہی اور علامت اوسکی یہہ ہی کہ اوسکے آخر دال ساکن آتی ہی اور فعل مضارع کے بنانیکا کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہی اور امتحان اور تلاش سے معلوم ہوا کہ جو صیغہ مضارع ہوتا ہی اوسکے حرف آخر کے ماقبل ان گیارہ حرفون مین سے کوئی حرف ہوگا الف[1] خا[2] را[3] زا[4] سین[5] شین[6] فا[7] میم[8] نون[9] واو[10] یا[11] کہ جنکے مجموعہ سے یہہ فقرہ (شرف سخن آموزی) بنجاتا ہی اور ازروی قیاس کے فعل مضارع ماضی مطلق سے چار طرح پر بنا کرتا ہی اولاً[1] تبدیل حرف سے خواہ ایک حرف کے ساتھہ یا دو حرف کے ساتھہ دوم[2] بحذف حرف سوم[3] بزیادتی حرف چہارم[4] تبدیل کرنے حرکات اور سکنات سے اور مزید بران یہہ قواعد بھی کلیہ نہین محض سماعی ہین قیاس کو اون مین دخل نہین ہی اور چونکہ اس وجہہ سے ابتدا مبتدی کو مضارع بنانے مین دقت معلوم ہوتی ہی اس لیئے بنظر دور کرنے دشواری کے ایک فہرست چند چند صیغہہاے مضارع کی مع صیغہا ماضی مطلق بمقابل ان حروف کے جو مضارع کے آخر حرف سے پہلے آتے ہین مع تصریح ہر ایک قاعدہ قیاسی کے لکھی جاتی ہی ✥

| ماضی کے آخر کا پہلا حرف | تعلیل حرف مذکور کی صیغہ مضارع میں یعنی تبدیل ہا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف زائد ہوا | صیغہ ماضی کا جسمیں تعلیل ہوئی | صیغہ مضارع کا بعد تعلیل کے | ماضی کے آخر کا پہلا حرف | تعلیل حرف مذکور کی صیغہ مضارع میں یعنی تبدیل ہا معجم یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف زائد ہوا | صیغہ ماضی کا جسمیں تعلیل ہوئی | صیغہ مضارع کا بعد تعلیل کے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| الف | ہای ہوز | داد | دہد | سین مہملہ | ہای ہوز | کاست / جست | کاہد / جہد |
| | حذف | افتاد / ایستاد | افتد / ایستد | | یای تحتانی | آراست / پیراست | آراید / پیراید |
| خای معجمہ | زای معجمہ | افراخت / سوخت | افرازد / سوزد | | دو حرف واو و یا | جست / شست | جوید / شوید |
| | شین معجمہ | فروخت | فروشد | | دو حرف نون و دال | بست / پیوست | بندد / پیوندد |
| | لام | گسیخت | گسلد | | نون | شکست | شکند |
| | سین مہملہ | شناخت | شناسد | | بزای معجمہ در تبدیل الف بیا | برخاست | برخیزد |
| رای مہملہ | نون | کرد | کند | | حذف | رست / گریست | روید / گرید |
| | تبدیل سکون بحرکت | آزرد / افشرد | آزارد / افشارد | | | بایست / شایست | باید / شاید |
| زای معجمہ | زیادت نون | زد | زند | | لام | گسست | گسلد |
| فا | بای حطی | کوفت / یافت | کوبد / یابد | | رای مہملہ | کاشت / گذاشت | کارد / گذارد |
| | واو | شنفت / رفت | شنود / رود | شین معجمہ | دو حرف یا و سین مہملہ | نوشت | نویسد |

| ماضی کے آخر کا پہلا حرف | ف | | | | میم | واو | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| تعلیل حرف مذکور کی صیغہ مضارع میں یعنی تبدیل ہوا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف زائد ہوا | تبدیل سکون بحرکت | دو حرف واو و یا | زیادت تائے فوقانی | حذف | بدل بیائے تحتانی | بدل الف و یائے تحتانی | تبدیل سکون بحرکت | تبدیل سکون بحرکت |
| صیغہ ماضی کا جس میں تعلیل ہوئی | بافت<br>شگفت | گفت | سفت | پذیرفت | آمد | فرسود<br>کشود | غنود<br>بود | افگند<br>راند |
| صیغہ مضارع کا بعد تعلیل کے | بافد<br>شگفد | گوید | سنبد | پذیرد | آید | فرماید<br>کشاید | غنود<br>بود | افگند<br>راند |

| ماضی کے آخر کا پہلا حرف | شین معجمہ | | | | | یائے تحتانی | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| تعلیل حرف مذکور کی مضارع میں یعنی تبدیل ہوا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف زائد ہوا | تبدیل سکون بحرکت | تبدیل لام | تبدیل زائے معجمہ | تبدیل بیائے تحتانی | زیادت واو | حذف | زیادت نون |
| صیغہ ماضی کا جس میں تعلیل ہوئی | گشت | هشت | افراشت | برشت | شد | بازیست<br>پیراست | گزید |
| صیغہ مضارع کا بعد تعلیل کے | گردد | هلد | افرازد | برید | شود | بازستد<br>پیراید | گزیند |

جو دو تین صیغہ مضارع کے خلاف قواعد مرقومہ بالا جیسے گرفت سے گیرد و بینید نظر مین آتے ہین اونکو شاذ تصور کرنا چاہیے اور باقی حال اشتقاق چھ صیغون متکلم و حاضر و غائب اور لانے علامات ضمائر مفرد و جمع کا صیغہاے ماضی مطلق پر قیاس کرنا چاہیے اور حال گردان مضارع کا آیندہ مفصل معلوم ہوگا اور طریقہ بنانے صیغہاے مضارع دوامی کا یہہ ہے کہ ماقبل صیغہ ماضی مشکی کے لفظ می زیادہ کردیتے ہین جیسے میشنیدہ باشم میشنیدہ باشیم میشنیدہ باشی میشنیدہ باشید میشنیدہ باشد میشنیدہ باشند ٭

## فعل حال

فعل حال اوس فعل کو کہتے ہین جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور طریقہ اوسکے بنانے کا یہہ ہے کہ مضارع کے اول لفظ می یا ہمی زیادہ کردینے سے صیغہ فعل حال کا بنجاتا ہے جیسے میگویم میگوئیم میگوئی میگوئید میگوید میگویند ٭

## فعل مستقبل

فعل مستقبل اوس فعل کو کہتے ہین جو زمانہ آیندہ سے تعلق رکھے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہہ ہے کہ لفظ خواہد کو اول مین صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق کے زیادہ کردیتے ہین جیسے خواہم شنید خواہیم شنید خواہی شنید خواہید شنید خواہد شنید خواہند شنید فعل مستقبل مین ضمائر متکلم وغیرہ کے لفظ خواہد مین جو اول زیادہ کیا گیا ہے لگائی جاتی ہین اور صیغہ ماضی کا بدستور بنا رہتا ہے جیسا مثال مرقومہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے

# در بیان امر و نہی

لغت مین امر کے معنی حکم کرنے اور فرمانے کے ہین اور اسیطرح سے
نہی کے معنی منع کرنے کے ہین لیکن اصطلاح مین امر اوسکو کہتے ہین جو طلب فعل پر
دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور اور نہی اوسے کہتے
ہین جو ترک فعل پر دلالت کرے جیسے گفتن سے مگوی اور خوردن سے مخور
اور طریقہ بنانے امر حاضر واحد کا یہہ ہی کہ دال علامت مضارع کو صیغہ واحد حاضر مضارع سے
خواہ مضارع مطلق ہو یا دوامی گرا دیتے ہین جیسے گوید سے گوی رود سے رو اور میبرد سے بر اور باشد
سے میبرد باش اور یہی در یا بر یا باے زائدہ اوسپر زیادہ کر دیتے ہین جیسے بگوی
برو درساز برافکن اور قاعدہ زیادہ کرنے باے موحدہ کا یہہ ہی کہ جب حرف
ماقبل امر واحد حاضر مضموم ہوتا ہی تو ب کو مضموم لاتے ہین جیسے کن بکن
اور جب مفتوح یا مکسور ہوتا ہی تو مکسور لاتے ہین جیسے رو برو دہ بدہ
جبکہ لفظ باید صیغہ مضارع مصدر بایستن کسی مصدر کے صیغہ واحد غائب
ماضی مطلق پر آتا ہی تو فائدہ امر کا دیتا ہی جیسے این کار باید کرد این کتاب باید خواند
اور جب میباید صیغہ حال مصدر مذکور کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر آتا ہی
تو فائدہ استمرار یعنی مصدری کا دیتا ہی جیسے میباید خواند میباید کرد
جب لفظ توان صیغہ امر مصدر توانستن کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر

آتا ہی تو یہہ بھی فائدہ امر کا بصورت امکانی دیتا ہی جیسے توان گفت یعنی
کہنا جب لفظ می صیغہ امر حاضر مطلق پر آتا ہی تو بھی فائدہ تاکید استمرار کا دیتا
ہی جیسے میکن یعنی کرتا رہ اور صیغہ مضارع غائب اور متکلم کا بعینہ صیغہ غائب
اور متکلم کا ہی لیکن لفظ گو کہ باید کہ واجب کہ لازم کہ مناسب کہ اور علی ہذا اسی
قسم کے اور الفاظ ہم معنی امر متکلم اور غائب پر زیادہ کر دیتے ہین جیسے باید کہ برود
باید کہ بروند باید کہ بروم باید کہ برویم اور طریقہ بنانے نہی کا یہہ ہی کہ میم نہی کا
اول ہین صیغہ امر حاضر کے زیادہ کرو صیغہ نہی بجا دیگا جیسے رو سے مرو
گو سے مگو اور صیغہ امر غائب اور متکلم مین نون نفی زیادہ کرنے سے
و متکلم بجاتا ہی جیسے باید کہ نبرود باید کہ نبروند باید کہ نبروم باید کہ نبرویم

## دربیان فعل لازمی و متعدی

جس فعل کا کہ صرف فاعل کے ملنے سے مطلب پورا ہو جاوے اور فقرہ درست
مفعول کی نہ ہے اوسے لازمی کہتے ہین جیسے زید آمد عمر برخاست
اور جو فعل کہ سوا فاعل کے مفعول کی بھی خواہش رکھے اور بے ملنے
مفعول کے مطلب پورا نہو اوسے فعل متعدی کہتے ہین جیسے زد زید عمر را
خورد عمر نان را ان مثالون مین اگر اتنا ہی کہین کہ زد زید اور خورد عمر تو ضرور سننے والا
پوچھیگا کہ زید نے کسکو مارا اور عمر نے کیا چیز کھائی اور مضمون فقرہ کا بالکل ناتمام رہیگا
اور بعض افعال ایسے ہین کہ کبھی استعمال انکا بطور لازمی ہوتا ہی اور کبھی متعدی

جیسے تاختن جسکے معنی دوڑنے اور دوڑانے دونون کے آتے ہین مثال تاختن لازمی +

| من تاختن شاہسواران دیدم | در راہِ طلب دو اسپہ بباید تاخت |
|---|---|

## مثال تاختن متعدی

| کہ جاہا سپر باید انداختن | نہ ہر جای مرکب توان تاختن |
|---|---|

اور سوائے تاختن کے افعال اون مصدرون کے جو ذیل مین لکھے جاتے ہین لازمی اور متعدی دونون آتے ہین گداختن سوختن آموختن افروختن آمیختن بیختن شکستن گسستن آویختن ریختن دوختن گشادن پوشیدن پوشیدن افشردن افزودن راندن خستن انگیختن

جب چاہین کہ کسی فعل لازمی سے متعدی بنائین تو چاہیے کہ آخر مین امر حاضر فعل لازمی کے الف و نون غنہ یا الف و نون و یاے معروف کو زیادہ کرکے دن کو جو علامت مصدر ہے بعد اوسکے زیادہ کردین مصدر متعدی بنجائیگا جیسے ترس امر حاضر ترسیدن فعل لازمی کا تھا جب اوسکے آخر مین الف و نون اور دن کو زیادہ کیا تو ترسانیدن مصدر متعدی بن گیا اور خور سے خورانیدن اور دو سے دوانیدن اور بعضے متعدی اِس قسم کے ہوتے ہین کہ جو دو دو یا تین تین مفعولون کی خواہش رکھتے ہین جیسے زید اسپ خود را خوید خورانید و زید را احمق دانستم و زید را از عمر یک اشرفی واہانیدم اور بیان اسکا باب نحو مین مفصل آویگا +

(حاشیہ) گداختن = پگھلنا اور پگھلانا، سوختن = جلنا اور جلانا، آموختن = سیکھنا اور سکھانا، افروختن = روشن ہونا اور روشن کرنا، آمیختن = ملنا اور ملانا، بیختن = چھاننا اور چھنوانا، شکستن = ٹوٹنا اور توڑنا، گسستن = ٹوٹنا اور توڑنا، آویختن = لٹکنا اور لٹکانا، ریختن = گرنا اور گرانا، دوختن = سینا اور سلوانا، گشادن = کھلنا اور کھولنا، پوشیدن = چھپنا اور چھپانا، افشردن = نچڑنا اور نچوڑنا، افزودن = زیادہ ہونا اور زیادہ کرنا، راندن = چلنا اور چلانا، خستن = زخمی ہونا اور کرنا، انگیختن = اٹھنا اور اٹھانا، ترسیدن = ڈرنا، ترسانیدن = ڈرانا، خورانیدن = کھلانا، دوانیدن = دوڑانا

(حاشیہ بیرونی) راہ طلب مین دو گھوڑے چلانا چاہیے یعنی کوشش کرنی چاہیے مین نے بڑے سواروں کو دیکھا ہے ۱۲ — ہر جگہ گھوڑا دوڑانا نہیں چاہیے کہ بعض جگہ ڈھال ڈالنی ہوتی ہے ۱۲ — زید نے اپنا گھوڑا کھلایا ۱۲ — زید کو مین نے احمق جانا ۱۲ — زید کو عمر سے ایک اشرفی دلوائی ۱۲

# در بیان معروف و مجہول

معروف اوس فعل کو کہتے ہین کہ جسکا فاعل معلوم ہو جیسے زید گفت و عمر رفت اِن دونون مثالون مین گفت اور رفت دونون فعلونکا فاعل زید اور عمر دونون معلوم ہین اور مجہول اوس فعل کو کہتے ہین کہ جسکا فاعل معلوم نہو جیسے زید دادہ شد عمر کشتہ شد ان مثالون مین فعل دینے اور مارنے کا کوئی فاعل معلوم نہین ہی یعنی کسنے دیا اور کسنے مارا بلکہ مفعول اون افعال کے جنکو دیا گیا ہی یا جو مارا گیا ہی یعنی زید اور عمر مذکور ہین ایسے فعل کو فعل مجہول اور ایسے مفعول کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین اور طریقہ بنانے فعل ماضی مجہول کا فعل معروف سے یہہ ہی کہ جب ماضی کے آخر مین ہائے سکتہ زیادہ کرکے لفظ شد زیادہ کردیتے ہین تو ماضی مجہول بنجاتا ہی جیسے گفتہ شد اور جب لفظ شود زیادہ کرتے ہین تو صیغہ مضارع مجہول بنجاتا ہی جیسے گفتہ شود لیکن وہی فعل معروف مجہول ہوگا جو اصل مین متعدی ہوگا اور جو فعل لازمی ہوتا ہی وہ متعدی نہین ہوتا ؞

# بیان مثبت و منفی

جن افعال کے معنی مین کرنا یا ہونا پایا جاتا ہی اونھین مثبت کہتے ہین اور جن مین نکرنا یا نہونا پایا جاتا ہی اونھین منفی کہتے ہین اور طریق مثبت سے منفی بنانیکا یہہ ہی کہ نون نفی کا فعل مثبت پر زیادہ کردیتے ہین خواہ وہ فعل معروف ہو یا مجہول جیسے گفت سے نگفت اور گفتہ شد سے نگفتہ شد اور گفتہ شود سے نگفتہ شود اور باقی جملہ حال افعال معروف اور مجہول مثبت و منفی کا بہی گردان مین ذکر کیا جاویگا

# گردان مصدر لازمی شدن

| گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اثبات فعل ماضی مطلق معروف | شد | شدند | شدی | شدید | شدم | شدیم |
| نفی | نشد | نشدند | نشدی | نشدید | نشدم | نشدیم |
| اثبات فعل ماضی قریب معروف | شده است | شده اند | شده | شده اید | شده ام | شده ایم |
| نفی | نشده است (نہیں ہوا ہے) | نشده اند | نشده | نشده اید | نشده ام | نشده ایم |
| اثبات فعل ماضی بعید معروف | شده بود | شده بودند | شده بودی | شده بودید | شده بودم | شده بودیم |
| نفی | نشده بود (نہیں ہوا تھا) | نشده بودند | نشده بودی | نشده بودید | نشده بودم | نشده بودیم |
| اثبات فعل ماضی تشکیکی معروف | شده باشد | شده باشند | شده باشی | شده باشید | شده باشم | شده باشیم |
| نفی | نشده باشد (نہ ہوا ہوگا) | نشده باشند | نشده باشی | نشده باشید | نشده باشم | نشده باشیم |
| اثبات فعل ماضی استمراری معروف | میشد همیشد | میشدند همیشدند | میشدی همیشدی | میشدید همیشدید | میشدم همیشدم | میشدیم همیشدیم |
| نفی | نمیشد (وہ نہیں ہوتا تھا) | نمیشدند | نمیشدی | نمیشدید | نمیشدم | نمیشدیم |
| اثبات فعل ماضی تمنی معروف | شدی | شدندی | | | شدمی | |

| باعتبار وزن | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| نفی | نشدی | نشدندی | | | نشدمی | |
| اثبات فعل مضارع معروف | شود | شوند | شوی | شوید | شوم | شویم |
| نفی | نشود | نشوند | نشوی | نشوید | نشوم | نشویم |
| اثبات فعل مضارع دوامی معروف | همی شده باشد | همی شده باشند | همی شده باشی | همی شده باشید | همی شده باشم | همی شده باشیم |
| نفی | نمی شده باشد | نمی شده باشند | نمی شده باشی | نمی شده باشید | نمی شده باشم | نمی شده باشیم |
| اثبات فعل حال معروف | می شود / همی شود | می شوند / همی شوند | می شوی / همی شوی | می شوید / همی شوید | می شوم / همی شوم | می شویم / همی شویم |
| نفی | نمی شود | نمی شوند | نمی شوی | نمی شوید | نمی شوم | نمی شویم |
| اثبات فعل مستقبل معروف | خواهد شد | خواهند شد | خواهی شد | خواهید شد | خواهم شد | خواهیم شد |
| نفی | نخواهد شد | نخواهند شد | نخواهی شد | نخواهید شد | نخواهم شد | نخواهیم شد |
| اثبات فعل امر حاضر معروف | | | شو | شوید | | |
| فعل امر غائب معروف | باید که شود | باید که شوند | | | باید که شوم | باید که شویم |

| نام گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه متکلم مع الغیر |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فعل نهی حاضر معروف | | | مشنو | مشنوید | | |
| فعل نهی غائب معروف | باید که نشنود (چاہیئے کہ نہ سنے) | باید که نشنوند | | | باید که نشنوم | باید که نشنویم |
| فعل امر حاضر معروف استمراری | | | میشنیده باش (میشنو) | میشنیده باشید (میشنوید) | | |
| فعل امر غائب معروف استمراری | باید که میشنیده باشد | باید که میشنیده باشند | | | باید که میشنیده باشم | باید که میشنیده باشیم |
| نهی حاضر معروف استمراری | | | نمیشنیده باش (نمیشنو) | نمیشنیده باشید (نمیشنوید) | | |
| نهی غائب معروف استمراری | باید که نمیشنیده باشد | باید که نمیشنیده باشند | | | باید که نمیشنیده باشم | باید که نمیشنیده باشیم |
| اسم فاعل | شنونده | شنوندگان | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |

# گردان مصدر لازمی بودن

| نام گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| اثبات فعل ماضی مطلق معروف | بود | بودند | بودی | بودید | بودم | بودیم |
| نفی فعل ماضی مطلق معروف | نبود | نبودند | نبودی | نبودید | نبودم | نبودیم |
| اثبات فعل ماضی قریب معروف | بوده است | بوده اند | بوده | بوده اید | بوده ام | بوده ایم |
| نفی فعل ماضی قریب معروف | نبوده است | نبوده اند | نبوده | نبوده اید | نبوده ام | نبوده ایم |
| اثبات فعل ماضی تشکیکی معروف | بوده باشد | بوده باشند | بوده باشی | بوده باشید | بوده باشم | بوده باشیم |
| نفی فعل ماضی تشکیکی معروف | نبوده باشد | نبوده باشند | نبوده باشی | نبوده باشید | نبوده باشم | نبوده باشیم |
| اثبات فعل ماضی استمراری معروف | میبود<br>همیبود | میبودند<br>همیبودند | میبودی<br>همیبودی | میبودید<br>همیبودید | میبودم<br>همیبودم | میبودیم<br>همیبودیم |
| نفی فعل ماضی استمراری معروف | نمیبود | نمیبودند | نمیبودی | نمیبودید | نمیبودم | نمیبودیم |
| اثبات فعل ماضی تمنی معروف | بودے | بودندے | | | بودمے | |
| نفی فعل ماضی تمنی معروف | نبودے | نبودندے | | | نبودمے | |
| اثبات فعل مضارع معروف | بود باشد | بوند باشند | باشی | باشید | باشم | باشیم |

| اسمای افعال | صیغه واحد غایب | صیغه جمع غایب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نفی فعل مضارع معروف | نباشد<br>نبود | نباشند<br>نبوند | نباشی | نباشید | نباشم | نباشیم |
| اثبات فعل مضارع دوامی معروف | میبوده باشد | میبوده باشند | میبوده باشی | میبوده باشید | میبوده باشم | میبوده باشیم |
| نفی فعل مضارع دوامی معروف | نمیبوده باشد | نمیبوده باشند | نمیبوده باشی | نمیبوده باشید | نمیبوده باشم | نمیبوده باشیم |
| اثبات فعل حال معروف | میبود میباشد<br>همیبود | میبودند میباشند<br>همیبودند | میباشی<br>همیباشی | میباشید<br>همیباشید | میباشم<br>همیباشم | میباشیم<br>همیباشیم |
| نفی فعل حال معروف | نمیباشد<br>نمیبود | نمیباشند<br>نمیبودند | نمیباشی | نمیباشید | نمیباشم | نمیباشیم |
| اثبات فعل مستقبل معروف | خواهد بود | خواهند بود | خواهی بود | خواهید بود | خواهم بود | خواهیم بود |
| نفی فعل مستقبل معروف | نخواهد بود | نخواهند بود | نخواهی بود | نخواهید بود | نخواهم بود | نخواهیم بود |
| فعل امر حاضر معروف | | | باش | باشید | | |
| فعل امر غایب معروف | باید که باشد<br>باید که بود | باید که باشند<br>باید که بوند | | | باید که باشم | باید که باشیم |
| فعل نهی حاضر معروف | | | مباش | مباشید | | |
| فعل نهی غایب معروف | باید که نباشد<br>باید که نبود | باید که نباشند<br>باید که نبوند | | | باید که نباشم | باید که نباشیم |

| نام گردان | صیغهٔ واحد غائب | صیغهٔ جمع غائب | صیغهٔ واحد حاضر | صیغهٔ جمع حاضر | صیغهٔ واحد متکلم | صیغهٔ جمع متکلم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فعل امر حاضر معروف استمراری | | | بوده باش | بوده باشید | | |
| ایضاً | | | میبوده باش | میبوده باشید | | |
| فعل امر غائب معروف استمراری | باید که بوده باشد | باید که بوده باشند | | | باید که بوده باشم | باید که بوده باشیم |
| فعل نهی حاضر معروف استمراری | | | نبوده باش | نبوده باشید | | |
| فعل نهی غائب معروف استمراری | باید که نبوده باشد | باید که نبوده باشند | | | باید که نبوده باشم | باید که نبوده باشیم |
| اسم فاعل | باشنده | باشندگان | | | | |
| **گردان مصدر متعدی پرسیدن** | | | | | | |
| اثبات فعل ماضی مطلق معروف | پرسید | پرسیدند | پرسیدی | پرسیدید | پرسیدم | پرسیدیم |
| اثبات فعل ماضی مطلق مجهول | پرسیده شد | پرسیده شدند | پرسیده شدی | پرسیده شدید | پرسیده شدم | پرسیده شدیم |
| نفی فعل ماضی مطلق معروف | نپرسید | نپرسیدند | نپرسیدی | نپرسیدید | نپرسیدم | نپرسیدیم |
| نفی فعل ماضی مطلق مجهول | نپرسیده شد | نپرسیده شدند | نپرسیده شدی | نپرسیده شدید | نپرسیده شدم | نپرسیده شدیم |

| نام گردان | صیغہ واحد غائب اس نے | صیغہ جمع غائب انہوں نے | صیغہ واحد حاضر تو نے | صیغہ جمع حاضر تم نے | صیغہ واحد متکلم میں نے | صیغہ جمع متکلم ہم نے |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| اثبات فعل ماضی قریب معروف | پرسیده است | پرسیده اند | پرسیدۂ | پرسیده اید | پرسیده ام | پرسیده ایم |
| اثبات فعل ماضی قریب مجہول | پرسیده شده است | پرسیده شده اند | پرسیده شدۂ | پرسیده شده اید | پرسیده شده ام | پرسیده شده ایم |
| نفی فعل ماضی قریب معروف | نپرسیده است (نہیں پوچھا ہے) | نپرسیده اند | نپرسیدۂ | نپرسیده اید | نپرسیده ام | نپرسیده ایم |
| نفی فعل ماضی قریب مجہول | نپرسیده شده است (نہیں پوچھا گیا ہے) | نپرسیده شده اند | نپرسیده شدۂ | نپرسیده شده اید | نپرسیده شده ام | نپرسیده شده ایم |
| اثبات فعل ماضی بعید معروف | پرسیده بود | پرسیده بودند | پرسیده بودی | پرسیده بودید | پرسیده بودم | پرسیده بودیم |
| اثبات فعل ماضی بعید مجہول | پرسیده شده بود (پوچھا گیا تھا) | پرسیده شده بودند | پرسیده شده بودی | پرسیده شده بودید | پرسیده شده بودم | پرسیده شده بودیم |
| نفی فعل ماضی بعید معروف | نپرسیده بود | نپرسیده بودند | نپرسیده بودی | نپرسیده بودید | نپرسیده بودم | نپرسیده بودیم |
| نفی فعل ماضی بعید مجہول | نپرسیده شده بود | نپرسیده شده بودند | نپرسیده شده بودی | نپرسیده شده بودید | نپرسیده شده بودم | نپرسیده شده بودیم |
| اثبات فعل ماضی شکی معروف | پرسیده باشد | پرسیده باشند | پرسیده باشی | پرسیده باشید | پرسیده باشم | پرسیده باشیم |
| اثبات فعل ماضی شکی مجہول | پرسیده شده باشد (پوچھا گیا ہوگا) | پرسیده شده باشند | پرسیده شده باشی | پرسیده شده باشید | پرسیده شده باشم | پرسیده شده باشیم |
| نفی فعل ماضی شکی معروف | نپرسیده باشد (نہ پوچھا ہوگا) | نپرسیده باشند | نپرسیده باشی | نپرسیده باشید | نپرسیده باشم | نپرسیده باشیم |
| نفی فعل ماضی شکی مجہول | نپرسیده شده باشد (نہ پوچھا گیا ہوگا) | نپرسیده شده باشند | نپرسیده شده باشی | نپرسیده شده باشید | نپرسیده شده باشم | نپرسیده شده باشیم |
| اثبات فعل ماضی استمراری معروف | میپرسید همی پرسید | میپرسیدند همی پرسیدند | میپرسیدی همی پرسیدی | میپرسیدید همی پرسیدید | میپرسیدم همی پرسیدم | میپرسیدیم همی پرسیدیم |

| نام گردان | صیغهٔ واحد غائب | صیغهٔ جمع غائب | صیغهٔ واحد حاضر | صیغهٔ جمع حاضر | صیغهٔ واحد متکلم | صیغهٔ جمع متکلم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اثبات فعل ماضی استمراری مجهول | پرسیده میشد | پرسیده میشدند | پرسیده میشدی | پرسیده میشدید | پرسیده میشدم | پرسیده میشدیم |
| نفی فعل ماضی استمراری معروف | نمی پرسید | نمی پرسیدند | نمیپرسیدی | نمیپرسیدید | نمیپرسیدم | نمیپرسیدیم |
| نفی فعل ماضی استمراری مجهول | پرسیده نمیشد | پرسیده نمیشدند | پرسیده نمیشدی | پرسیده نمیشدید | پرسیده نمیشدم | پرسیده نمیشدیم |
| اثبات فعل ماضی تمنی معروف | پرسیدی | پرسیدندی | | | پرسیدمی | |
| اثبات فعل ماضی تمنی مجهول | پرسیده شدی<br>پوچھا جاتا | پرسیده شدندی | | | پرسیده شدمی | |
| نفی فعل ماضی تمنی معروف | نپرسیدی<br>نہ پوچھتا | نپرسیدندی | | | نپرسیدمی | |
| نفی فعل ماضی تمنی مجهول | نپرسیده شدی<br>نہ پوچھا جاتا | نپرسیده شدندی | | | نپرسیده شدمی | |
| ″ | پرسیده نشدی | پرسیده نشدندی | | | پرسیده نشدمی | |
| اثبات فعل مضارع معروف | پرسد | پرسند | پرسی | پرسید | پرسم | پرسیم |
| اثبات فعل مضارع مجهول | پرسیده شود | پرسیده شوند | پرسیده شوی | پرسیده شوید | پرسیده شوم | پرسیده شویم |
| نفی فعل مضارع معروف | نپرسد | نپرسند | نپرسی | نپرسید | نپرسم | نپرسیم |
| نفی فعل مضارع مجهول | نپرسیده شود | نپرسیده شوند | نپرسیده شوی | نپرسیده شوید | نپرسیده شوم | نپرسیده شویم |
| اثبات فعل مضارع دعائی معروف | میپرسیده باشد | میپرسیده باشند | میپرسیده باشی | میپرسیده باشید | میپرسیده باشم | میپرسیده باشیم |

| اسم ضمیر دار | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اثبات فعل مضارع دوامی مجهول | میپرسیده شده باشد | میپرسیده شده باشند | میپرسیده شده باشی | میپرسیده شده باشید | میپرسیده شده باشم | میپرسیده شده باشیم |
| نفی فعل مضارع دوامی معروف | نمیپرسیده باشد | نمیپرسیده باشند | نمیپرسیده باشی | نمیپرسیده باشید | نمیپرسیده باشم | نمیپرسیده باشیم |
| نفی فعل مضارع دوامی مجهول | نمیپرسیده شده باشد | نمیپرسیده شده باشند | نمیپرسیده شده باشی | نمیپرسیده شده باشید | نمیپرسیده شده باشم | نمیپرسیده شده باشیم |
| اثبات فعل حال معروف | میپرسد همیپرسد | میپرسند همیپرسند | میپرسی همیپرسی | میپرسید همیپرسید | میپرسم همیپرسم | میپرسیم همیپرسیم |
| اثبات فعل حال مجهول | پرسیده میشود | پرسیده میشوند | پرسیده میشوی | پرسیده میشوید | پرسیده میشوم | پرسیده میشویم |
| نفی فعل حال معروف | نمیپرسد | نمیپرسند | نمیپرسی | نمیپرسید | نمیپرسم | نمیپرسیم |
| نفی فعل حال مجهول | پرسیده نمیشود | پرسیده نمیشوند | پرسیده نمیشوی | پرسیده نمیشوید | پرسیده نمیشوم | پرسیده نمیشویم |
| اثبات فعل مستقبل معروف | خواهد پرسید | خواهند پرسید | خواهی پرسید | خواهید پرسید | خواهم پرسید | خواهیم پرسید |
| اثبات فعل مستقبل مجهول | پرسیده خواهد شد | پرسیده خواهند شد | پرسیده خواهی شد | پرسیده خواهید شد | پرسیده خواهم شد | پرسیده خواهیم شد |
| نفی فعل مستقبل معروف | نخواهد پرسید | نخواهند پرسید | نخواهی پرسید | نخواهید پرسید | نخواهم پرسید | نخواهیم پرسید |
| نفی فعل مستقبل مجهول | پرسیده نخواهد شد | پرسیده نخواهند شد | پرسیده نخواهی شد | پرسیده نخواهید شد | پرسیده نخواهم شد | پرسیده نخواهیم شد |
| فعل امر حاضر معروف | | | بپرس | بپرسید | | |
| فعل امر حاضر مجهول | | | پرسیده شو | پرسیده شوید | | |

| نام گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم مع الغیر |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فعل امر غائب معروف | باید که پرسد | باید که پرسند | | | باید که پرسم | باید که پرسیم |
| فعل امر غائب مجهول | باید که پرسیده شود | باید که پرسیده شوند | | | باید که پرسیده شوم | باید که پرسیده شویم |
| فعل نهی حاضر معروف | | | مپرس | مپرسید | | |
| فعل نهی حاضر مجهول | | | پرسیده مشو | پرسیده مشوید | | |
| فعل نهی غائب معروف | باید که نپرسد | باید که نپرسند | | | باید که نپرسم | باید که نپرسیم |
| فعل نهی غائب مجهول | باید که پرسیده نشود | باید که پرسیده نشوند | | | باید که پرسیده نشوم | باید که پرسیده نشویم |
| فعل امر حاضر معروف استمراری | | | میپرسیده باش | میپرسیده باشید | | |
| فعل امر حاضر مجهول استمراری | | | پرسیده شده میباش | پرسیده شده میباشید | | |
| فعل امر غائب معروف استمراری | باید که میپرسیده باشد | باید که میپرسیده باشند | | | باید که میپرسیده باشم | باید که میپرسیده باشیم |
| فعل امر غائب مجهول استمراری | باید که پرسیده میشده باشد | باید که پرسیده میشده باشند | | | باید که پرسیده میشده باشم | باید که پرسیده میشده باشیم |
| نهی حاضر معروف استمراری | | | نپرسیده میباش | نپرسیده میباشید | | |
| نهی حاضر مجهول استمراری | | | نپرسیده شده میباش | نپرسیده شده میباشید | | |
| نهی غائب معروف استمراری | باید که نمیپرسیده باشد | باید که نمیپرسیده باشند | | | باید که نمیپرسیده باشم | باید که نمیپرسیده باشیم |

| نام گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نهی غائب مجهول استمراری | باید که نپرسیده شده باشد | باید که نپرسیده شده باشند | | | باید که نپرسیده شده باشم | باید که نپرسیده شده باشیم |
| اسم فاعل | پرسنده | پرسندگان | | | | |
| اسم مفعول | پرسیده | پرسیدگان | | | | |

# گردان فعل متعدی دیدن

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اثبات فعل ماضی مطلق معروف | دید | دیدند | دیدی | دیدید | دیدم | دیدیم |
| اثبات فعل ماضی مطلق مجهول | دیده شد | دیده شدند | دیده شدی | دیده شدید | دیده شدم | دیده شدیم |
| نفی فعل ماضی مطلق معروف | ندید | ندیدند | ندیدی | ندیدید | ندیدم | ندیدیم |
| نفی فعل ماضی مطلق مجهول | ندیده شد<br>دیده نشد | ندیده شدند<br>دیده نشدند | ندیده شدی<br>دیده نشدی | ندیده شدید<br>دیده نشدید | ندیده شدم<br>دیده نشدم | ندیده شدیم<br>دیده نشدیم |
| اثبات فعل ماضی قریب معروف | دیده است | دیده اند | دیدۂ | دیده اید | دیده ام | دیده ایم |

| نام گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم مع الغیر |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اثبات فعل ماضی قریب مجهول | دیده شده است | دیده شده اند | دیده شدهٔ | دیده شده اید | دیده شده ام | دیده شده ایم |
| نفی فعل ماضی قریب معروف | ندیده است | ندیده اند | ندیدهٔ | ندیده اید | ندیده ام | ندیده ایم |
| نفی فعل ماضی قریب مجهول | ندیده شده است | ندیده شده اند | ندیده شدهٔ | ندیده شده اید | ندیده شده ام | ندیده شده ایم |
| اثبات فعل ماضی بعید معروف | دیده بود | دیده بودند | دیده بودی | دیده بودید | دیده بودم | دیده بودیم |
| اثبات فعل ماضی بعید مجهول | دیده شده بود | دیده شده بودند | دیده شده بودی | دیده شده بودید | دیده شده بودم | دیده شده بودیم |
| نفی فعل ماضی بعید معروف | ندیده بود | ندیده بودند | ندیده بودی | ندیده بودید | ندیده بودم | ندیده بودیم |
| نفی فعل ماضی بعید مجهول | ندیده شده بود | ندیده شده بودند | ندیده شده بودی | ندیده شده بودید | ندیده شده بودم | ندیده شده بودیم |
| اثبات فعل ماضی تشکیکی معروف | دیده باشد | دیده باشند | دیده باشی | دیده باشید | دیده باشم | دیده باشیم |
| اثبات فعل ماضی تشکیکی مجهول | دیده شده باشد | دیده شده باشند | دیده شده باشی | دیده شده باشید | دیده شده باشم | دیده شده باشیم |
| نفی فعل ماضی تشکیکی معروف | ندیده باشد | ندیده باشند | ندیده باشی | ندیده باشید | ندیده باشم | ندیده باشیم |

| بیان گردانها | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| نفی فعل ماضی شکی مجہول | ندیده شده باشد | ندیده شده باشند | ندیده شده باشی | ندیده شده باشید | ندیده شده باشم | ندیده شده باشیم |
| اثبات فعل ماضی استمراری معروف | میدید همیدید | میدیدند همیدیدند | میدیدی همیدیدی | میدیدید همیدیدید | میدیدم همیدیدم | میدیدیم همیدیدیم |
| اثبات فعل ماضی استمراری مجہول | دیده میشد میدیده شد | دیده میشدند میدیده شدند | دیده میشدی میدیده شدی | دیده میشدید میدیده شدید | دیده میشدم میدیده شدم | دیده میشدیم میدیده شدیم |
| نفی فعل ماضی استمراری معروف | نمیدید | نمیدیدند | نمیدیدی | نمیدیدید | نمیدیدم | نمیدیدیم |
| نفی فعل ماضی استمراری مجہول | ندیده میشد نمیدیده شد | ندیده میشدند نمیدیده شدند | ندیده میشدی نمیدیده شدی | ندیده میشدید نمیدیده شدید | ندیده میشدم نمیدیده شدم | ندیده میشدیم نمیدیده شدیم |
| اثبات فعل ماضی تمنی معروف | دیدی | دیدندی | | | دیدمی | |
| اثبات فعل ماضی تمنی مجہول | دیده شدی | دیده شدندی | | | دیده شدمی | |
| نفی فعل ماضی تمنی معروف | ندیدی | ندیدندی | | | ندیدمی | |
| نفی فعل ماضی تمنی مجہول | ندیده شدی | ندیده شدندی | | | ندیده شدمی | |
| اثبات فعل مضارع معروف | ببیند | ببینند | ببینی | ببینید | ببینم | ببینیم |

[illegible]

| اسم گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اثبات فعل مضارع مجهول | دیده شود | دیده شوند | دیده شوی | دیده شوید | دیده شوم | دیده شویم |
| نفی فعل مضارع معروف | نه بیند | نه بینند | نه بینی | نه بینید | نه بینم | نه بینیم |
| نفی فعل مضارع مجهول | ندیده شود | ندیده شوند | ندیده شوی | ندیده شوید | ندیده شوم | ندیده شویم |
| اثبات فعل مضارع دوامی معروف | میدیده باشد | میدیده باشند | میدیده باشی | میدیده باشید | میدیده باشم | میدیده باشیم |
| اثبات فعل مضارع دوامی مجهول | میدیده شده باشد | میدیده شده باشند | میدیده شده باشی | میدیده شده باشید | میدیده شده باشم | میدیده شده باشیم |
| نفی فعل مضارع دوامی معروف | نمیدیده باشد | نمیدیده باشند | نمیدیده باشی | نمیدیده باشید | نمیدیده باشم | نمیدیده باشیم |
| نفی فعل مضارع دوامی مجهول | نمیدیده شده باشد | نمیدیده شده باشند | نمیدیده شده باشی | نمیدیده شده باشید | نمیدیده شده باشم | نمیدیده شده باشیم |
| اثبات فعل حال معروف | می بیند همی بیند | می بینند همی بینند | می بینی همی بینی | می بینید همی بینید | می بینم همی بینم | می بینیم همی بینیم |
| اثبات فعل حال مجهول | دیده میشود | دیده میشوند | دیده میشوی | دیده میشوید | دیده میشوم | دیده میشویم |
| نفی فعل حال معروف | نمی بیند | نمی بینند | نمی بینی | نمی بینید | نمی بینم | نمی بینیم |

[illegible]

| نام گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه متکلم مع الغیر |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نفی فعل حال مجهول | ندیده میشود | ندیده میشوند | ندیده میشوی | ندیده میشوید | ندیده میشوم | ندیده میشویم |
| اثبات فعل مستقبل معروف | خواهد دید | خواهند دید | خواهی دید | خواهید دید | خواهم دید | خواهیم دید |
| اثبات فعل مستقبل مجهول | دیده خواهد شد | دیده خواهند شد | دیده خواهی شد | دیده خواهید شد | دیده خواهم شد | دیده خواهیم شد |
| نفی فعل مستقبل معروف | نخواهد دید | نخواهند دید | نخواهی دید | نخواهید دید | نخواهم دید | نخواهیم دید |
| نفی فعل مستقبل مجهول | ندیده خواهد شد | ندیده خواهند شد | ندیده خواهی شد | ندیده خواهید شد | ندیده خواهم شد | ندیده خواهیم شد |
| فعل امر حاضر معروف | | | ببین بین | ببینید بینید | | |
| فعل امر حاضر مجهول | | | دیده شو | دیده شوید | | |
| فعل امر غائب معروف | باید که ببیند | باید که ببینند | | | باید که ببینم | باید که ببینیم |
| فعل امر غائب مجهول | باید که دیده شود | باید که دیده شوند | | | باید که دیده شوم | باید که دیده شویم |
| فعل نهی حاضر معروف | | | مبین | مبینید | | |

۵۱ وہ دیکھیگا ۱۲
۵۲ وے دیکھینگے ۱۲
۵۳ تو دیکھیگا ۱۲
۵۴ تم دیکھوگے ۱۲
۵۵ میں دیکھونگا ۱۲
۵۶ ہم دیکھینگے ۱۲
۵۷ تو دیکھ ۱۲
۵۸ تم دیکھو ۱۲
۵۹ چاہیے کہ وہ دیکھے
۶۰ چاہیے کہ وے دیکھیں ۱۲
۶۱ چاہیے کہ میں دیکھوں ۱۲
۶۲ چاہیے کہ ہم دیکھیں ۱۲
۶۳ تو مت دیکھ ۱۲
۶۴ تم مت دیکھو ۱۲

| نام گردان | صیغهٔ واحد غائب | صیغهٔ جمع غائب | صیغهٔ واحد حاضر | صیغهٔ جمع حاضر | صیغهٔ واحد متکلم | صیغهٔ متکلم مع الغیر |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فعل نهی حاضر مجهول | | | دیده مشو | دیده مشوید | | |
| فعل نهی غائب معروف | بایدکه نه بیند | بایدکه نه بینند | | | بایدکه نه بینم | بایدکه نه بینیم |
| فعل نهی غائب مجهول | بایدکه ندیده شود | بایدکه ندیده شوند | | | بایدکه ندیده شوم | بایدکه ندیده شویم |
| فعل امر حاضر معروف استمراری | | | دیده میباش<br>میدیده باش<br>تو دیکھتا رہ ۱۲ | دیده میباشید<br>میدیده باشید<br>تم دیکھتے رہو ۱۲ | | |
| فعل امر حاضر مجهول استمراری | | | دیده شده میباش | دیده شده میباشید | | |
| فعل امر غائب معروف استمراری | بایدکه میدیده باشد | بایدکه میدیده باشند | | | بایدکه میدیده باشم | بایدکه میدیده باشیم |
| فعل امر غائب مجهول استمراری | بایدکه دیده میشده باشد | بایدکه دیده میشده باشند | | | بایدکه دیده میشده باشم | بایدکه دیده میشده باشیم |
| " | بایدکه میدیده شده باشد | بایدکه میدیده شده باشند | | | بایدکه میدیده شده باشم | بایدکه میدیده شده باشیم |
| نهی حاضر معروف استمراری | | | ندیده میباش | ندیده میباشید | | |
| نهی حاضر مجهول استمراری | | | ندیده شده میباش<br>نمیدیده شده باش | ندیده شده میباشید<br>نمیدیده شده باشید | | |

۵۱ چاہیے کہ وہ دیکھتا رہے ۱۲ ۵۲ چاہیے کہ وہ دیکھتے رہیں ۱۲ ۵۳ چاہیے کہ میں دیکھتا رہوں ۱۲ ۵۴ چاہیے کہ ہم دیکھتے رہیں ۱۲ ۵۵ تو مت دیکھتا رہ ۱۲ ۵۶ تم مت دیکھتے رہو ۱۲

| نام گردان | صیغه واحد غائب | صیغه جمع غائب | صیغه واحد حاضر | صیغه جمع حاضر | صیغه واحد متکلم | صیغه جمع متکلم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نهی غائب معروف استمراری | باید که نمیدید باشد | باید که نمیدیده باشند | | | باید که نمیدید باشم | باید که نمیدیده باشیم |
| نهی غائب مجهول استمراری | باید که نمیدیده شده باشد | باید که نمیدیده شده باشند | | | باید که نمیدیده شده باشم | باید که نمیدیده شده باشیم |
| اسم فاعل | بیننده | بینندگان | | | | |
| اسم مفعول | دیده | دیدگان | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |
| | | | | | | |

# بیان حرف

حرف اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ جسکے معنی مستقل نہون یعنی بلا ملانے دوسرے کلمے کے معنی اوسکے مفہوم نہون اور نہ اوس مین زمانہ پایا جاوے جیسے از اور تا کیونکہ معنی اِنکے بغیر ملنے کسی اور اسم یا فعل کے اچھی طرح نہین سمجھے جاتے چنانچہ اس مثال مین کہ (از آگرہ تا الہ آباد رفتم) معنی لفظ از کہ مشعر ابتدا کے ہین اور تا جسکے معنی انتہا کے ہین بسبب نہ آنے اسم آگرہ والہ آباد اور فعل رفتم کے اچھی طرح مفہوم نہین ہوتے ہین +

## بیان اون حرفون کا جو ترکیب کلمات مین اعانت دیتے ہین

**حروف عاطفہ** - حروف عاطفہ اون حرفونکو کہتے ہین کہ جو درمیان دو کلمون یا دو جملون کے واقع ہون اور اونکو ایک حکم مین شامل کردین اور جو کلمہ اول آوے اوسے معطوف علیہ اور جو کلمہ کہ بعد حرف عاطفہ آوے اوسے معطوف کہتے ہین اور یہہ نو حرف عطف کے لیئے زبان فارسی مین مروج ہین واو[1] الف[2] ہا[3] پس[4] سپس[5] دیگر[6] دگر[7] ہم[8] نیز[9] جیسے زید و خالد آمد اس مثال مین جو نسبت آنے کی زید کے ساتھہ تھی وہی بسبب حرف عطف کے خالد کے ساتھہ بھی منسوب ہوگئی الف[2] عطف جیسے رستاخیز یعنی رست و خیز ہا[3] ے عاطفہ

جیسے گفتہ رفت اے گفت و رفت پس عاطفہ جیسے زید آمد پس عمر سپس عاطفہ جیسے اولا خالد آمد سپس بکر مثال دیگر و دگر جیسے زید آمد و دیگر خالد یا دگر خالد مثال هم و نیز جیسے آن هم بده و اینهم و آن نیز بده و این نیز ـ حرف یا تردید و منافات کے لیئے آتا ہی یعنی جن دو کلمون کے درمیان یہہ حرف آتا ہی اون مین سے ایک کلمہ مراد ہوتا ہی اور دوسرے کی نفی مقصود ہوتی ہی جیسے مرا فلان چیز بده یا قیمت آن پس ظاہر کہ طالب ایک شی طلب کرتا ہی دونون چیزین طلب نہین کرتا یعنی اگر چیز مانگتا ہی تو قیمت سے انکار کرتا ہی مثلاً اگر قیمت مانگتا ہی تو شی سے انکار کرتا ہی ـ حرف بل اور بلکہ اضراب اور ترقی کے لیئے آتا ہی معنی اضراب کے اصطلاح مین یہہ ہین کہ ایک حکم سے اعراض کر کے دوسرے حکم کیطرف انتقال کرنا مثال اضراب جیسے مصرع نظامی سه ضیمر م نه زن بلکه آتش زنست ❊ مثال ترقی جیسے پاسے از شب گذشتہ باشد بلکہ نصف شب گذشتہ باشد پس ظاہر کہ گذرنا نصف شب کا بنسبت ایک پہر رات کے بدرجہا ترقی رکھتا ہی ❊

اور قاعدہ واسطے دریافت کرنے اس امر کے کہ بل اسجگہہ اضراب کے لیئے آیا ہی یا ترقی کے لیئے یہہ ہی کہ جب حکم معطوف و معطوف علیہ مین تناقض و منافات ہوتی ہی وہان فائدہ اضراب کا دیتا ہی جیساکہ مثال اول سے اضح ہی اور جہان دونون کلمون مین تناقض نہین ہوتا بلکہ توافق ممکن ہی تو وہان فائدہ ترقی کا دیتا ہی جیسا مثال دوم سے روشن ہی ❊

حرف گر اگر ار هر گاه هر که چون چو جملہ مین شرط کے لیئے آتے ہین

اور منجملہ انکے اگر گر ار واسطے شرط امر غیر یقینی کے آتے ہین اور چون چو ہرگاہ ہرگہ واسطے امر یقینی کے آتے ہین (مثلاً اگر زید بیاید من نیز بیایم) چون آفتاب برآید روز شود پس مثال اول مین آنا زید کا امر یقینی نہین ہے اور مثال دوم (آفتاب نکلے تو دن ہووے) مین نکلنا آفتاب کا امر یقینی ہے حرف اِلّا واسطے دور کرنے شرط کے آتا ہے اور گرچہ اور اگرچہ و ارچہ و ہرچند واسطے مخالفت اور تضاد ہونے خبر کے آتے ہین اور حرف چہ کہ زیراکہ زیراچہ چراکہ ازین ممر ازین سبب بنابر کہ لہذا تا واسطے بیان علت کے آتے ہین مگر ان حروف مین سے سوائے تا کے حرف قبل از جملون علت و معلول کے آتا ہے سب درمیان دو جملون کے آیا کرتے ہین جنمین سے ایک جملہ معلول ہوتا ہے اور دوسرا علت جو جملہ کہ قبل از پانچ حرف اول کے آتا ہے اوسے معلول کہتے ہین اور جو جملہ کہ بعد اونکے آتا ہے اوسے علت کہتے ہین جیسا کہ ان مثالون سے واضح ہے ؛

ان مثالون مین جملہ نمبر اول معلول ہے اور جملہ نمبر دو علت ہے ؛

| ۱ | ۲ |
| --- | --- |
| از اینجا واپس آمدم | چہ خوف دزدان بودم |
| ایضاً | یا کہ " |
| ایضاً | زیراکہ " |
| ایضاً | زیراچہ " |
| ایضاً | چراکہ " |

اور باقی چار حرف بھی منجملہ اون نو حرفون کے درمیان دو جملون کے آتے ہین لیکن جملہ اول علت ہوتا ہی اور جملہ ثانی معلول +

| | | |
|---|---|---|
| اینجا خوف دزدان بود | ازین ممر | والیس آمدم |
| ایضاً | ازین سبب | ایضاً |
| ایضاً | بنابرآن | ایضاً |
| ایضاً | لهذا | ایضاً |

ان مثالون مین جملہ نمبر اول علت ہی اور جملہ نمبر دو معلول +

یہہ حروف استثنا کے لیئے آتے ہین الّا مگر غیر سوای جز بدون برون وراے استثنا کے معنی جماعت مین سے ایک جز کے نکالنے کے ہین۔ پس جو چیز کہ نکالی جاتی ہی اوسے مستثنیٰ کہتے ہین اور جس جماعت مین سے اوسے نکالتے ہین اوسے مستثنیٰ منہ کہتے ہین جیسے جملہ لشکر آمد الا سپہسالار اس مثال مین سپہسالار مستثنیٰ ہی اور لشکر مستثنیٰ منہ۔ اور بعض حرفون پر اس مستثنیٰ کے حرف بے یا بائے زائدہ بھی اور لایا کرتے ہین جیسے بغیر بجز بدون ماسوا ماوراے اور لاکن لیکن لیک ولیک ولیکن ویلے بھی فائدہ استثنا کا مثل اور حروف استثنا کے دیتے ہین اور بعضون کے نزدیک یہہ فائدہ استدراک کا دیتے ہین اور استدراک کے معنی لغت مین پوچھنے اور معلوم کرنیکے ہین یعنی جو شبہہ کہ منشاے کلام سابق مین واقع ہوا وسے یہہ رفع کردیتا ہی جیسے بادشاہ آمد ولی وزیرش ہمراہ نبود

اس فقرہ مین بادشاہ کی تشریف آوری کے بیان سے شبہہ ہوتا تھا کہ وزیر بھی اوسکا ضرور ہمراہ ہوگا لیکن جب لفظ وے کے ساتھہ فقرہ ثانی فقرہ اول کے ہمراہ نبود بیان کردیا تو وہ شبہہ از خود رفع ہوگیا۔ ای یا ایا الف یہہ حروف ندا کے ہین ــ پہلے تین حرف تو اسم کے اول لگائے جاتے ہین لیکن الف اسم کے آخر لگایا جاتا ہی اور جس اسم پر کہ یہہ حروف ندا آیا کرتے ہین اوسے منادی کہتے ہین جیسے ای زید یا خدا ایا قوم ربا جہ کہ کیست جیست چرا کجا کی چون چگونہ کو کدام یہہ حروف واسطے استفہام کے آتے ہین جیسے فلان چہ گفت بتو کہ درنانت کرد پدرت کیست دردست تو چیست وشنام چرا دادی کجا رفتہ بودی تا کی خواہی آمد حالش چگونہ است عہد جوانی کو از کدام قبیلہ ہستی چو ہمچنان ہمچنین چنانچہ مثل ہمچو مانند پنداری گویا گوئی وار آسا مان کردار انہ وغیرہ۔ انکو حروف تشبیہ کہتے ہین اور تشبیہ کے معنی مشابہ کرنا ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھہ۔ جس چیز کے ساتھہ تشبیہ دین اوسے مشبہ بہ کہتے ہین اور جسے مشابہ کرتے ہین اوسے مشبہ کہتے ہین جیسے علم مثل آفتاب جہالت مثل ظلمت ظاہر ہی کہ ان مثالون مین علم کو آفتاب کے ساتھہ اور جہالت کو تاریکی کے ساتھہ تشبیہ دی ہی تو علم اور جہالت مشبہ ہین اور آفتاب اور تاریکی مشبہ بہ ہین ــ بایا اور شاید باشد بود یہہ حروف شک کے ہین جیسے شاید کہ پلنگ خفتہ باشد یا اور لون اور صرف ہ یہہ حروف

واسطے نسبت کے آتے ہین جیسے سیم سے سیمین زر سے زرین شاہانہ
جوانانہ یای معروف بھی محض نسبت کا فائدہ دیتی ہی جیسے ترکی ہندی اور
کبھی لفظ گان بھی انھین معنی کیواسطے استعمال کیا جاتا ہی جیسے خدایگان اور
شاہگان سہ گان دوگان اور حرف نی بنون مکسور و یای معروف فائدہ
معنی لیاقت کا دیتا ہی جیسے دادنی کشتنی سوختنی ۔ الا ہان ہین
(دینے لایق مارنے لایق جلانے لایق)
حروف تنبیہ کے ہین جنکے استعمال سے مخاطب کو ہوشیار اور آگاہ کرنا منظور
ہوتا ہی جیسے سعدی ؎ الا ای بغفلت نخسپی کہ نوم ۔ حرامست بر چشم سالار قوم
اور زہی خہی مرحبا حبذا شاباش واہ وا یہہ حروف تحسین کے ہین
حرف ندبہ الف ہی کہ جو اسم کے آخر آتا ہی جیسے حسرتا اور وا ہی جو قبل اسم
کے آیا کرتا ہی وا مصیبتا وا حسرتا اور جب وا اسم کے اول لاتے ہین تو
اسکے آخر الف بھی ندبہ کا لگا دیتے ہین اور حرف ہاے کو بھی آخر مین زیادہ
کر دیتے ہین جیسے وا حسرتاہ وا عجباہ ۔ اور حروف نفی سواے نون
کے نی نہ نا بی ہین مثلاً بیضرورت ناواقف ۔ کاش کاشکے حرف
تمنا کہلاتے ہین یعنی جن سے شوق اور تمنا دل کی ظاہر ہوتی ہی جیسے
کاش زید آمدے کاشکے عالم شدمے چہ اور چہا اور الله الله حروف
(زید آتا کاش ۔ عالم ہوتا مین کاش)
تعجب کہلاتے ہین جیسے چہ قدرت خداست چہ مکان عالیشانست
(کیا قدرت خدا کی ہی ۱۲ ۔ کیا مکان عالیشان ہی ۱۲)
مصرع الله الله چہ جای این سخنست ؏
(الله الله کیا محل اس گفتگو کا ہی ۱۲)

# تیسرا باب نحو فارسی کے بیان مین

جن قواعد کے جاننے سے ترتیب کلمات و ترکیب مفردات و مرکبات کی حقیقت تمام و کمال معلوم ہو سکے اون قاعدون کو قواعد نحو اور اون قاعدون کے جاننے کو علم نحو کہتے ہین اور غرض اصلی علم نحو سے یہہ ہے کہ کلمات کی ترتیب اور ترکیب مین خطا نہ واقع ہو اور ہر کلمہ اپنے موقع پر استعمال کیا جائے تاکہ سُننے والے کو اوسکے سمجھنے مین تردد نہ رہے اور بسہولت کہنے والے کے مطلب کو دریافت کر سکے ۔

واضح ہو کہ لفظ اوس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے مُنہہ سے نکلے خواہ مہمل ہو یا معنی دار اور معنی دار کو موضوع کہتے ہین اور بے معنی کو مہمل اور اگر لفظ موضوع یعنی با معنی کے معنی بھی مفرد ہون تو اوسے کلمہ کہتے ہین اور یہی کلمہ موضوع علم صرف کا ہے ۔ اور اگر لفظ واحد کے کئی معنی ہون اور ہر ایک معانی کے لیئے اوسے واضع نے بنایا ہو تو اوسے لفظ مشترک کہتے ہین جیسے بار جسکے معنی پھل بوجھہ دخل کے ہین ۔ اور اگر ایک معنی کے لیئے واضع نے اوسے بنایا ہو اور دوسرے معنی غیر وضعی پر دلالت کرتا ہو تو دیکھینگے کہ یہہ دلالت اوسکی بلحاظ نقل عوام کے ہے تو اوسے منقول عرفی کہینگے جیسے دابہ کہ اصل مین ہر ایک جانور کو کہتے ہین جو زمین پر چلے لیکن اب بوجھہ اوٹھانیوالے جانور کو کہتے ہین اور جو دلالت اوسکی باعتبار واضع شرع

ہوگی تو اوسے منقول شرعی کہینگے جیسے صلوٰۃ کہ واضع نے اوسکو واسطے معنی دعا
و رحمت کے وضع کیا ہی لیکن شرع مین اسکے معنی ارکانِ مخصوصہ یعنی نماز کے
ہین اور جو دلالت اوسکی باعتبار جماعت مخصوصہ ہوگی تو اوسے اصطلاحی کہینگے
جیسے الفاظِ مصطلح علم عروض و نحو وغیرہ اور جو دلالت اوس لفظ کی معنی ثانی پر بوجہ کسی
مشابہت یا مناسبت کے ہوگی تو اوسکے معنی اوّل کو حقیقی اور دوم کو مجازی کہینگے
جیسے شیر باعتبارِ شجاعت کسی مردِ شجاع کو کہین اور اگر ایک معنی کے لیے کئی لفظ موضوع
ہون تو اونکو مرادف کہتے ہین ÷

اور کلمہ کی تین قسمین ہین اسم فعل حرف بین باعتبار نحو کے اسم کی تعریف
یہہ ہی کہ جو کلمہ صلاحیت مسند الیہ اور مسند ہونیکی رکھتا ہو اور اپنے معنی مستقل پر دلالت
کرتا ہو اور کوئی زمانہ نہ پایا جاوے جیسے زید اور فعل اوسے کہتے ہین جو معنی مستقل پر
دلالت کرے اور کوئی زمانہ ازمنۂ ثلاثہ سے اوسمین پایا جاوے اور صلاحیت مسند
ہونیکی رکھتا ہو جیسے ضرب اور حرف اوسے کہتے ہین جو صلاحیت مسند الیہ و مسند ہونیکی
مطلق بلا آمیزش دوسرے کلمے کے نہ رکھے اور نہ کوئی زمانہ اوسمین پایا جاوے جیسے از تا
موضوع علمِ نحو کا کلام ہی اور کلام اوسے کہتے ہین کہ جسمین دو کلمے سے کم نہ پائے
جاوین اور اوسکی بھی دو قسمین ہین ایک مفید اور ایک غیر مفید اور کلام یا جملہ مفید اوسے
کہتے ہین کہ جسکے کلمون مین اسناد پائی جاوے اور اسناد اوس نسبت تامہ کو
کہتے ہین کہ جسکے ہونے سے مضمون اون دو کلمونکا ایسا ہو جاوے کہ سامع کو پورا مطلب

اوسکا سمجھ مین آجاوے اور ضرورت استفسار کسی آدمی کی اوسکے معنی سمجھنے مین
باقی نرہے اور اوسکی دو قسمین ہین ایک جملہ بسیط دوم جملہ مرکب جملہ بسیط اوسے کہتے
ہین کہ جسمین صرف دو کلمے مع اسناد پائے جائین اور جملہ مرکب اوسے کہتے ہین کہ جو
کئی جملون بسیط سے بنا ہو و علی ہذا کلام غیر مفید کی بھی دو قسمین ہین ایک کلام غیر مفید
بسیط دوم کلام غیر مفید مرکب بسیط اوسے کہتے ہین کہ جو دو کلمون سے بلا اسناد
کے بنا ہو اور کلام غیر مفید مرکب اوسے کہتے ہین جو کئی کلام غیر مفید بسیط سے مرکب
ہوا ہو اور کلام مفید ہی کو جملہ کہتے ہین اور کلام غیر مفید کو مرکب ناقص کہتے ہین
اور کلام مفید بسیط کی دو قسمین ہین ایک جملہ اسمیہ دوم جملہ فعلیہ کس لیئے کہ اسناد
یا دو اسمون مین ہوا کرتی ہے یا ایک اسم اور ایک فعل مین مگر اسم و حرف یا فعل و حرف
یا حرف و حرف مین نہین ہوا کرتی۔ اور کلام غیر مفید بالعموم جملہ نہین ہوتا ہمیشہ
جزو جملہ مثل کلمہ کے ہوا کرتا ہے۔ اور فائدہ مرکب ناقص کا تعریف و تخصیص و توضیح
ہے۔ اور کلام غیر مفید کی بہت قسمین ہین ایک اون مین سے مرکب اضافی ہے چنانچہ
اصطلاح نحویون مین اضافت ایک اسم کو دوسرے اسم کیطرف بر وجہ تقیید منسوب
کرنے کو کہتے ہین +

اضافت کی دس قسمین ہین - تملیکی یعنی اضافت ملک ہے یا مالک کی طرف جیسے
اسپ زید یعنی اضافت بمعنی لام کے ہے - تخصیصی یعنی اضافت مخصّص کی جانب
مخصّص ہے جیسے آئینہ فیل زنگ شتر پوست انار اور اضافت مسبّب کی سبب کی

طرف جیسے کشتۂ غم اور اضافت مُسَبَّب کی طرف مُسَبِّب کے جیسے تیغِ انتقام

یہہ بھی داخل اضافت تخصیصی۔ اور معنی لام کے اسمین بھی پائے جاتے ہین

اور بوعلی سینا یعنی بوعلی ابن سینا بھی اسی قسم کی اضافت ہی۔ توضیحی یہہ اضافت

مُوَضِّح کی جانب مُتَوَضِّح ہی جیسے شہر بصرہ خطۂ بخارا بادِ شمال روزِ دوشنبہ

اور اسکو اضافت عام بسوی خاص بھی کہتے ہین +

بیانی یا تبیینی جسمین حقیقت و مادّہ مضاف معلوم ہووے جیسے

دیوارِ گل خاتمِ طلا جامۂ دیبا یہہ اضافت بمعنی از کے ہی۔ تشبیہی یا مجازی

یہہ اضافت مشبّہ بہ کی ہی جانب مشبّہ کے جیسے دشمنِ نفس زالِ دنیا بہارِ اقبال

نرگسِ چشم۔ توصیفی یہہ اضافت موصوف کی ہی جانب صفت کے جیسے

شمشیرِ تیز اسپِ کبود مردِ شجاع +

مجازی یا استعارہ۔ اِس اضافت مین اثبات مضاف کا نسبت مضاف الیہ کے

بطور فرضی ہوا کرتا ہی جیسے سرِ ہوش قدمِ فکر +

ظرفی۔ اس اضافت مین مظروف مضاف ہوتا ہی اور ظرف مضاف الیہ

یا بالعکس جیسے آبِ دریا بادِ صحرا شیشۂ گلاب صندوقِ کتاب +

اقترانی بعضے اسے اضافت بادنیٰ ملابست بھی کہتے ہین اس اضافت

مین مضاف مضاف الیہ کے معنی کے ساتھہ اقتران معنوی رکھتا ہی جیسے نامۂ عنایت

یعنی نامہ کہ مقرون بعنایتست دستِ ادب یعنی دست کہ مقرون بادبست +

اضافت بادنی ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ تھوڑی سی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایرانِ ما تورانِ شما ظاہر ہی کہ متکلم اور مخاطب دونوں شخص ایران اور توران کے محلون مین رہتے ہونگے لیکن مجازاً سب ملک پر اپنی سکونت کا اطلاق کیا۔ اور مضاف فارسی مین مکسور آتا ہی اور مضاف الیہ پر مقدم ہوتا ہی۔ اور واضح ہو کہ جن کلمات کے آخر الف یا واو آتا ہی اونکے آخر واسطے اظہار کسرۂ اضافت کے یاے تحتانی زائدہ مکسورہ لے آتے ہین جیسے داناے روزگار دیباے لطیف اور جن کلمات کے آخر ہاے مختفی ہوتی ہی اوسکو ہمزہ کے ساتھ بدل دیتے ہین جیسے خوشۂ انگور بادۂ صاف ✤ جب کہ مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم لاتے ہین تو کسرۂ اضافت حذف ہو جاتا ہی اور اسکو اضافت مقلوب کہتے ہین جیسے اورنگ زیب یعنی زیب اورنگ نجار پسر یعنی پسر نجار اور علی ہذا لقیاس جہان بادشاہ گلاب گردون آفتاب اور چند مقام پر اگرچہ مضاف مضاف الیہ سے مقدم آتا ہی لیکن بسبب کثرت استعمال یا ضرورت شعری یا غلبۂ سمیت کے کسرہ جو علامت اضافت ہی محذوف رہتا ہی اور ایسے حذف کسرہ کو فک اضافت کہتے ہین اور وہ الفاظ یہہ ہین سر صاحب قابل دشمن عاشق پسر مالک بن اور اکثر وہ الفاظ کہ جنکے آخر بعد حرف مدہ نون آوے۔ اور وہ الفاظ کہ جنکے آخر ہاے مختفی ہو جیسے سرخیل سرگروہ صاحب غرض صاحبدل قابل تنا دشمن جیا عاشق سخن ✤

## ظہوری

درین انجمن کیست عاشق سخن — کہ خشتی نہ زیبد باشعر من

(ترجمہ) اس مجلس میں کون شخص سخن کا عاشق ہے — کہ جسکو میرے شعر کے ساتھ صحبت سزاوار ہو

پیر قصاب [illegible]

درین [illegible] کہ [illegible] — ما را درست اگر [illegible]

(ترجمہ) [illegible] — اگرچہ [illegible] بھائی ہے

مالک رقاب

## انوری

جملہ پیران دہر عاشق شد — کہ دوست خلیفہ [illegible] مالک رقاب

(ترجمہ) جملہ [illegible] عشق [illegible] — کیونکہ وہ بادشاہ [illegible] مالک [illegible] ہے

بن تغلق

خداوند عصر ظل الله شاہ بن تغلق — کہ در [illegible] سکندر [illegible]

(ترجمہ) وہ بادشاہ عصر [illegible] — اسکی مجلس [illegible] سکندر [illegible] معلوم ہوتا ہے

شبان وادی

## انوری

ضمیر من آب حیوان — زبان من شبان وادی ایمن

(ترجمہ) دل میرا آب حیات ہے — اور زبان میری وادی ایمن کی چرواہا ہے

پردہ کس

## مولوی روم

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنۂ پاکان برد

(ترجمہ) اگر ارادہ خدا کی [illegible] پردہ دری ہو — تو اوس شخص کے دل میں [illegible] پیدا ہوتا ہے

اور لفظ اول بعض محل میں مقطوع الاضافت آتا ہے جیسے نظامی فرماتے ہیں ع

چو اول شب آہنگ خواب آورم — اور لفظ نیم بالعموم بحذف علامت اضافت

(ترجمہ) اول شب میں جب میں ارادہ سونیکا کروں

یعنی کسرہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے نیم روز نیم شب اور لفظ پس اور ولی بھی

کبھی بحذف کسرۂ اضافت مستعمل ہوتے ہین جیسے پس فردا پس مانده پس خورده
پس انگاه ولیعہد ولی نعمت اور بھی بہت مضاف اور مضاف الیہ ہین کہ جن مین
کسرۂ علامت اضافت محذوف ہوتا ہی جیسے مرغابی گلنار بستانسرا جانماز
تبرزین قائم مقام اور جب کوئی اسم ضمیر متصل کی طرف مضاف ہووے
جیسے غلامم غلامت غلامش گل شان ایسی صورتون مین ہمیشہ فک
اضافت کرنا لازم ہی - اور جو اسم کہ ایسے اسما کی طرف مضاف ہون کہ جنکے
ماقبل الف ممدوده مثل آب یا مقصوره مثل ایزد آتا ہی وہان بھی فک اضافت
عموما جائز ہی جیسے سیلاب اور بنام ایزد نظامی سے چو ایزد مین نعمتی در فزود
سپاس ایزدم چون نباید فزود + اور جب کبھی حرف را بین مضاف الیہ مقام و
مضاف کے آجاتا ہی وہان بھی حذف کسرہ جائز ہی جیسے ع ربوده نیوشنده کا
شکیب - یعنی ربود شکیب نیوشندگان سے ع کسانرا نشد ناوک اندر حریر یعنی
ناوک آن کسان در حریر نرفت - اور کبھی اضافت مستوی ہین یعنی جبکہ مضاف مقدم ہو
مضاف الیہ پر وہان بھی حرف از درمیان آجاتا ہی تو کسرۂ اضافت محذوف ہو جاتا ہی
جیسے انگشتری از طلا یعنی انگشتری طلا اور بعض اوقات بلا اضافت کے بھی کسرۂ
زائد لے آتے ہین جیسے ظہوری سے بزیر قصر قدرش در تماشا + سر پشت
عقل دست بالا + اور جب کئی اسم بواسطہ حرف عطف کے ایک مضاف الیہ کی طرف
مضاف ہون تو اون مین سے پچھلا اسم جو مضاف الیہ سے متصل ہی مکسور ہوگا اور

باقی سب کے آخر ضمہ ہوگا جیسے شتر و اسپ و پیل و ملک اور علی ہذا القیاس جب کئی اسم
بواسطہ حرف عطف کے ایک اسم کی طرف مضاف الیہ ہوں تو سب مضاف الیہ کے آخر ضمہ ہوگا
و لیکن پچھلا مضاف الیہ ساکن الآخر ہوگا جیسے اجتماع ماہ و مہر و مشتری اور اگر کئی اسموں میں
توالی اضافت ہو یعنی پہلا اسم دوسرے اسم کیطرف اور دوسرا تیسرے کیطرف اور تیسرا
چوتھے کیطرف مضاف ہو و علی ہذا تو ایسی صورت میں آخر کا مضاف تو موقوف الآخر
ہوگا اور باقی سب مضاف الیہوں کے آخر کسرہ ہوگا جیسے شہرۂ عدل نایب وزیر
بادشاہ روم ایک ان میں سے مرکب توصیفی ہی؀

## بیان ترکیب توصیفی

جب ایک اسم دوسرے اسم کے صفت کو بیان کرے خواہ وہ وصف اچھا ہو یا برا
تو جس اسم کا وصف بیان ہوتا ہی اوسے موصوف اور جو اسم وصف بیان کرتا ہی
اوسے صفت کہتے ہیں جیسے مرد شجاع اسمیں مرد موصوف ہی اور شجاع صفت؀
عموماً اسماے صفت فارسی میں اون اسما کے بعد آتے ہیں کہ جنکی صفت
بیان کرنی منظور ہوتی ہی اور اون اسماے موصوف کو کسرۂ اضافت دیدیتے ہیں؀
جیسے مرد نیک مردانِ نیک اور اسم صفت کے بلحاظ مراتب تین معنی وصفی
تین درجے ہوتے ہیں ایک درجہ ادنی جیسے شیرین دوم درجہ اوسط جو ادنی
درجہ سے کسی قدر زیادہ فائدہ وصفیت کا دیتا ہو جیسے شیرین تر سوم درجہ اعلی
جو سب سے زیادہ معنی وصفیت کا فائدہ دیتا ہو جیسے شیرین ترین جسکو عربی

مین افعل لتفضیل کہتے ہین جیسے حُسن سے اَحسن جسطرح الفاظ فارسی مین حروف مدارج تفضیل لگائے جاتے ہین اسیطرح الفاظ عربی مین بھی بطریق فارسی فارسی والے حروف مدارج تفضیل لگا دیتے ہین جیسے غنی سے غنی تر غنی ترین اور سوائے اس طریقہ کے ایک اور بھی طریقہ پیدا کرنے معانی صیغۂ تفضیل کا ہے جیسے این ازان اور لفظ بہ یا خوب یا خراب یا بد وغیرہ فارسی والے قبل لفظ از کے رکھ دیتے ہین جیسا مثال مذکور سے واضح ہے اسی طرح زید خراب از عمر ست و عمر خوب از خالد ست اور کبھی ان الفاظ ذیل سے بھی تفضیل کا فائدہ حاصل ہوتا ہے خیلے بسیار نیک جیسے (زید خوب ست زید بسیار خوب ست) (زید بد ست ـ زید نیک بد ست) (زید خوب ست ـ زید خیلی خوب ست) اور جیسے کہ ایک اسم صفت بطور صفت کے آتا ہے اسی طرح بعض بعض مرکب غیر مفید بھی جو دو اسم مرکب ہون بجائے صفت کے مستعمل ہوتے ہین جیسے شاہزادہ پری رخسار ماہرو سمن بر شکر لب شیر دل اور اسیطرح وہ مرکب کہ جو ایک اسم اور ایک صفت سے ترکیب پاوین وہ بھی بطور صفت لائے جاتے ہین جیسے خوش آواز خوشخو نیکنام بدنہاد اور علی ہذا جملہ مرکب غیر مفید جو فائدہ فاعلیت یا مفعولیت کا دیتے ہین بطور صفت لائے جاتے ہین جیسے گلفشان جہان آرا روح افزا جانفزا سرافراز ظلمت زدا راحت بخش کامیاب اور اسی طرح سے وہ مرکب غیر مفید جو اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین فائدہ صفت کا

بخشتے ہین جیسے کم عقل ہمخانہ نرین دہلوی ہفتم سالانہ دانا بینا دلی کشتنی ہما آسا ماہ فش دانشور گنجور خوابناک ۔ اور جب موصوف صفت سے پہلے آتا ہی تو اوسے صفت مسلوبی کہتے ہین اور ایسی صورت مین جب چند صفتین ایک موصوف کے لیئے لائی جاتی ہین تو پچھلی صفت موقوف الآخر ہوتی ہی اور باقی مضموم الآخر ہوتی ہین اور جب صفت موصوف سے مقدم آتی ہی تو جیسے اضافت مقلوب مین کسرۂ اضافت دور ہو جاتا ہی اسیطرح یہان بھی کسرۂ موصوف حذف ہو جاتا ہی جیسے دانشمند وزیرا ایک اونمین سے کہا گیا ہی۔

## بیان ترکیب حالیہ

جو اسم کیفیت یا حالت یا وضع فاعل یا مفعول کی بیان کرے اوسے حال اور جسکی حالت بیان کیجائے اوسے ذوالحال کہتے ہین جیسے زید آیا خندان دیدم اسمین زید ذوالحال ہی اور خندان حال ایک اونمین سے ترکیب صلہ و موصول ہی۔

## بیان ترکیب صلہ و موصول

اگرچہ پہلے باب صرف مین اسکا بیان ہو چکا ہی لیکن یہان بھی بنظر توضیح مقام لکھا جاتا ہی صلہ وہ جملہ صفت ہی کہ جس سے موصوف کے احوال کی توضیح ہو اور اس صورت مین صفت کو صلہ اور موصوف کو موصول کہین تعبیر کیا جاتا ہی اور اس ترکیب صلہ و موصول مین ضرور ہی کہ صفت جملۂ تام ہو اور اوسمین ایک ضمیر موصول کیطرف

راجع ہو اور اوس جملہ کے سر سے پر کاف بیانیہ یا لفظ جہ کا آوے اور اس کاف کو
کاف صلہ یا کاف سر جملہ کہتے ہین +

اسماے موصولہ واسطے انسان کے یہہ ہین آنکہ آنانکہ ہر انکہ ہر کہ
اور واسطے اور اشیاے غیر ذی روح کے آنچہ ہر آنچہ ہر چہ اور یاے مجہول
آخر اسم نکرہ ہین کہ بعد اوسکے کاف ہو جیسے کسی کہ شخصیکہ امریکہ چیزیکہ واسطے
صلہ کے آتی ہی اور علی ہذا القیاس اسم نکرہ بعد اسم اشارہ آن کہ بعد اوسکے
کاف صلہ ہو واقع ہووے تو فائدہ موصول کا دیتا ہی جیسے شعر سعدی
ہر آن کس کہ در بند حرص اوفتاد + دہد خرمن زندگانی بباد + اور جو ضمیر جملہ صلہ
مین موصول کیطرف عائد ہوتی ہی کبھی ضمیر فاعل ہوتی ہی اور کبھی ضمیر مفعول
اور کبھی مبتدا اور کبھی مضاف الیہ وہ ضمیرین جب موصول کی قائم مقام ہوسکے
ہو جاتی ہین تو وے ضمائر جوازاً حذف ہو جاتے ہین اور علامت اضافت
اور مفعول موصول کے ساتھہ ملحق ہو جاتے ہین مثال ضمیر فاعل سعدی
کسی کاتش ظلم زد در جہان + برآورد از اہل عالم فغان + (ترکیب)
کس موصول ی علامت موصول کاف صلہ آتش مضاف ظلم مضاف الیہ
زد فعل ضمیر فاعل و سمین مستتر راجع طرف اسم موصول کے اور یہی ضمیر فاعل فعل ہی
مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مفعول ہوا در جار جہان مجرور جار و مجرور سے
متعلق فعل زد کا ہوا فعل فاعل مفعول کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول کا ہوا

(مارجن:) اپنے موصول کے ساتھہ ...

موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرع ثانی اوسکی خبر ہی مثال ضمیر صلہ کی کہ جو مبتدا محذوف جملہ صلہ ہی
آنکہ ستمگارست گنہگارست اصل اوسکی یہہ ہی کہ آنکہ او ستمگارست یعنی وہ آدمی جو ظالم ہی گنہگار ہی
آن اسم اشارہ موصول کاف صلہ لفظ آن موصول قائم مقام لفظ او مبتدا ہی محذوف
جملہ صلہ او ستمگار خبر است حرف رابطہ مبتدا خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ہوا
موصول کا موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور گنہگارست اوسکی خبر ہی مثال ضمیر صلہ
کہ جو جملہ صلہ مین مضاف الیہ ہی اور محذوف ہی شعر سعدی کسی را کہ اقبال باشد
غلام ٭ بود میل خاطر بطاعت مدام ٭ اصل اوسکی یہہ ہی کہ کسی کہ اقبال غلام او باشد
کسی اسم موصول کاف صلہ باشد فعل ناقص کہ اسم و خبر کو چاہتا ہی اقبال
اسم اوسکا غلام مضاف ضمیر او محذوف مضاف الیہ راجع جانب کس اور اس ضمیر او
کو حذف کرکے را علامت اضافت کو بسبب فاصلہ کے اوسکے موصول کے
آخر مین ملحق کیا مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر فعل ناقص مذکور کی ہوئی فعل ناقص
اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ و بقول جملہ اسمیہ ہوکر صلہ موصول کا ہوا صلہ اپنے
موصول سے مبتدا ہوا اور مصرع ثانی اوسکی خبر ہی مثال ضمیر صلہ کہ جو جملہ صلہ مین
مفعول ہی اور محذوف ہی شعر ؎ آنرا کہ فلک بمسند عشق نشاند ٭ خاک در
دوست ابالیمن میخراند ٭ اصل اوسکی یہہ ہی آنکہ فلک ورا بمسند عشق نشاند آن اسم
موصول کاف حرف صلہ نشاند فعل فلک فاعل او مفعول را علامت مفعول
او ضمیر کو جو مفعول ہی حذف کرکے موصول کو قائم مقام اوسکے گردانا اور را

کو کہ علامت مفعول کی ہی اوسکے آخر مین ملحق کیا ب جار مسند مضاف عشق مضاف الیہ
مضاف مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور کا ہوا جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا
ہوا - فعل اپنے فاعل اور مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول کا
ہوا - موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرعہ ثانی اوسکی خبر ہی +

**فائدہ** - موصول صلہ سے ملکر ہمیشہ حکم ایک کلمہ رکھتا ہی اس لیے کبھی
مبتدا ہوتا ہی مثال اوسکی اوپر گذری اور کبھی فاعل جیسے آمد کسیکہ دشمن منست
یعنی آیا وہ شخص کہ دشمن میرا ہی اور کبھی مفعول جیسے یافتم آن را کہ می جستم یعنی
اوس شخص کو مین نے پالیا جسکو مین ڈھونڈھتا تھا - اور کبھی مضاف الیہ جیسے
یافتم غلام آنکہ نامش زید ست یعنی مین نے اوس شخص کے غلام کو جسکا نام
زید ہی پالیا - اور کبھی خبر جیسے پادشاہ کسیست کہ عادلست یعنی پادشاہ وہی
کہ عادل ہی ایک اون مین سے ترکیب بدل و مبدل منہ ہی +

## بیان ترکیب بدل و مبدل منہ

اور یہہ نام اوس ترکیب کا ہی کہ اول کوئی اسم یا اسما بطور صفت یا تعریف کے
بیان کرین اور بعد اوسکے دوسرا اسم کہ جسکا مصداق وہی ہو جو پہلے اسم کا ہو تو
اوس پہلے اسم کو مبدل منہ کہتے ہین اور دوسرے اسم کو بدل جیسے مولانا فخر الدین
و مولانا نظام الدین اسمین مولانا جسکے معنی ہمارے سردار کے ہین بصورت
ترکیب اضافی مبدل منہ ہی اور فخر الدین اور نظام الدین جو اسم علم ہین یہہ اونکے

بدل ہین اور ظاہر ہو کہ مولانا کا مصداق اس عبارت مین اوسی ذات پر ہوتا ہی

جیسے کہ فخر الدین یا نظام الدین کا ہوتا ہی اور علی ہذا وہ اسما جو بطور القاب یا نعت

یا منقبت کے تحریر ہوا کرتے ہین اور بعد اونکے نام ممدوح کا مذکور ہوتا ہی وہ بھی

مبدل منہ ہوا کرتے ہین اور وہ نام بدل ہوتا ہی ٭

بدل کی چار قسمین ہین - ایک بدل کل - دوم بدل بعض - سوم بدل اشتمال

چہارم بدل غلط - بدل کل وہ ہی کہ کل مفہوم مبدل منہ کا مطابق کل مفہوم بدل

کے ہو جیسے اورنگزیب عالمگیر - یہان اورنگزیب اوسی شخص کی ذات پر

صادق آتا ہی جسپر عالمگیر صادق آتا ہی - اور بدل بعض وہ ہی کہ مصداق بدل جزو

مصداق مبدل منہ پر دلالت کرے جیسے بریدہ شد باغ میوہ او یہان باغ

مبدل منہ ہی اور میوہ جو جزو مصداق باغ ہی وہ اوسکا بدل واقع ہوا ہی - اور

بدل اشتمال وہ ہی کہ بدل مبدل منہ کی کسی شی متعلق کا مصداق ہو جیسے ترقی

گرفت ملک دولت او - یہان ملک مبدل منہ ہی اور دولت جو متعلق ملک ہی

ملک نے پائی یعنی اوسکی دولت نے ۱۲

وہ بدل ہی - اور بدل غلط وہ ہی کہ متکلم کوئی اسم بجاے دوسرے اسم کے غلطی سے

کہہ جاتے جیسے مشہد مرم نشیراز اس سے معلوم ہوا کہ مشہد مبدل منہ ہی اور شیراز

مشہد کو جاتا ہون نہین شیراز کو ۱۲

اوسکا بدل غلط لیکن اتفاق سے متکلم بجاے شیراز سبقت لسانی سے مشہد

کہہ گیا تھا اس سے لیئے اوسکو بدل غلط کہتے ہین ٭

از انجملہ ترکیب اسمیہ کی ایک وہ ترکیب ہی کہ جو اسم ایسے لفظ کے ساتھہ مرکب ہو

ف ۱ مفہوم یعنی مراد

ف ۲ مصداق و معنی باغ ہین ۱۲ یعنی میوہ اوسکا

ف ۳ کٹ گیا یعنی کٹ گیا ۱۲

سبقت لسانی اوسکو کہتے ہین کہ کہنے والا کوئی لفظ کہنا چاہتا ہو اور بجاے اوسکے جلدی سے اور کوئی لفظ منہہ سے نکلجاے ۱۲

کہ جو ہم معنی لفظ رنگ ہو جیسے سبز رنگ گلرنگ گلگون لالہ فام زرفام سیہ چردہ یعنی سیہ رنگ

از انجملہ ایک مرکب تمیزی ہی۔ مرکب تمیزی اوسے کہتے ہین کہ جو دو اسم جامد سے مرکب ہو اور ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام و شک کو رفع کرے اور یہہ ابہام بیشتر اعداد و کیل یعنی پیمانہ اور مقادیر مین ہوتا ہی جیسے دو درہم سہ اسپ چہار کس یک من شہد نیم تولہ نقرہ سہ ذرعہ کمخواب دو پیمانہ آب یک چمچہ دوغ ان مثالون مین اسم دو و سہ و چہار و یک من وغیرہ اسم ممیز و مبہم ہین اور درہم اور اسپ اور کس و شہد وغیرہ اونکی تمیز ہین ٭

از انجملہ ایک وہ مرکب ہی جو اسم اشارہ اور اسم مشار الیہ سے ترکیب پاوے جیسے این جہان اور آن زمان ٭

از انجملہ ایک وہ ترکیب اسم جامد ہی جو اوسی اسم کی تکرار سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے کوہ کوہ ہامون ہامون دریا دریا صحرا صحرا۔ یا وہی اسم جامد کسی اسم عدد سے ترکیب پاکر معنی کثرت کے دے جیسے یکسر یک عالم یا کسی اور اسم سے مثل کل یا تمام وغیرہ کے ترکیب پاکر فائدہ تاکید و حصر وغیرہ کا دے جیسے تمام لشکر آمد جملہ زر تقسیم شد کل زمین آباد شد ان جملون مین تمام و جملہ و کل الفاظ تاکید و حصر ہین اور لشکر اور زر اور زمین موکد ہین ٭

از انجملہ ایک ترکیب عطفی ہی۔ ترکیب عطفی وہ ہی کہ کئی چیزین بواسطہ حرف عطف جمع ہون جیسے زید و بکر و عمر را ملاقات کردم یا بواسطہ حرف تردید ایک کی تردید

جیسے زید یا بکر را چیزی داد م مثال اول مین تینون جمع ہین یعنی زید بکر عمر تینون
سے ملاقات ہوئی اور مثال ثانی مین تردید ہی یعنی اگر کوئی چیز زید کو دی ہی تو بکر کو نہین
دی اور اگر بکر کو دی ہی تو زید کو نہین دی - اور ترکیب اعدادی بھی داخل قسم ترکیب
عطفی کے ہی جیسے یازده [11] دوازده [12] بست و یک [21] وسی و دو [32] وغیره طریقہ اونکے
بنانیکا یہہ ہی کہ جب ایک اسم عدد دوسرے اسم عدد کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی تو
حرف عطف کو کبھی حذف کر دیتے ہین جیسے ہفده و چہارده و ہشتده اور کبھی
حرف از کو بجاے حرف عطف بڑھا دیتے ہین جیسے دوازده اور کبھی مطابق
حرکت ماقبل کے اوس الف از کو واو کے ساتھہ یا یا کے ساتھہ تبدیل کر کے
حرف یا حروف آخر کلمۂ اول کو حذف کر دیتے ہین جیسے نوزده [19] سیزده [13] شانزده [16] پانزده [15]
اور ہشتده بتبدیل لہجہ ہیزده کہتے ہین اور بعضے بنظر فصاحت شانزده اور پانزده مین
نون زیاده کر کے شانزده اور پانزده کہتے ہین اور ایک سے تا ده اور باقی سب تعین
دہائی کی مثلاً بست و سی و چہل و پنجاه و شصت و ہفتاد و ہشتاد و نود تا صد داخل
مفردات ہین اور بست سے اوپر بست و یک و سی و دو مین او عاطفہ مذکور ہوا کرتا ہی
اور ایک ترکیب اتصالی ہی - ترکیب اتصالی اوسے کہتے ہین جو دو اسم متجانس
بواسطہ حرف اتصال کے بلکہ کلمۂ واحد کے حکم مین ہو جائین جیسے لبالب و شباشب
نوع بنوع تازه بتازه رنگارنگ اور ایک ترکیب امتزاجی ہی ترکیب امتزاجی اوسے کہتے
ہین جو دو اسم ملکر نام کسی شی یا آدمی کا بنجائین جیسے شمس الدین بدر الدین اور ایک

ترکیب [۱۳] نسبتی یا تشبیہی ہے جیسے سرقامت خورشید لقا ماہرو بیضا ضیا یعنی قامت
ہمچو سرو لقا ہمچو خورشید رو ہمچو ماہ ضیا ہمچو بیضا ایسے مرکبات مین اسم دوم کو
مشبہ اور اسم اول کو مشبہ بہ کہتے ہین اور لفظ تشبیہ یعنی ہمچو محذوف ہوتا ہے دوسرے
وہ مرکبات غیر مفید ہین جو ترکیب فعل و حروف سے حاصل ہون جیسے دانا و بینا و صیغہ
امر دان اور بین سے زیادتی حرف الف کے مرکب ہوئے ہین اور ایسی ترکیب کو
ترکیب فاعلی کہتے ہین — تیسرے وہ مرکبات غیر مفید ہین جو اسم و حرف سے
حاصل ہون اور اونکی بہت اقسام ہین — اول ان مین سے وہ مرکبات ہین جو فائدہ
معنی فاعلیت کا دیتے ہین جیسے آہنگر جو اسم آہن اور ملنے حرف گر سے فائدہ
معنی فاعلیت کا دیتا ہے اور علی ہذا ستمگار جو اسم ستم اور حرف گار سے ملکر معنی فاعلیت
کے دیتا ہے دوم وہ کہ جو فائدہ معنی نسبت کا دیتے ہین جیسے زرین سیمین ہندی
کابلی خدایگان کردگان یگان دوگان مغاک ماہانہ سالانہ ان مثالون مین ایک اسم ہے اور ایک
حرف جیسے زرین مین ین ہندی مین ی خدایگان مین گان مغاک مین ک
سالانہ مین انہ پس یہہ اسما ان حروف سے ملکر فائدہ نسبت کا دیتے ہین سوم وہ
جو فائدہ لیاقت و سزاواری کا دیتے ہین جیسے دادنی و کشتنی شاہوار بمعنی
لائق دینے اور لائق مارڈالنے اور لائق شاہ کے یہہ مرکبات دراصل مصدر
دادن اور کشتن سے بعد اضافہ حرف یاے معروف کے بنے ہین اور شاہوار
لفظ شاہ اور وار حرف تشبیہ سے بنا ہے — چہارم وہ جو فائدہ تشبیہ کا دین اور حرف

تشبیہ مع مثال کے بیان کیے جاتے ہیں جیسے مان حرف تشبیہ سے لفظ
آسمان بنا اور سان سے شیرسان اور وان سے پہلوان اور آسا سے ہما آسا
اور ویس سے حوروس اور وش سے حوروش اور فش سے ماہ فش اور وار سے
پریوار اور وند سے پولاد وند اور آوند سے خویشاوند۔ پنجم وہ جو فائدہ محافظت
اور نگہبانی کا دیتے ہین جیسے ساربان اور دربان فیلبان ۔ چنانچہ ان مثالون مین
حرف بان نے اسم کے ساتھ ترکیب پاکر فائدہ محافظت کا دیا ہی ششم وہ جو فائدہ
خداوندی اور صاحبی کا دیتے ہین جیسے خردمند اور ہوشمند دانشور گنجور ظاہر ہی
کہ ان مثالون مین ایک ایک اسم ہی جو حروف مند اور ور کے ساتھ ترکیب پاکے
فائدہ صاحبیت یا مالکیت کا دیتا ہی ۔ ہفتم وہ جو فائدہ مشارکت کا دیتے ہین جیسے
ہمراہ ہمدل ہمراز ان مثالون مین حرف ہم اسم کے ساتھ ملکر فائدہ مشارکت کا
دیتا ہی ہشتم وہ جو فائدہ تصغیر کا دیتے ہین جیسے طفلک دخترک باغچہ دیگچہ مشکیزہ
دوشیزہ مشکیزہ اصل مین مشکیچہ تھا جیم فارسی کو زائے معجمہ سے بدل لیا ہی نہم وہ مرکب
جو حروف اتصافی سے ملکر فائدہ اتصاف یعنی صفت کا دیتے ہین جیسے تاک سے
خوابناک آگین سے طرب آگین گین سے شرمگین سار سے شرمسار ۔ سے سوارہ
دہم وہ جو حروف ظرفیت سے ملکر فائدہ ظرفیت کا دیتے ہین جیسے سار سے
کہسار کوہسار لاخ سے سنگلاخ زار سے گلزار ستان سے گلستان بوستان
دان سے نمکدان ناندان کدہ سے میکدہ بار سے دریبار رود بار مان سے خانمان

دو وہاں وند سے آوند۔ یہہ دس اقسام اوس مرکب غیر مفید کی ہین جو اسم اور حرف
سے ترکیب پاتا ہی۔ ازانجملہ ایک ترکیب استثنائی ہی اور یہہ وہ ترکیب ہی کہ ایک مجموعہ
مین سے کوئی چیز نکالی جاوے تو اوس مجموعہ کو مستثنیٰ منہ اور اوس چیز کو مستثنیٰ کہتے
ہین اور مستثنیٰ بعد لفظ استثنا کے واقع ہوتا ہی اور ہمیشہ مستثنیٰ حکم مستثنیٰ منہ مین داخل ہی
اور لفظ استثنا فارسی مین مگر اور جز وا اور الا وغیرہ ہی جیسے ہمہ قوم آمد الا زید قوم مستثنیٰ منہ
ہی زید اوسمین داخل تھا مگر اب لفظ الا سے مستثنیٰ ہوا ایس معلوم ہوا کہ ساری قوم سے
ملاقات ہوئی مگر زید سے کہ اوس قوم مین داخل تھا ملاقات نہوئی ترکیب یہہ ہی آمد فعل ہمہ قوم
مستثنیٰ منہ۔ الا حرف استثنا۔ زید مستثنیٰ۔ مستثنیٰ امستثنیٰ منہ سے ملکر فاعل ہوا فعل فاعل سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا ۱۲

استثنا کی دو قسمین ہین ایک استثنائے متصل دوم استثنائے منفصل۔ استثنائے متصل
اوسے کہتے ہین کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس مین سے ہو جیسے قوم آمد مگر زید یہان
معلوم ہوتا ہی کہ زید اوسی قوم کا ایک شخص ہی اور استثنائے منفصل اوسے کہتے ہین کہ
مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی قسم مین داخل نہو جیسے کہین کہ بادشاہ خلعت فرمود مگر جاگیر تو معلوم
ہوا کہ خلعت جاگیر کا ہمجنس نہین ہی۔ اور اقسام غیر مفید مین سے ایک وہ مرکب ہی جو اسم
یا اسمائے فعل کے ساتھہ مرکب ہوا اور یہہ مرکب اکثر فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی جیسے
سنگتراش گلچین روزنامچہ نویس۔ قاعدہ یہہ ہی کہ جب اسم جامد امر حاضر کے ساتھہ
ترکیب پاتا ہی تب تو کبھی فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی اور کبھی مفعولیت کا دیتا ہی جیسے

دلپذیر اور کبھی مصدر کا دیتا ہی جیسے قدمبوس بمعنی قدمبوسی اور کبھی فائدہ اسم آلہ کا دیتا ہی
جیسے قطزن قط گیر جاروب یا دکش اور کبھی ظرف کا دیتا ہی جیسے تیرانداز یہہ سب مرکبات
داخل قسم مفرد ہین اور کلام غیر مفید مرکب اوسے کہتے ہین کہ جو کبھی کلام غیر مفید بسیط
سے مرکب ہوا ہو جیسے ترکیب اضافی اور توصیفی سے مثلاً اسپ مشکین شاہ اور علی ہذا دو یا
یا زیادہ مرکب غیر مفید بسیط سے بنا ہو جیسے پسر زید سلیم الطبع مراد خان یہان تین ترکیبین قصہ
ہین یعنی بعد ترکیب اضافی و وصفی مبدل منہ و بدل ہی اور قاتل عدو تیز خنجر بکف بیان بعد ترکیب
وصفی کے حال و ذوالحال زید پسر رستم انجمہ مرد کارست دغول سواران زمان یا زگشتی بحر او
شادان و فرحان بسیر رفت بعد ترکیب وصفی و اضافی کے موصول صلہ ظرف مکانی و زمانی
مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ و حال و ذوالحال و مرکب عطفی ہی ۞

یہانتک بیان اون مرکبات غیر مفید کا ہوا جو خود بلا تعلق دیگرے صلاحیت فاعل یا
مفعول یا مبتدا یا خبر وغیرہ ہونیکی رکھتے ہین لیکن ایک مرکب غیر مفید وہ ہین جو خود صلاحیت
فاعل وغیرہ ہونیکی نہین رکھتے لیکن اسم فاعل یا مفعول مصدر کے ساتھہ متعلق ہوکر
اس قسم کی صلاحیت پیدا کر لیتے ہین اور بیشتر فعل کے ساتھہ متعلق ہوکر فائدہ ظرفیت
یا آلیت یا اتصال وغیرہ کا دیتے ہین چنانچہ ایسے مرکبات کو عربی مین جار مجرور کہتے ہین ۞
واضح ہو کہ جسطرح سے عربی مین حروف جارہ اسما پر آتے ہین اور اونکو جار اور اسما کو
مجرور کہتے ہین اسیطرح اونکے ترجمہ کو فارسی مین حروف جارہ کہتے ہین اور حروف جارہ
بارہ ہین برائے بہر پی بمعنی برائے اور ان تینون پر از زائدہ بھی آتا ہی جیسے از برای خدا

وارہبر خدا وانزبی تو جزا اس لفظ پر کبھی باے موحدہ زائدہ بھی آتی ہے جیسے
بمجرمن — چو و چون کہ بمعنی تشبیہ ہے باے موحدہ در واندر براز تا یا
را بمعنی براے اور جار مجرور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق ہوتا ہے اور شبہ فعل
اسم مصدر یا اسم فاعل یا اسم مفعول کا نام ہے جیسے آدم برہی تو ندیدم جز تو نظر کردم
درکاری و زید نویسندہ ہست بقلم خود و زید در خانہ ہست آدم فعل با فاعل و برای جار
و تو مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا ہوا فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا
اور ترکیب نظر کردم درکاری کی یہہ ہے کہ کردم فعل با فاعل نظر مفعول در جار کاری
مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا ہوا فعل فاعل و مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا
اور ترکیب زید نویسندہ ہست بقلم خود کی یہہ ہے کہ زید مبتدا اور نویسندہ خبر است
حرف ربط نشان جملہ اسمیہ با جار قلم مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق شبہ فعل یعنی
نویسندہ کا ہوا ابتدا خبر و متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا ؛

واضح ہو کہ جار مجرور سے ملکر ہمیشہ سواے متعلق ہونیکے لیاقت فاعل
یا مفعول یا خبر یا مبتدا ہونیکی نہیں رکھتا اور جہان کوئی فعل یا شبہ فعل موجود نہو وہان
فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے جیسے زید در خانہ ہست زید مبتدا در جار خانہ مجرور
جار مجرور سے ملکر متعلق موجود شبہ فعل محذوف کا ہوا اور است حرف ربط جار مجرور
متعلق موجود کے ہوکر خبر مبتدا کی ہوا مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا اور جار و مجرور جس
فعل سے متعلق ہوتا ہے ہمیشہ اوس جار و مجرور و فعل کے معنی باہم مربوط ہوتے ہیں لہذا اگر

فعل یا شبہ فعل ظاہر مین موجود نہون یا موجود ہون مگر معنی جار و مجرور کے اوس سے بودا نہو سکین
تو اسصورت مین دوسرا فعل یا شبہ فعل تلاش کرنا ضرور ہوتا ہی اور مخفی نرہے کہ کبھی چو اور چون متضمن
معنی مین آتا ہی اور مثل اسم کے مضاف ہوکر خبر واقع ہوتا ہی اور اسصورت مین حرف جار مین نہین شمار کیا جاتا
جیسے زید چون شیر است ❊

یہانتک بیان مرکب غیر مفید کا ہوا اور اب یہان سے بیان مرکب مفید جملہ کا کیا جاتا ہی
اور چونکہ ترکیب جملہ کی یا دو اسمون سے ہوا کرتی ہی یا ایک اسم اور ایک فعل سے جیسا کہ اوپر بیان کو ہو چکا
ہی اس لیئے قبل از بیان جملہ و مرکب مفید بیان فعل اور فاعل و مفعول وغیرہ کا کیا جاتا ہی ❊

## بیان فعل

جو کلمہ صلاحیت مسند ہونیکی رکھے اور معنی مستقل پر دلالت کرے اور تین زمانون
مین سے کوئی زمانہ اوسکے ساتھہ پایا جاوے اوسے فعل کہتے ہین اور فعل باعتبار اقتضای
فاعل و مفعول دو قسم کا ہوتا ہی ایک لازمی دوم متعدی لازمی وہ ہی کہ تنہا فاعل سے تمام ہو جاے
اور مفعول کا محتاج نہو جیسے من رفتم و او آمد و زید نشست و خالد برخاست ان مثالون مین
من اور او اور زید اور خالد مسند الیہ یعنی فاعل ہین اور رفتم اور آمد اور نشست
فعل لازمی مسند ہین یعنی بدون مفعول کے صرف فاعل سے تمام ہو جاتے ہین ۔ اور متعدی
اوس فعل کو کہتے ہین کہ فاعل سے گذر کر مفعول تک پونہچے جیسے گفتم ترا گفتم فعل
با فاعل ہی اور ترا مفعول بہ ہی نزد زید عمر را زد فعل زید فاعل عمر مفعول بہ را علامت
مفعول ۔ اور یہہ بات صرف فعل متعدی معروف مین ہوتی ہی اور فعل مجہول مین فاعل نا معلوم

ہوتا ہی اور مفعول بہ فاعل کا قائم مقام ہوکر فعل کا مسند الیہ ہوجاتا ہی اور اسی باعث
فاعل کی ضمیر متصل بھی اوسکے واسطے آتی ہی جیسے من گفته شدم (مین کہا گیا ۱۲) و تو خوانده شدی (تو بلایا گیا ۱۲)
و طعام خورده شد (کھانا کھایا گیا ۱۲) و سخن گفته شد (بات کہی گئی ۱۲) عربی مین اسی مفعول کو جو فاعل کے قائم مقام ہوجاتا
ہی مفعول ما لم یسم فاعلہ کہتے ہین اور علامت بھی وسیر فاعل کی ہوتی ہی

فعل متعدی معروف بھی آتا ہی اور مجہول بھی اور فعل لازمی صرف معروف آتا ہی
مجہول نہین آتا اور فعل متعدی کبھی ایک مفعول کو چاہتا ہی جیسے مثال اسکی اوپر گذری
اور کبھی دو مفعول کو جیسے فقیر را زر دادم (دیا مین نے فقیر کو زر ۱۲) اور جب فعل متعدی بیک مفعول مجہول
بنایا جاوے تو مفعول مسند الیہ ہوجاتا ہی اور فعل مجہول مسند جیسے زید گفته شد (زید کہا گیا ۱۲) زید
مسند الیہ ہی اور گفته شد مسند۔ اور جب فعل متعدی بدو مفعول مجہول بنایا جاتا ہی تو ایسی
صورت مین ایک مفعول اون دو مفعولون مین سے جو قابل اسناد ہوتا ہی وہ مسند الیہ اور
دوسرا مفعول متمم فعل مسند یہ تصور کیا جاتا ہی جیسے فقیر زر داده شد (فقیر کو زر دیا گیا ۱۲) یہان فقیر مسند
الیہ ہی اور زر داده شد مسند ہی۔ متعدی بدو مفعول سے مراد یہہ ہی کہ معنی فعل کے
بغیر ملنے دونون مفعولون کے تمام نہوون۔ اور قاعدہ شناخت افعال متعدی بیک مفعول
و دو مفعول کا یہہ ہی کہ جو افعال جوارح ہین وہ صرف ایک مفعول کو چاہتے ہین اور جو
افعال عطا و نطق و فہم و جعل ہین وہ ضرورت دو مفعول کی رکھتے ہین اور افعال جوارح
وہ ہین کہ اعضاے بدن سے تعلق رکھتے ہین جیسے بستن اور زدن اور نوشتن
و خوردن و شنیدن وغیرہ۔ اور افعال عطا وہ ہین کہ افادت و افاضت یعنی فائدہ دو

سے علاقہ رکھتے ہین جیسے دادن و بخشیدن وآموختن اور افعال نطق اون کو
کہتے ہین کہ جو کہنے اور فہمایش کرنے سے تعلق رکھتے ہین جیسے گفتن و خواندن و شمردن
اور افعال فہم وہ ہین کہ جو علم و ادراک سے علاقہ رکھتے ہین جیسے دانستن و انگاشتن
و فہمیدن و شمردن ۔ افعال جعل وہ ہین کہ جو صنعت و تغیر اور تبدیل سے علاقہ رکھتے
ہین جیسے ساختن کردن نمودن اور گردانیدن اور کبھی وہ فعل جو دو مفعول
چاہتے ہین ایک مفعول پر بھی اکتفا کرتے ہین جیسے خطا کردم ۔ اور بعض افعال
متعدی تین مفعول کی خواہش رکھتے ہین جیسے آگاہانیدم زید را عمر را نادان اور بعض
(ترجمہ) مین نے زید کو عمر کی حالت سے مطلع کیا نمبر
مصدر ایسے بھی ہین کہ لازمی اور متعدی دونون طرح پر مستعمل ہوتے ہین جیسے
اور تفصیل اس قسم کے مصدرونکی باب صرف مین گذری اور منجملہ اقسام فعل کے ایک قسم
کے وہ افعال لازمی ناقصہ ہوتے ہین کہ نہ خواہش فاعل رکھتے ہین نہ مفعول بلکہ
بجاے فاعل کے اسم اور بجاے مفعول خبر کو چاہتے ہین جیسے بودن و شدن
اور انھین کے معنیون مین گشتن و گردیدن ہین اور ہست و نیست بھی افعال ناقصہ
مین سے ہین ۔ اور جو لوگ وجود جملہ اسمیہ کے زبان فارسی مین قائل ہین وہ ہست کو
حرف ربط یا بین مبتدا و خبر کے کہتے ہین اور ہست در اصل افعال تامہ مین سے ہے
یعنی اسم و خبر کو نہین چاہتا مگر جب کبھی ہست فعل ناقص کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے
تو وہ بھی فعل ناقص کہلاتا ہے جیسے زید توانگر شد و زید توانگر گشت و زید توانگر گردید
و زید توانگر ہست و زید دانا بود و زید دانا ہست و زید دانا نیست ان سب مثالون مین

زید اسم ہی اور تو انگرا اور دانا خبر۔ اور شد اور گشت اور گردید اور است اور بود اور
ہست اور نیست افعال ناقصہ ہین اور سب فعلونکی طرح ہست و نیست اور است کے بھی چھ چھ
صیغہ مستعمل ہین مثال ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیم نیست نیستند نیستی
نیستید نیستم نیستیم است اند اى اید ام ایم ؛

# بیان فاعل

تعریف فاعل کی بموجب بیان نحو کے یہہ ہی کہ جس سے فعل صادر ہو یا
اوسکی ذات سے قائم ہو یعنی فعل کے صدور یا قیام کی نسبت اوسکی طرف لیجائے
اور کہا جائے کہ فعل اوسکی ذات سے قائم ہی یا اوس سے صادر ہوا ہی اور اسناد فعل کے
یہی معنی ہین ؛

فاعل اور اسم فاعل مین فرق یہہ ہی کہ فاعل مسند الیہ یا محکوم علیہ فعل کا ہوتا ہی
اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہی جو ہر فاعل فعل پر اوس مصدر کے جس سے وہ اسم فاعل
مشتق ہوا ہی دلالت کرے مثلاً زید آمد و عمر خواہد آمد و بکر نیز آید ان مثالون مین زید
و عمر و بکر تینون فاعل ہین کیونکہ فعل آمدن کا اونکی ذات سے قائم ہی اور آمدن کی اسناد
اونکی طرف ثابت و متحقق ہی اور اسم فاعل اوس فعل کا کہ لفظ آیندہ ہی ان افعال کے
ہر ایک فاعل یعنی زید و عمر و بکر پر برابر صادق آتا ہی خود لفظ آیندہ فاعل ان
افعال کا نہین ہی فارسی مین فاعل کی کوئی علامت ظاہری نہین کہ صرف اقتضائے مقام
اور معنی عبارت اور ترکیب نحوی سے دریافت ہو جاتا ہی۔ اور فاعل کبھی فعل سے مقدم

آتا ہی اور کبھی مؤخر۔ اور کبھی فاعل اپنے فعل سے فاصلہ پر واقع ہوتا ہی اور کبھی بلا فاصلہ متصل ہی
مثلاً زید آمد اس مثال میں فاعل مقدم متصل ہی اور زد زید بکر را اس مثال میں فاعل مؤخر
اور مثال فاعل مقدم بفاصلہ کی یہہ ہی سعدی ﷺ این مجیرم بر گناہ انگیختند بخت نا دره جام
و عقل نا تمام ۔ مثال فاعل مؤخر بفاصلہ عرفی حمار ستی خود العمرہ تو فروخت و گرماند
متاعیش در دکان کس ۔ ہر فعل میں کوئی ضمیر مستتر یا بارز ضرور ہوتی ہی اگر فاعل فعل کے بعد
متصل واقع ہو تو ضرورت ضمیر کی نہیں ہی باقی تینون صورتون میں ہمیشہ ضمیر قائم مقام فاعل
ہو کر مرجع اسکا مسند الیہ حقیقی فعل کو دکہاتا ہی چنانچہ آخر کی دونون مثالون سے یہہ بات ظاہر ہی اور اخیر کی مثال
مین فاعل بعد فعل کے بفاصلہ واقع ہوا ہی اور ایسا قلیل از ذکر عربی میں جائز نہیں اور فارسی میں اکثر ہوتا ہی

## بیان مفعول

مفعول چار قسم کا ہوتا ہی مفعول بہ[۱] مفعول مطلق[۲] مفعول فیہ[۳] مفعول لہ[۴]

مفعول بہ وہ ہی جسپر فعل فاعل کا واقع ہو جیسے زد زید عمر را داد زید بکر را و زید طعام خورد
ان مثالون میں عمر اور بکر اور طعام مفعول بہ ہیں کیونکہ اونپر فعل واقع ہوا اور را علامت
مفعول بہ کی ہی لیکن اکثر مفعول بہ بلا علامت آتا ہی اور مثل فاعل کبھی فعل سے مقدم
آتا ہی اور کبھی مؤخر اور یہ اقتضاے مقام اور ترکیب نحوی سے فاعل و مفعول میں تمیز حاصل ہوتی ہی
اور جہان مفعول بہ انسان ہوتا ہی وہان را اکثر آتا ہی چنانچہ اوپر کی مثالون سے ظاہر ہی منادی
اور مندوب اور تحذیر میں فعل مفعول بہ کا ہمیشہ محذوف ہوتا ہی جیسے ای زید و دریغا زید
یہان حرف ندا اور ندبہ یعنی ای اور الف دریغا بجاے میخوانم و میگریم فعل محذوف کے ہیں اور منادی

اور منصوب اونکے مفعول بہ ہیں اور بیان حرف ندا اور ندبہ کا باب حرف میں مفصل بیان

ہو چکا۔ تحذیر کے معنی لغت میں ترسانیدن یعنی ڈرانیکے ہیں اور اصطلاح میں اوس کلمہ کا

نام ہے کہ مخاطب کو ڈرانے اور ہوشیار کرنے کیواسطے مکرر کہا جاوے مثلاً دزد دزد یا مار مار

یعنی چور چور یا سانپ سانپ معنی اسکے یہ ہے کہ بپاکن نفس خود را از دزد و از مار

و یا ز یہاں فعل مع فاعل محذوف ہے اور مکرر لانا اسم تحذیر کا یہی دلیل اسکی ہے کہ فعل مع مفعول کے

مع فاعل محذوف ہے

## بیان مفعول مطلق

جو مصدر یا حاصل مصدر یا مرادف اوس مصدر کا کہ بجائے مفعول اپنے فعل کے

واقع ہو اوسکا نام مفعول مطلق ہے اور مفعول مطلق سے فائدہ تاکید اور بیان نوع اور

وضع فاعل کا حاصل ہوتا ہے مثلاً نشستم نشستِ علما یعنی بیٹھا میں بیٹھنا علما کا

یا نشست علما کی یعنی عالموں کی وضع بیٹھا اور کبھی واسطے شمار کے آتا ہے جیسے نشستم

نشستے یعنی بیٹھا میں ایک نشست یہاں نشست بمعنی نشستن سے ہے

ہی ضربی بر انبر یعنی ایک چوٹ مار کے یہاں ضرب بمعنی زدن کے ہے وہ مفعول مطلق واقع ہوا ہے

## بیان مفعول فیہ

جس میں شی واقع ہو اوسکا نام مفعول فیہ ہے اور مفعول فیہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک

مکانی اور دوسرا زمانی اور اکثر مفعول فیہ کے اول میں در یا بر آتا ہے یا بے موحدہ

یعنی در یا بر کے آتی ہے مثلاً در شب بر تخت خفتم و وقت مغرب بازار رفتم اور کبھی

مفعول فیہ پر حروف مذکور نہیں آتے ہیں مثلاً شب کجا بودی اور مفعول فیہ کو ظرف زمانی یا ظرف مکانی بھی کہتے ہیں بعضون کے نزدیک اس مقام پر اتنا اختلاف ہے کہ جس مفعول فیہ کے اول حروف در یا بر وغیرہ آتے ہیں اونکو جار مجرور کر کے متعلق فعل وغیرہ کر دیتے ہیں اور لفظ مفعول فیہ کا اوسپر اطلاق نہیں کرتے اور جس مفعول فیہ کے اول کوئی حرف حروف مذکورہ سے نہیں آتا اوسکو مفعول فیہ کہتے ہیں ÷

## بیان مفعول لہ

جو شی فعل کی علت اور سبب واقع ہوا سے مفعول لہ کہتے ہیں جیسے تادیبا این طفل را زدم زید بخبر انعام داد۔ اور فارسی مین علامت مفعول لہ کی یہہ ہے کہ اوسکے قبل معنی برای یا بجہت یا بسبب یا بنابر وغیرہ کے مفہوم ہون ÷

## بیان جملہ تامہ یا مرکب مفید

جملہ تامہ کی حسب بیان بالا کے دو قسمین ہین ایک جملہ تام بسیط دوم جملہ تام مرکب جملہ تام بسیط مین کم سے کم دو کلمہ کا ہونا ضرور ہی اور اوسکے اجزا مین ایک علاقہ ہوتا ہے کہ بدون اوس علاقہ کے مطلب سمجھ مین نہین آتا اوسی علاقہ کا نام نسبت حکمیہ ہے اور یہہ نسبت حکمیہ صرف دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل مین پائی جاتی ہے اسلیے اسم مسند الیہ اور مسند بہ دونون ہو سکتا ہی اور فعل صرف مسند بہ ہوتا ہی مسند الیہ نہین ہو سکتا اور حرف نہ مسند الیہ ہو سکتا ہی نہ مسند بہ ÷

اور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل کا متعلق ہوتا ہی مثلاً زید عادل است یہان زید مسند الیہ

یا محکوم علیہ یا مبتدا ہی اور عادل جسکی نسبت زید سے کیگئی ہی مسند بہ یا محکوم بہ یعنی خبر ہی اور ہست حرف رابطہ ہی اس مثال مین دو اسمون سے جملہ مرکب ہوا ہی اور یہان اسم اور فعل سے جملہ بنا کرتا ہی اوسکی مثال یہہ ہی کہ زید آمد اسمین زید مسند الیہ یا فاعل ہی اور آمد فعل ماضی مسند ہی اور یہان نسبت آنے کی جو زید کیطرف ہی اوسکا نام نسبت حکمیہ ہی اور کبھی دونون جز جملہ فعلیہ کے مذکور ہوتے ہین اور کبھی ایک جز مذکور ہوتا ہی اور ایک مستتر۔ اسم مستتر کی مثال جیسے بیا اور تقدیر فعل کی مثال جیسے ای زید (بیا) امر حاضر اوسمین ضمیر حاضر یعنی لفظاً تو پوشیدہ ہی وہی ضمیر مستتر فعل مذکور کی مسند الیہ ہی اور دوسری مثال مین ای حرف ندا میخواہم کا قائم مقام ہی یہان فعل مسند بہ پوشیدہ ہی اور اس مسند بہ اور محکوم بہ کو مختصر کرکے صرف مسند و محکوم کہتے ہین جملہ کی دو قسمین ہین ایک جملہ فعلیہ دوم جملہ اسمیہ جملہ فعلیہ اوسے کہتے ہین جو فعل اور فاعل سے ملکر جملہ تمام ہو اور جملہ اسمیہ اوسے کہتے ہین جو مبتدا اور خبر سے ملکر جملہ تمام ہو۔

## بیان جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ ہی کہ فعل اور اسم سے ترکیب پاوے جب فعل لازم ہو تو فعل فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ تمام ہوجاتا ہی جیسے زید آمد و خالد رفت اور جب فعل متعدی ہو تو فاعل اور مفعول کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہوتا ہی مثلاً زد زید عمر را جس جملہ مین فعل ماضی یا حال یا استقبال ہو اوسکو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہین اور جملہ خبریہ وہ ہی جس مین احتمال صدق اور کذب کا ہو اور اگر فعل امر یا نہی ہو اوسکو جملہ انشائیہ کہتے ہین مثلاً بیا و میا و مکن

این کار را و مزن زید را بیا او سیا فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہین اور فاعل اونکا
ضمیر مقدر یعنی تو ہی اور مکن بھی فعل با فاعل ہی اور این کار مرکب غیر مفید مفعول کن ہی
اور اسی طرح زید مفعول فعل مزن ہی اور را علامت مفعول ہے اول کی دونون مثالون مین
فعل اپنے فاعل سے ملکر اور آخر کی مثالون مین فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا
جہان قرینہ موجود ہو جملہ فعلیہ کا فعل حذف بھی ہو جاتا ہی مثلاً کسی نے پوچھا
کہ آمد اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ زید یعنی زید آمدہ است فعل آمدہ است
یہان محذوف ہی اور کہین بقرینہ سوال فعل و فاعل دونون حذف کیے جاتے
مثلاً کسی نے پوچھا زید کرا زد اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ بکر را یہان
زد زید فعل مع فاعل کے محذوف ہی اور کہین تمام جملہ محذوف ہوتا ہی مثلاً شروع
میکنم این کتاب را محذوف ہی اس مصرع مین (بنام جہاندار جان آفرین) کے سرے
بسبب پائے جانے قرینہ باب ابتدا کے یا مثلاً کسی نے پوچھا کتاب آوردہ
اور مخاطب نے اوسکے جواب مین کہا آری یعنی بیاوردہ ام اور منادی مین بھی
فعل اور فاعل دونون محذوف ہوتے ہین اور جملہ ندائیہ کے بعد ایک اور جملہ کا ہونا
ضرور ہی جو جواب واقع ہو مثلاً ای زید بیا و رحیما رحم کن ای حرف ندا زید منادی
حرف ندا منادی سے ملکر قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہوا بیا فعل امر مع فاعل فعل فاعل
سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا کا ہوا۔ جملہ قسمیہ کا بھی کبھی فعل مع فاعل محذوف ہوتا ہی
مثلاً بخدا یعنی قسم میخورم بخدا اس جملہ کیواسطے بھی ایک اور جملہ کا ہونا ضرور ہی جو جواب

قسم کہلاتا ہی مثلاً بخدا چنین جو اہم کرد یعنی قسم میخورم بخدا کہ چنین جو اہم کرد
اللہ کی قسم ایسا کرونگا
ترکیب با جار لفظ خدا مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل محذوف یعنی قسم میخورم کا ہوا
فعل محذوف اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ خواہم کرد فعل مع فاعل ۔
چنین مفعول ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم کا ہوا قسم اپنے
جواب سے ملکر جملہ قسمیہ ہوا۔ جملۂ شرطیہ بھی بدون دو جملون کے تمام نہین ہوتا جنمین
پہلے جملے کا نام شرط ہوتا ہی اور دوسرے کا جزا مثلاً اگر رفتی جان بسلامت بردی
اگر تو گیا سلامتی سے جان بچا لیگا
ترکیب ۔ اگر حرف شرط رفتی فعل مع فاعل ۔ فعل اپنے فاعل اور حرف شرط سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوا۔ جان مفعول مقدم با جار سلامت مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق
ہوا فعل بردی کا فعل اپنے فاعل و مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوا شرط
اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ بعض وقت جزا محذوف ہوتی ہی مثلاً شعر مرا خود
عرصۂ اندیشہ تنگست ۞ تر اگر با قضا یارای جنگست ۞ یہان جزا یعنی جنگ بکن محذوف ہی

# بیان جملہ اسمیہ

جو لوگ کہ وجود جملۂ اسمیہ کے فارسی مین قائل ہین وے کہتے ہین کہ جملۂ اسمیہ دو اسم سے
بنتا ہی جن مین باہم اسناد ہوتی ہی اور کبھی حرف ربط اوسمین مذکور ہوتا ہی اور کبھی مستتر اور مین
اوس اسم کو جسکی طرف اسناد عائد کیجاتی ہی اوسے مسند الیہ یا مبتدا کہتے ہین اور دوسرے
اسم کو جو اسم اول کی طرف اسناد کیا جاتا ہی خبر یا مسند ۔ الغرض مسند الیہ کو مبتدا کہتے ہین اور مسند کو
خبر۔ جملۂ اسمیہ مین ہمیشہ کوئی حرف ربط مذکور یا محذوف ضرور ہوا کرتا ہی اور وحدت و جمعیت

رابطہ کی بقید حاضر و غائب و متکلم مطابق مبتدا کے ہوتی ہی اور جملہ اسمیہ بھی داخل قسم جملہ خبریہ کے ہی مثلاً زید فاضلست و بکر جاہل (ترکیب) زید مسند الیہ یعنی مبتدا ہی جسپر حکم فاضل ہونیکا کیا گیا ہی اور فاضل مسند بہ یعنی خبر ہی جو زید کیطرف منسوب ہی اور است حرف رابطہ ہی جو اوس نسبت حکمیہ کا اظہار کرتا ہی مبتدا اپنی خبر سے مع حرف ربط ملکر جملہ اسمیہ ہوا اور یہی ترکیب بکر جاہل کی ہی لیکن یہان لفظ است کہ حرف ربط ہی جملہ اول کے قرینہ سے محذوف ہی اور دوسرا جملہ جملہ معطوفہ ہی کبھی جملہ فعلیہ بھی خبر واقع ہوتا ہی جیسے زید دیدم پدرش را زید مبتدا ہی دیدم فعل مع فاعل اور پدرش ترکیب اضافی
زید دیکھے باپ اوسکو مین نے دیکھا ۱۲
مفعول را علامت مفعول فعل فاعل و مفعول اور علامت مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا جب جملہ اسمیہ خبر واقع ہو تو اوسمین ایک ضمیر مبتدا کیطرف راجع ہونی چاہیئے جیسے جملہ مرقومہ بالا مین ضمیر شین کی زید کیطرف راجع ہی مبتدا اور ضمیر جملہ خبریہ مین مثل حرف رابطہ وحدت و کثرت و غیبت و خطاب وغیرہ مین مطابقت شرط ہی مثلاً خدا رحم میکند و جوانان عاقل عمل نیک میکنند و تو عمل نیک میکنی
خدا رحم کرتا ہی ۱۲
شما عمل نیک میکنید و من عمل نیک میکنم و ما عمل نیک میکنیم ❊

جس طرح جملہ فعلیہ مین کبھی فعل اور کبھی فاعل اور کاہے دونون فعل اور فاعل بدلالت قرینہ حذف ہوجاتے ہین اسیطرح جملہ اسمیہ مین بھی کبھی مبتدا اور کبھی خبر محذوف ہوجاتی ہی مثلاً دزد یعنی اینست دزد یہان این مبتدا مع است حرف رابطہ محذوف ہی اور دزد خبر یا کسی نے کہا کہ زال پیر نیست اوسکے جواب مین کہا جائے کہ پیر سام
یہ چور ہی ۱۲ — زال اوسکا لڑکا ہی ۱۲

تو یہاں نال مبتدای محذوف ہی اور پسر سام ترکیب اضافی خبر اور است حرف الربط ہی
جملہ کی معنی کے اعتبار سے کئی قسمین ہین۔ اول مستانفہ کہ جواب سوال مقدر
مین واقع ہو۔ مثلاً علم خزینہ ایست مقفل دوم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل
علم ایک خزانہ ہی کہ جسپر قفل لگا ہی
کے بیچ مین آجاوے اور اوس مبتدا و خبر یا فعل و فاعل سے کچھہ علاقہ نہ رکھتا ہو
دوست من خدایش بیامرزد خوب بود یہان خدایش بیامرزد جملہ معترضہ ہی
میرا دوست خدا اوسکو بخشے اچھا تھا ۱۲
اور دوست من مبتدا اور خوب بود خبر کے درمیان مین واقع ہوا ہی سوم جملہ بیانیہ
جو بطور تفسیر اگلے کلام مجمل کے واقع ہو اور اوس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہی۔ اگر یہہ
جملہ اسم معین کی ذات کی تفسیر ہو تو مبتدا اوسکا محذوف ہوتا ہی مثلاً زید کہ بود
کجاست یعنی زید کہ او فاضلست کجاست کاف حرف بیان او فاضل خبر
کہان ہی ۱۲
او کی جو مبتدا ہے محذوف ہی اور است حرف الربط ہی پس مبتدای محذوف اپنی
خبر و حرف ربط سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر بیان ہوا زید اسم مبیّن کا مبیّن اپنے بیان سے
ملکر مبتدا ہوا اور کجا خبر اور است حرف ربط مبتدا اپنی خبر اور حرف الربط سے
ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ اور اگر یہہ جملہ بیانیہ اسم مبیّن کی ذات کا بیان نکرے بلکہ اوسکے
کسی متعلق کا بیان کرے تو حذف مبتدا کی ضرورت نہین ہوتی۔ جملہ بیانیہ مین صرف
ایک ضمیر مبتدا کی طرف عائد ہوتی کافی ہی۔

مثلاً دوست من طالب علمیست کہ کتابش خوبست (ترکیب) دوست مضاف
من مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ہوا اور طالب مضاف علم مضاف الیہ

مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا اور است حرف رابطہ لیکن درست در اصل مُبیّن تھا
اوسکے متعلق کی تفسیر کے لیئے جملہ مابعد کہ (کتابش خوب است) بطور بیان کے واقع
ہوا اور ترکیب اس جملہ مبینہ کی یہہ ہی۔ کتاب مضاف ضمیر شین مضاف الیہ کی جو طالب العلم
کی طرف راجع ہی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ہوا اور خوب خبر۔ است حرف
رابطہ ہی۔ واضح ہو کہ جس طرح جملہ مبینہ اسمیہ ہوا کرتا ہی اوسی طرح فعلیہ بھی ہوتا ہی جیسے
مصرع۔ شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت (ترکیب) کاف بیانیہ گفت فعل خسرو فاعل با
جار شیرویہ مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق فعل ہوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا این اسم اشارہ محذوف کا اسم اشارہ مبین اپنے بیان سے
ملکر مفعول ہوا فعل شنیدم کا فعل شنیدم اپنی ضمیر متصل سے جو فاعل ہی اور مفعول
سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ چہارم جملہ قسمیہ جیسے (بخدا کہ اے احباب آمدن تو احتراز کردن)
پنجم جملہ شرطیہ جیسے (فردا اگر می آئی اکرام خواہم کرد) اور مثالین اور بیان ان دونو کا
مفصل اوپر مذکور ہو گیا ہی ششم جملہ معللہ۔ جملہ معللہ اوسے کہتے ہین کہ جو علت یعنی سبب
کلام سابق کا واقع ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف دزدان بود اب یہان یہہ
جملہ کہ خوف دزدان بود علت کلام سابق یعنی واپس آمدم کی ہی ہفتم نتیجیہ اوس جملہ کو کہتے
ہین کہ جو نتیجہ کلام سابق کا واقع ہو جیسے عالم متغیر است و ہر متغیر حادث است پس
عالم حادث است یہہ جملہ نتیجیہ ہی۔ آٹھوین جملہ معطوفہ جملہ معطوفہ اوسے کہتے ہین کہ جو بواسطہ حرف
عطف کے جملہ اول پر معطوف ہو جیسے زید آمد و خالد رفت اسمین خالد رفت جملہ معطوفہ ہی ؞

مخفی نرہے کہ جسطرح سے فعل متعدی فاعل و مفعول دونوں کی خواہش رکھتا ہے اسی طرح افعال ناقصہ اسم و خبر کی خواہش رکھتے ہیں اور وہ اسم بجاے اوسکے فاعل کے ہوا کرتا ہے اور خبر بجاے مفعول کے جیسے شد زید عالم اس جگہہ شد فعل ناقص ہے اور زید اوسکا اسم اور عالم اوسکی خبر ہے پس شد فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

زبان فارسی مین فاعل کبھی فعل سے اول اور کبھی آخر بفاصلہ یا بیفاصلہ آتا ہے اور وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور و تکلم مین فعل کا فاعل کے ساتھہ اتحاد شرط ہے مگر جب غیر ذوی الروح فاعل واقع ہو تو اوسکے لیے کبھی فعل واحد لاتے ہیں اور کبھی جمع جیسے سخنہا درمیان آمد و سخنہا درمیان آمدند +

اور زبان فارسی مین تقدیم و تاخیر مرجع کا کچھہ لحاظ نہیں ہوتا بخلاف زبان عرب کے کہ وہان موخر لانا مرجع کا ممنوع ہے +

# باب چہارم خواص حروف تہجّی کے بیان مین

## الف

الف فارسی مین چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہی چنانچہ اقسام اوسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل مین لکھی جاتی ہین ✢

کثرت۔ جیسے بسا و خوشا شعر سعدی ؎ بسا پادشاہان سلطان نشان ✢ بسا پہلوانان کشور ستان ✢

مصدر۔ پہنا و درازا اور بعضون نے اس الف کو الف نسبتی بھی لکھا ہی ✢

اتصال۔ اور الف اتصال وہ ہی جو دو ہمجنس کلمون کے درمیان مین واسطے ملانے ہمدگر کے واقع ہو مثلاً شباشب و لبالب و روارو ✢ شعر

لبالب است ز خون جگر پیالۂ ما ✢ دم نخست چنین شد مگر حوالۂ ما ✢

قسم۔ حقا و تا شعر سعدی ؎ حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است ✢ رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت ✢

متکلم۔ معاذ او ملاذا ✢

زائد۔ اسم کے ساتھ جیسے اشکم و اشتلم کہ اصل مین شکم اور شتلم تھا اور نمکخوارا اور ستمگارا زائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا ✢

عطف۔ شبا روزی ✢

بدانکہ حروف تہجی کہ حروف ابجدی ... [illegible]

دعا[8] – گنا دو شواد ✣

اصلی[9] – الف اصلی وہ ہی کہ جسکے حذف کرنیسے لفظ بےمعنی رہ جائے

مثلاً ابر و اسپ و باد ✣

وصلی[10] – الف وصلی وہ ہی کہ جسکے حذف ہونیسے معنی لفظ کے برقرار رہین

مثلاً ابروا بے بمعنی بروبے ✣

تحسین[11] – جیسے سلطانیا و درویشیا ✣

ندا[12] – خداوندا خسروا ✣

ندبہ[13] – دردا دریغا حسرتا ✣

تمام و انحصار[14] – سراپا و سراسر ✣

بدل[15] – بدل الف کا کئی حرفون کے ساتھ ہوتا ہی دال کے ساتھ جیسے باین و بدین ہ کے ساتھ جیسے ارچند و ہرچند و سنگخارا و سنگخارہ یا کے ساتھ جیسے ارمغان و یرمغان ✣

رفع اجتماع ساکنین[16] – جیسے ساختہ اند و کردہ اند و گفتہ ام و نہادہ ام ✣

محذوف[17] – اورا و ورا افتادہ و فتادہ ✣

تنوین[18] – جیسے یقیناً و معاً ✣

اشباع[19] – جیسے تابانا و درخشانا ✣

فاعلی[20] – دانا و بینا ✣

۲۱ مفعولیت - جیسے پذیرا باد بمعنی پذیرفته باد ÷

۲۲ لیاقت - جیسے خوانا و پذیرا ع پذیرا سخن بود شد جا بگیر ÷

۲۳ تعظیم - جیسے طالبا و صابا ÷

۲۴ بمعنی است - در کیفا گردن طاعت نهادن ÷ مصرع زهے والا که کند غنچه گل شهرت جم را ÷

## حرف الباء

با - لغت مین بمعنی مرد حریص لذات نفسانی ہی اور فارسی مین معانی مفصله ذیل مین استعمال کیا جاتا ہی ÷

۱ بای الصاق - اسم کو فعل سے ربط دیتی ہی اور فائدہ صله کا بخشتی ہی جیسے دمبدم و رنگ برنگ ÷

۲ معیت - جیسے اسپی با زین مکلل خریدم شعر سعدی

مروت نباشد بدی باکسی　　گر از نیکوئی دیده باشی بسی

۳ علت - شعر سعدی سه بنطق آدمی بهتر است از دواب ÷ دواب از تو به گر نگوئی صواب

۴ سبب - شعر سعدی ع بامرش وجود از عدم نقش بست ÷ که داند جز او کردن از نیست هست

۵ ظرف مکانی - شعر سعدی سه بشهری در آمد ز دریا کنار ÷ بزرگی دران ناحیت شهریار

۶ ظرف زمانی - شعر سعدی سه بعهد تو می بینم آرام خلق ÷ پس از تو ندانم سرانجام خلق

۷ قریب - چون بدرخت گل بہم ای قریب درخت گل بہم ÷

صحبت - شعر - با عقل گشتم ہمسفر یک کوچہ از بیخودی + شد ریشہ ریشہ دامنم از خار استمداد لا الہا +

قسم - شعر نظامی - بیزدان کہ آہرمنش دشمنست + بزرتشت کو خصم آہرمنست

برای - شعر سعدی ہر کہ آمد عمارت نو ساخت + رفت منزل بدیگری پرداخت

استعانت - شعر سعدی - بلشکر توان کرد این کارزار + وگرنہ چہ برخیزد از یک سوار

زائد - ماضی پر شعر سعدی - بگفتا فراتر مجالم نماند + چو بیم کہ نیروی بالم نماند

باے زائد مضارع اور امر اور اسم پر جیسے بخواہد و بکن و بغیر اور جو بے ما قبل دریا پر آتی ہے وہ بھی زائد ہوتی ہے جیسے شعر سعدی سے بدریا در منافع بیشمار است اگر خواہی سلامت بر کنار است +

حذف - جیسے شعر سعدی سے غمہای کہنہ بر در دل حلقہ میزنند ساقی بگو کہ میکدہ را رفت و روب کنند + رفت و روب کی جگہہ رفت و رو واقع ہوا اور باظہار

قسم و استعانت بھی محذوف ہو جاتی ہے مثلاً خانہ میروم - ای بخانہ میروم و جان تو چنین خواہم - ای بجان تو چنین خواہم کرد - و این کتاب دست خود نوشتہ ام ای بدست خود نوشتہ ام اور اہل فارس کے نزدیک یہہ حذف کرنا بے کا فصیح ہے

عوض - جیسے شعر سعدی سے بغیر بد و بغیر خفتند شب نسیم کرم آمدش قہر ترکم

مقدار - جیسے شعر سعدی بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

توسل - جیسے شعر سعدی سے خدایا بحق بنی فاطمہ + کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

ابتدا[۱۷] — جیسے شعر سعدی سے بنام جہاندار جان آفرین ٭ حکیم سخن در زبان آفرین

وساطت[۱۸] — شعر سے ہنر ہر کجا یافت قدر تمام ٭ بدولتخدای برآورد نام

مثل[۱۹] — شعر سے بہ بالای او در جہان دنیست ٭ بگیتی کسی او باسم آوردنیست

ترجمہ من یعنی از[۲۰] — شعر غنیمت سے بشنا ہم گفت کای سار یہ جان ٭ من چو استاد من پیش تو حیران

ترجمہ علیٰ یعنی بر[۲۱] — ہی بخشیم دولت ہی تو باز ٭ ہمہ شہریاران گردن فراز

مقابلہ[۲۲] — شعر سعدی سے بدست کرم آب پا ببرد ٭ برفعت محل ثریا برد

ظرف[۲۳] — شعر سعدی دگر رہ بگنجم عدم در برد ٭ وز انجا بصحرای محشر برد

وقت[۲۴] — شعر نظامی سے کنون کی بغم شادمانی کنم ٭ بپیرانہ سیری جوانی کنم

مطابق[۲۵] — شعر سعدی تو نیز ار بدی بینی اندر سخن ٭ بخلق جہان آفرین کار کن

معنی مفعول[۲۶] — شعر نظامی بخواہندگان بخشیم از مال و گنج ٭ کہ از باز دادن نیابیم رنج

بدل[۲۷] — اور حرف بے کبھی واو سے بدل جاتا ہی جیسے سیو و سیبا و رکبھی

میم سے جیسے غرب و غرم اور کبھی فا سے جیسے تب و تف ٭

بزیر[۲۸] — شعر نظامی سے چنین تا بمقدار ہفتاد مرد ٭ بہ تیغ آمد از رومیان در نبرد

اضافی[۲۹] — سعدی مصرع ٭ وز زرواری ترہ در محتاج نہ ٭

لیاقت[۳۰] — شعر صائب ٭ صائب کنون کہ در دید بان بماندہ ہست ٭ آن کہ راہ چارہ بہ تدبیر نسیم

جب فعل مضموم الاول پر بے آتی ہی تو مضموم ہوتی ہی ورنہ مکسور مثلاً بکن و بزن

و ببین اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی اور بای فارسی کا کبھی فا کے ساتھ بدل ہوتا ہی

اور کبھی باے موحدہ کے ساتھہ جیسے بیروزہ و فیروزہ و بیل و فیل و سفید

و سپید و برده و پرده ٭

## حرف التاء

تا کے معنی لغت مین خمیر سر جوش کے ہین اور استعمال فارسی مین ضمیر متصل

واحد حاضر مفعولی و اضافی کی ہی جیسے گفتمت و دولتت اور جب ابتدا مین مضموم آتی ہی اور اگر

اوسکے بعد کوئی اور لفظ نہ ملے تو اتمام لفظ کیواسطے واو معدولہ اوسکے بعد زیادہ

کیا جاتا ہی اور یہہ واو کبھی تلفظ مین آتا ہی اور کبھی نہین آتا اول کی مثال شعر سعدی

ہ دوستان را کجا کنی محروم ٭ توکہ با دشمنان نظر داری ۔ واو معدولہ مکتوب غیر ملفوظ

جیسے شعر سعدی ہ تو اصل وجود آمدی از نخست ٭ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست

اور جب یہہ تاے دوسرے کلمہ سے ملتی ہی تو ضرورت زیادہ کرنے واو

کی نہین ہوتی جیسے (تست) و تراو آخر کلمہ مین ساکن آتی ہی جیسے شعر

سعدی ہ خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد ٭ زمین بوس قدر تو جبریل کرد ٭ بنات

نبرسند زبان بستہ دارد ٭ تات نگویند نگو زینہار ٭ اور کبھی بمعنی خود کے آتی

ہی شعر نظامی ہ چنان گرم کن عزم را یم بتو ٭ کہ خرم دل آیم چو آیم بتو ٭ اور مصرع

گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست ٭ اور کبھی زائد آتی ہی جیسے فراشت و فراشت شعر

ہ زبانش کرد یا سخ را فراشت ٭ نہاد از مردمی بر دیدہ انگشت ٭ اور تاے لفظ

اینت و آنت کبھی زیادہ بمعنی تحسین و نہی کے آتی ہی اور کبھی مضاف الیہ کی آتی ہی اور

کی مثال مصرع اینت بشر آنت مشتر بنام * مضاف الیہ کی مثال شعر ے اینت
بخشودن آنت بخشیدن * اینت پوشیدن آنت پاشیدن اور کبھی تے جیم
تازی سے بدلی جاتی ہے جیسے تاراج و تاراَت شعر ے بر فرق فرازش زکرامات *
یاتار ہمیرود تبارات * اور کبھی دال سے جیسے توت اور تود اور گنبت اور گنبد اور
زرتشت اور زردشت ۔ اور جو تے الف کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے اسکے
کئی معنی ہوتے ہیں *

ابتدا ۔ جیسے شعر ے تا تو فتی زبرم ای گل بستان بدر * طفل شکست بجای تو ز
بدامان بدر *

انتہا ۔ جیسے شعر سعدی کے کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست * درین دفتر ت کرجاوید ہست

شرط ۔ جیسے شعر ے تا مجمع امکان موجبت نوشتند * مو و متعین نشد اطلاق اعم را

علت ۔ جیسے شعر ے الا تا درخت کرم پروری * گر امید داری کزو برخوری

زنہار ۔ جیسے شعر سعدی کے زصاحب غرض تا سخن نشنوی * کہ گر کار بندی پشیمان شوی

عدد ۔ جیسے شعر مولوی روم کے گر بگویم شرح این بیحد شود * مثنوی ہفتاد تا کاغذ شود

اور علی ہذا دو تا و سہ تا و چہار تا *

بیانیہ ۔ جیسے شعر ے صبح بدان مید ہد طشت زر * تا تو زخود دست بشوئی بگیر

تنبیہ ۔ شعر سعدی کے الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم * حرامست بر چشم سالار قوم

## حرف الثاء

ثا۔ لغت مین بمعنی نرم چیز و بمعنی چشم زخم کے ہی اور آٹھ حروف مخصوصہ زبان
عربی مین سے ہی اور اگر ہندی مین جو (ثے) آیا ہی تو یہہ لفظ ترکی ہی کہ نام برادر
افراسیاب کا تھا اور کیومرث مین کاف فارسی اور تاے فوقانی ہی نہ ثاے مثلثہ

## حرف الجیم

جیم لغت مین بمعنی شتر مست ہی اور فارسی مین زاے معجمہ اور شین منقوطہ اور کاف
فارسی سے بدلی جاتی ہی جیسے باج و باز شعر ۔ بر بیداز دست شاہان ہر طرف باج
بر غان ہوا آورد تاراج ٭ وکاج وکاش شعر محمود ۔ جمال خود ایاز ازوی نہان کرد
نگاہی بین بدش محمود ای کاج ٭ اور کاف فارسی سے تبدیل ہوتا ہی جیسے گیلان
و جیلان و گوہر و جوہر ٭ اور تاے مثناۃ فوقانیہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تاراج
و تارات اور جیم فارسی کبھی کاف تازی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے زاج و زاک ٭ اور
کبھی زاے معجمہ سے جیسے نژچہ و نژزہ و پچشک و پزشک ٭ اور کبھی شین منقوطہ سے
جیسے کاچی و کاشی اور آخر کلمہ مین مفتوح مع ہاے مختفی تصغیر کا فائدہ دیتی ہی جیسے
دیگ و دیگچہ و مور و مورچہ اور کبھی یاے تحتانی اوسکے ماقبل زیادہ کیجاتی ہی جیسے باغیچہ
و کلیچہ و دریچہ و شکیزہ و دوشیزہ کہ اصل مین یہہ دونون لفظ شکیچہ و دوشیچہ تھے بعد اوسکے
ج ز سے تبدیل ہو گئی اور چہ کبھی تعظیم کے واسطے آتی ہی جیسے ع
اللہ اللہ چہ جاے این سخنست ٭ اور کبھی واسطے حقارت کے آتی ہی جیسے مصرعہ

ہی جیسے نشستنی چہ بہ نشستنی + اور کبھی معنی خوب کے آتی ہی جیسے شعر

چہ خرم آن کسی کو بہنگام دی + ہم آتش نہد پیش ہم مرغ و می +

معنی علت جیسے شعر محمد قلی از شعلۂ خسارا ن وفائی چہ آتش سا نباشد بہر آب +

معنی استفہام مخفف چہ چیز شعر بیدل بیدل مرا جنس ہیچ بودن ساز کرد + از عدم

مپیچو شمع انجام چہ وآغاز کو + اور کبھی معنی حسرت کے آتی ہی جیسے۔ اگر فلک بامن

بود سے چہ خوش بودے + اور جب ایک مصرع یا ایک شعر مین مکرر واقع ہو تو

فائدہ معنی تسویہ یعنی برابری کا دیتی ہی جیسے مصرع سعدی چہ بر تخت مردن

چہ بر روی خاک + اور جب حرف شرط کے بعد واقع ہو تو استثنا ضرور لازم آتا ہی

استثنائے لفظی جیسے شعر گرچہ جہان جملہ بدیدی چو روز + لیک جہان دیدہ

نگشتی ہنوز + اور استثنائے تقدیری جیسے شعر سعدی اگرچہ پیش خردمند خا مشی

ادب است + بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی + یہان مصرع ثانی سے پہلے لفظ لیکن کا مقدر

ہی اور کبھی معنی اختصار چیز کے مستعمل ہوتی ہی جیسے ہر چہ وانچہ + مصرع

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست +

## حرف الحاء

لغت مین حا کے معنی زن تیز زبان کے ہین اور یہہ حرف بھی منجملہ حروف

ہشتگانہ مخصوصہ زبان عربی ہی وحیز وحال جو فارسی مین مستعمل ہین اصل مین

ہیز وہال تھا +

خ

# حرف الخا

خا کے معنی لغت مین موے گردن و موے سرین کے ہین اور راہ زن

خاکا اور جب آخر کلمہ مین آتا ہی تو اسم فاعل ترکیبی ہو جاتا ہی جیسے پولادخا و شکرخا

و رازخا اور غین معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تاخ و تاغ و کیخ و کیغ اور قاف سے

بدل ہوتا ہی جیسے چخماق و چقماق اور ہاے ہوز سے جیسے نخچیر و نہچیر اور ساخت

و نواخت و پرواخت و دوخت و سوخت وغیرہ کے مضارع مین زاے

معجمہ سے تبدیل ہو جاتا ہی ❊

د

# حرف الدال

دال لغت مین بمعنی زن فربہ اندام کے ہی اور آخر کلمہ مین علامت مضارع کی

ہی جیسے سازد و پردازد اور تاے فوقانی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے درّاج

و تراج و شوید و شویت اور جب دو دالین متصل واقع ہون ایک حذف ہو جاتی

ہی جیسے سپیدیو اور گردہن کہ اصل مین سپید دیو اور گرد دہن تھا شعر

سپیدیو از تو ہلاک آمدہ ہست ❊ مراہم ز تو رو بخاک آمدہ ہست ❊ اور جبکہ تاے

فوقانی سے متصل ہوتی ہی تو واسطے رفع ثقالت کے حذف کر دیتے

ہین جیسے زوتر و بترکہ اصل مین زودتر و بدتر تھا اور کبھی وسط کلمہ اور آخر کلمہ مین

ساقط ہو جاتی ہی جیسے شاباش و ہرمز کہ اصل مین شادباش و ہرمزد تھا اور کبھی

دال معجمہ سے تبدیل ہوتی ہی جیسے آدر و آذر و نبید و نبیذ ❊

خاتہ کا لفظ بھی جس کے معنی اور مین پہلے ہی ... اسی ... دیو

# حرف الذال

ذال لغت مین بمعنی تاج خروس یعنی مرغ کے کیس کو کہتے ہین یہہ حرف باستثناے درمیان کلمہ کسی کلمہ فارسی کے اول و آخر مین نہین آتا جیسے گذشت وپذیرفت اور ذال دال سے بدل جاتی ہی جیسے استاد و استاذ و کاغذ و کاغد اور قاعدہ دال و ذال پڑھنے کا اس رباعی مین مندرج ہین رباعی آنانکہ بفارسی سخن میرانند * در معرض دال ذال رانشانند * ما قبل وی ار ساکن جز وای بود * دالست وگرنہ ذال معجم خوانند * اہل بلخ و غزنین کے نزدیک ذال معجمہ مطلق فارسی مین نہین آتا اور بے تکلف قافیہ دال و ذال جمع ہو جاتا ہی *

# حرف الراء

را لغت مین بمعنی کفچہ خرد اور مرد کینہ ور کے آیا ہی اور فارسی مین لام سے تبدیل ہو جاتا ہی جیسے چنار و چنال اور نیلوفر اور نیلوفل اور علامت مفعول کی ہی جیسے شعر سعدی ع دوستان را کجا کنی محروم * تو کہ با دشمنان نظر داری اور کبھی فائدہ معنی اضافت کا دیتا ہی جیسے شعر ع کسان را نشد ناوک اندر حریر کہ گفتی بدوزند سندان بہ تیر * اور کبھی علامت مفعول حذف ہو جاتی ہی جیسے مصرع کو جابت لب بامن بازکن * اور بابعد را معجمہ اور زا اور برای اور از نیی کے زائد ہوتا ہی جیسے شعر ع محرم راز دل شیدای خود * کس نمی بینم زخاص و عام را * گرچہ ہیچ بانی ہیچ سوزرا رحمت نوازیی این سوزر است * بمعنی برای ع * خدا را ایکن یک نظر سوے ما

اور کبھی حرف را آخر اسم سے حذف کر دیا جاتا ہی جیسے بس مخفف بسر اور دخت

مخفف دختر مصرعہ منیژہ منم دخت افراسیاب

## حرف زا

زا کے معنی لغت میں مرد بسیار خوار و زن بدخو کے ہیں اور فارسی میں

چند معنی کے واسطے آتا ہی۔ تبعیض جیسے مردی از رومیان چنین گفت علت

جیسے از خوف دشمنان با گرہ رفتم بیانیہ جیسے تخت از طلا و درج از گہر

ابتدا جیسے از ہند تا سند رفتم بمعنی بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی میکند بمعنی

استعانت جیسے کار عظیم از دست تو نظام یافت بمعنی جنس جیسے شعر ز دیبا

رومی ہزاران پرند ز سنجاب قاقم نگویم کہ چند بمعنی واسطہ جیسے نالہ عود

از نفس مجمر ست سنج خراز راحت پالانگرست اور جیم تازی اور جیم فارسی اور

سین مہملہ اور کبھی غین معجمہ سے تبدیل ہوتی ہی جیسے باز و باج بزشک و پجشک و ایاز

و ایاس و گریز و گریغ شعر چو لشکر کش افتادہ گشتہ بتیغ گرفتند یکسر ہمہ لشکر گریغ

اور کبھی حذف کیجاتی ہی جیسے آواز و آوا اور زا امر زائیدن ہی اور زا فارسی

جیم تازی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے کاز و کاج و لاژورد و لاجورد

## حرف سین

لغت میں بمعنی فربہ اور مرد مسرف کے ہی اور فارسی میں را مہملہ اور کبھی شین

معجمہ اور کبھی صاد مہملہ اور کبھی ہاے ہوز اور کبھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے ایاس

وایاز و رستہ و رشتہ و کستی و کشتی و تفص و قفس و شست و شصت و سد
و صد و آماہ و آماس و خروس و خروہ و خروج اور آراست اور پیراست
کے مضارع مین یاے تحتانی سے اور پیوست اور بست اور شکست کے
مضارع مین نون سے اور خواست اور کاست اور جست اور رست کے
مضارع مین ہاے ہوز سے اور جست اور رست کے مضارع مین واو سے
اور گسست کے مضارع مین لام سے بدل جاتی ہی اور زیست اور گریست
کے مضارع مین حذف ہو جاتی ہی*

# حرف شین

لغت مین بمعنی مردہ و زندہ ہی اور اسماے فارسی مین جیم تازی اور سین مہملہ سے
بدلا جاتا ہی جیسے کاج کاش مشک مسک در آخر کلمہ مین شین ساکن ضمیر مفعول
واحد غائب کی ہی شعر (سعدی) بفر مود بفر خندہ شش بسیم * کہ رحم آمدش بر فقیر و یتیم
اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہی شعر (سعدی) کسی را کہ خصلت تکبر بود * سرش پر غرور
از تصور بود * بمعنی خود (شعر) نہد خور ہر طرف دامی تارش * مگر زان پر توی گردد
شکارش * اور آخر صیغہ امر مین جب ما قبل شین کا مکسور ہو تو افادہ حاصل مصدر کا دیتا ہی
جیسے آمیزش و آفرینش و بخشایش و آمرزش اور زائد بھی ہوتا ہی جیسے شعر
(سعدی) کلاہ سعادت یکی بر سرش * گلیم شقاوت یکی در برش *

کلاہ سعادت یکی بر سرش گلیم شقاوت یکی در برش

## حرف صاد مہملہ

یہہ حرف بھی منجملہ حروف ہشتگانہ مخصوصۂ زبان عربی ہی اور صاد کرنا کنایہ صحیح کرنیسے اور استعارۃً صاد کو آنکھہ سے نسبت دیتے ہین ؛

## حرف ضاد

ضاد کے لغوی معنی مرغ آواز دہندہ اور خصومت کرنیکے ہین اور یہہ حرف بھی منجملہ حروف ہشتگانہ عربی ہی ؛

## حرف طا

طا کے لغوی معنی مرد حریص کے ہین اور یہہ بھی حروف ہشتگانہ عربی مین سے ہی اور دال مہملہ سے بدلا جاتا ہی جیسے خطشہ و خدشہ و خراط و خراد

(شعر) فرزند از استقامتش خراد ؛ رنج کردہ است کجروی نہاد ؛

## حرف ظا

لغت مین بمعنی زن کلان پستان کے ہی اور منجملہ ہشت حروف عربی ہی ؛

## حرف عین

عین کے لغوی معنی ناف شتر اور ربہ اور مادری اور پدری کے ہین اور اسکے علاوہ اور بہت سے معنی ہین اور منجملہ حروف ہشتگانہ عربی ہی ؛

## حرف غین

بمعنی ابر سیاہ کے ہی اور کاف فارسی اور زاء معجمہ سے بدل جاتا ہی جیسے لغام

طراد (ترجمہ) خراد سے اوجہہ ایسی طبیعت پاو رضا وسکی کجروی کو فرزند کی ذات سے رنجیدہ کر دیا ہی یعنی دور کر دیا ہی ۱۲

ولگام وگریز وگریغ اور ترکی مین بجاے قاف استعمال کیا جاتا ہی جیسے قلعہ وغلعہ

## حرف فا

یہہ حرف بمعنی گرداب و دریا کے جھاگ کے ہی اور با موحدہ اور بای فارسی سے بدل ہوتا ہی جیسے زبان و زفان وفام و بام و جاماسف و جاماسپ و گستاسف و گستاسپ

## حرف قاف

لغت مین بمعنی مرد مستغنی و کوہ قاف مشہور ہی یہہ حرف بھی مخصوص زبان عربی ہی اور کاف سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تریاق و تریاک اور لفظ فارسی مین کہین قاف آجاوے تو اوسکو تصور کیا چاہیے کہ اصل مین غین یا کاف ہوگا جیسے قالیچہ و غالیچہ

## حرف کاف

بمعنی مرد خشمناک یہہ حرف ہاے ہوز اور خاے معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تنبک و خنبک و شاماخچہ و شاماکچہ اور زائد بھی آتا ہی جیسے زلو و زلوک و بیرو و بیروک اور کاف مکسور اکثر چند قسم کا ہوتا ہی

شرطیہ جیسے (شعر سعدی)

چہ غم گر زد ای صد فرخندہ پی
کہ باشند مشتی گدایان حی

ز قدر رفیعت بدرگاہ حی
بمہمان دار السلامت طفیل

بیانیہ جیسے شعر

بیدل بودم ہزار دل گردیدم

بمعنی ہرکس (شعر سعدی)

چنین گر کہ بر نامہ ام ننگ شعل
گزند کسانش نیاید پسند
کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند

علت (شعر سعدی)

ز لشکر بود زور شاہنشہان
کہ مسکین بہ تنہا نگیرد جہان

| | | |
|---|---|---|
| ۱ مثل (شعر) | نیست در خلق دل آزار که او | نیست در دہر جفا کار که او |
| ۲ نفی (شعر سعدی) | اگر پیل زوری وگر شیر جنگ | بنزدیک من صلح بہتر که جنگ |
| ۳ (شعر سعدی) | مکافات دشمن بلاتش مکن | که بخشش برآورده باید بن |
| ۸ جواب (شعر سعدی) | حقا که با عقوبت دوزخ برابر است | رفتن بپایمردی ہمسایه در بہشت |
| ۹ استفہامیه (شعر) | در سینه ہم از سینه برون جسته خدنگی | ای دل نتیش رفته آخر که را |
| ۱۰ بمعنی ہر (شعر سعدی) | گر از شرع فتوی بود بر ہلاک | الا تا نداری ز کشتنش باک |
| ۱۱ عطف (شعر سعدی) | ای بسا اسب تیز رو که بماند | که خر لنگ جان بمنزل برد |
| ۱۲ دعائیه (شعر سعدی) | خدایا بر آن تربت نامدار | بفضلت که باران رحمت ببار |
| ۱۳ مفاجات (شعر عرفی) | ہر سوخته جانی که بکشمیر درآید | گر مرغ کباب است که با بال و پر آید |

اول کاف اس شعر مین صلہ کا ہی اور دوسرا مفاجات کا اور بعضون نے کاف ثانی کو ہم کے معنی مین کہا ہی اور کاف صلہ کو کاف تفسیر بھی کہتے ہین اور مفاد اسکا توضیح و تعریف ہی - اسم موصوف و موصول اگر نکرہ ہو اور اوسکے بعد یہہ کاف آوے تو تعریف و تخصیص کا فائدہ دیگا اور اسم معرفہ ہو تو مفاد توضیح کا بخشیگا اور تردید کے معنی مین بھی آتا ہی جیسے یارب لیخا باشم کہ مردم اور زائدہ بطور تکیہ کلام کے بھی آتا ہی اور ایسا کاف اکثر فعل کے بعد دو جملون کے درمیان مین بھی آتا ہی اور کچھہ دخل معنی مین نہین رکھتا مثلاً او را گفتم کہ بیا و کاف ساکن بعد اسم کے فائدہ تصغیر اور فاعلیت و مفعولیت و مصدری کا دیتا ہی اور کاف تصغیر کبھی ترحم کے واسطے

آتا ہی اور کبھی تحقیر کے واسطے جیسے شعر سعدی سے پیر مردی لطیف ز بغداد
دخترک را بکفشدوزی داد ✤ کاف دخترک ترحم کا ہی اور کاف مردک حقارت کا
ہی اور کاف فاعل جیسے گوزک اور کاف مفعول جیسے بیچک اور کاف مصدری
جیسے خوراک اور پوشاک اور کاف فارسی کہ کاف تازی کا ہم عدد ہی فارسی مین غین معجمہ
اور دال مہملہ سے اور عربی مین جیم تازی سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غلولہ و گلولہ
و آگنگ و آوند و گلنار و جلنار و گیلانی و جیلانی اور ماوراء النہر والے بعضے
کلمون مین بجاے کاف فارسی کاف تازی کا تلفظ کرتے ہین جیسے جنگ و جنک ✤

گ

## حرف گاف

مخفف نگاف امر شگافتن ہی ✤

ل

## حرف لام

لغت مین بمعنی زرہ و شتر کے ہی اور جو خط بنا گوش اطفال کے نیچے
واسطے دفع چشم زخم کے کھینچا جاتا ہی اوسے اور زلف کو لام کے ساتھ
تشبیہ دیجاتی ہی اور حرف را سے تبدیل ہوتا ہی جیسے چنار و چنال و سور و سول ✤

م

## حرف میم

لغت مین بمعنی شراب و خرماے دراز کے آیا ہی اور استعارۃ شعرا میم
کو دہن سے نسبت دیتے ہین اور ضمیر واحد متکلم فاعلی اور مفعولی و اضافی کی ہی جیسے
شعر سعدی سے یکی بیدم از عرصہ و دبار ✤ کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار ✤ اس شعر مین میم

اول ضمیر واحد متکلم فاعلی ہی اور میم ثانی مفعولی کی مثال ہی اور ضمیر اضافی کی مثال
یہہ ہی (شعر عرفی) حالتی یا ہم کہ از تکفیر من کافر شوند ٭ گر زاو وا رزبانم لیس فی لفقی سوا
اور ہستم اور خود کے معنی بھی آتا ہی جیسے (شعر) ای کہ مرا زبرشتی اعمال نومیدی گروہ
دورم از حسن عمل چون روسپیدی از گناہ ٭ یہہ مثال ہستم کے معنی کی ہی اور خود کے
معنی کی مثال یہہ ہی (شعر) جو من نام مردم برشتی برم ٭ نگویم بجز غیبت یادم
اور میم ہی اکثر امر کے صیغے پر آتا ہی مکن و مخور و مزن اور کبھی کلمہ ہائیہ پر بھی
آتا ہی مثلاً مرساد و مکناد اور اعداد کے اواخر مین جو میم ساکن آتا ہی اوسکو میم
نسبت یا تخصیص یا میم تعین محل اعداد کہتے ہین جیسے یکم و دوم سوم وغیرہ
اور زائد بھی آتا ہی جیسے (شعر) نی بر سرم از اشم مغیلان ٭ نی گرد درش سیاہ
پیلان ٭ اور بباعث قرب مخرج با سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غرب و غرم اور
جب دو کلمون کے دو میم ایک جگہہ جمع ہون تو ایک کا حذف کر دینا جائز ہی جیسے
(شعر) در وضو کن نیمن استنجا ٭ ریز بر دست روی نیمن را ٭ اور یہہ قاعدہ حروف
مکررہ مین اکثر جاری ہی کچھہ خاص میم کی خصوصیت نہین ہی۔ اور میم کبھی نون کے
ساتھہ تبدیل ہوتا ہی جیسے کجیم و کجین بمعنی برگستوان۔ اور خای معجمہ سے
تبدیل ہوتا ہی جیسے برخ و برم بمعنی تالاب۔ اور غین معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے
بیمانہ و بیغانہ اور فا سے جیسے مخیز و فخیز بمعنی خار مہمیز اور واسطے تانیث کے
بھی آتا ہی جیسے خانم و بیگم ٭

ن

# حرف نون

لغت مین بمعنی ماہی و شمشیر و تنہ درخت اور دوات کے ہی اور اختصار لفظ

کنون اور اکنون کا ہی اور جیاہ زنخدان اور ابرو کو اوس سے تشبیہ دیجاتی ہی اور

نون مفتوح ماقبل فعل کے علامت نفی کی ہی مثلاً نکرد و نگفت و نکنند و نگویند اور ماقبل

دال ساکن کے ماضی و مضارع مین علامت جمع کی ہی جیسے کنند و گویند و کردند و گفتند

اور نون ساکن جسکے ماقبل الف ہو اسم کے آخر مین علامت جمع کی ہی جیسے

دوستان و دشمنان اور نون متحرک ماقبل ہائے ہوز و یائے تحتانی مجہول علامت

نفی کی ہی جیسے نہ و نی اور نون ساکن آخر کلمہ مین علامت مصدر کی ہی جیسے

کردن و گفتن اور کلام مین مکرر آنے سے فائدہ معنی اثبات کا دیتا ہی جیسے

(شعر) تا کون ترا اصل مہمات نخواند ندہ ٭ ننشنید قضا ترجمہ لفظ اہم را ٭ اور آخر کلمہ

مین بعد حرف مدہ و لین بتلفظ اوسکا بطریق غنہ کیا جاتا ہی جیسے بان و زبون

و زمین کو و میم سے تبدیل ہوتا ہی جیسے بان و بام و نیز با بھی آتا ہی جیسے داشن و بادا

# حرف واو

و

لغت مین بمعنی کوہان شتر اور عربی مین قسم کے واسطے آتا ہی جیسے واللہ اور

فارسی مین دو قسم کا ہوتا ہی معروف و مجہول جسکے ماقبل ضمہ خالص ہو وہ معروف کہلاتا ہی

جیسے طور و نور و ظہور اور جسکے ماقبل ضمہ غیر خالص ہو تو مجہول ہی جیسے روز و

و شور اور قافیہ معروف کا مجہول کے ساتھہ بھی صحیح ہی جیسے (شعر)

چونکہ عنایت تو او قسیم کردہ * در کف داؤد آہن موم کردہ * اور بمعنی منفصل
ذیل استعمال کیا جاتا ہی بیان ضمہ معدولہ عطف حالیہ تصغیر
زیادہ بدل محذوف بیان ضمہ کی مثال تُو دُو دُو چُونکہ بسبب ضمّہ ماقبل کے
محض اتمام لفظ کیواسطے آتا ہی اوران تین جگہہ کے سوا نہین آیا اور کبھی تلفظ مین
آتا ہی اور کبھی نہین چنانچہ مثالین اوسکی اوپر گذرین واو معدولہ کے بعد ان حرفون
ذیل مین سے ایک نہ ایک حرف ضرور ہوگا الف دال را زا سین شین نون
ہا یا جیسے خواجہ خود خورد خوز خوشت خوش اخوند خوہلہ خویلہ اور اس واو
کو معدولہ اس واسطے کہتے ہین کہ پڑھنے مین نہین آتا اور تلفظ واو سے
عدول کرکے دوسرے حرف کے ساتھہ پڑھا جاتا ہی اور اکثر خا معجمی
کہ ضمہ کی بو رکھتی ہی اوسکے ماقبل ہوتی ہی جیسے خواجہ و خواب اور کبھی بطریق
شاذ خا معجمی مفتوح و مکسور بھی آجاتی ہی جیسے خوہلہ و خویش اور قافیہ خوش و آتش
اور خود اور بد وغیرہ کا یعنی الفاظ مفتوحہ کے ساتھہ صحیح ہی جیسے (شعر سعدی)
دران مدت کہ ما را وقت خوش بود * ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود * کسیرا کہ
نزدیک ظنت بد است * چہ دانی کہ صاحب ولایت خود است * اور لفظ خُرد بمعنی کوچک
و خُرّم بمعنی خوش ہوا وہین اسی باعث قافیہ اونکا کلمات مضمومہ کے ساتھہ درست ہی
جیسے (شعر سعدی) بلا قامت لات بشکست خُرد * باعزاز دین آب عزی ببرد * واو
کبھی فعل متجانس کے درمیان مین واقع ہوتا ہی جیسے شعر این چہ سخن اینچہ زباندانیست

گفتۂ ونا گفتہ پشیمانیست ❊ اور کبھی و فعل غیر متجانس کے درمیان میں واقع ہوتا

ہی جیسے شعر نظامی سے جہان رفتہ و آمدہ باز پس ❊ کہ ناید در اندیشہ ہیچکس ❊ اور

کبھی و اسم کے درمیان میں واقع ہوتا ہی جیسے شعر نظامی سے بنا و بلندی

و پستی توئی ❊ ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی ❊ اور نثر میں یہہ واو اکثر مفتوح ملفوظ ہوتا

ہی اور نظم میں بہت کم صرف الفاظ معدودہ کے قبل ملفوظ ہوتا ہی مثلاً ما قبل حرف ندا

اور ابتدائی مصرعہ ثانی میں اور ما قبل لفظ این اور آن اور آنرا اور ترا اور گر جیسے (شعر)

سے ای خرد بخش بیخرد بخشای ❊ وی درون پرور برون آرای (شعر) وا

دگر بخت چنین ہوسی ❊ وین عمارت بسر نبر دکسی ❊ مصرع وزین گستر هیچ باز نیست

اور جیسے ورنہ وگرنہ۔ اور اکثر نظم میں تخفیف کیواسطے اسکا ما قبل مضموم پڑھا جاتا ہی

اور بجز ضمہ کے اور کچھ مفہوم نہیں ہوتا جیسے (مصرعہ) گبر و ترسا وظیفہ خور داری

اور کبھی واو عطف مقدر بھی ہوتا ہی جیسے (مصرعہ) منم آخرین شمع من وشمشیر

واو حالیہ وہ کہ جو حال یا حالانکہ معنی میں آوے جیسے (شعر سعدی) بلند آسمان

پیش قدرت خجل ❊ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل ❊ واو تصغیر آخر اسم میں آتا ہی

پسرو و خترو (مصرعہ) برمن نظری نمیکنی ای پسرو ❊ اور یہہ محاورہ اہل خراسان کا ہی

اور واو تصغیر اسمای ہندی میں زیادہ مستعمل ہوتا ہی مثلاً فضلو حسنو فیضو بخشو وغیرہ

اور واو ملازمت بمعنی لنعم آتا ہی جیسے (مصرعہ) پری وصد عیب چنین گفتہ اند

واو تفسیر این دو اسموں کے درمیان آتی جسکے معنی ایک ہوں جیسے لکھا جی ضعف و ناتوانی

رہا ندی ✤ زنا دانی بدانائی رسا ندی؁ اور جب کوئی اسم ایسا ہو کہ جسکے آخر میں واو ہو
ہو اور اوسکے آخر میں یاے نسبتی لگانی منظور ہو تو بجاے اوس یاے نسبتی کے
واو کو ماقبل یاے اصلی کلمہ کے زیادہ کر دیتے ہین جیسے دہلوی غزنوی اور کبھی
ماقبل یاے تردید کے زائد آتا ہی جیسے (شعر) اگر چشمش؁ نیارم بوسہ دادن ✤
و یا رخ بر کف پایش نہادن ✤ اور جب دو حرفی اسم لفظ مند کے ساتھہ ملحق ہو
تو بیچ مین واو زائد لایا جاتا ہی جیسے تو مند اور بہرہ مند اور یاے خدا اور یاے فارسی
اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت اور نبشت و دام و بام و یاوہ
و یافہ و طاوس و طاؤس و کاوس و کاؤس اور کبھی حذف کر دیا جاتا ہی
جیسے خاموشی اور خامشی اور ہوش اور ہش ✤

## حرف ہا

ہا کے معنی لڑکے کے مُنہہ پر طمانچہ مارنا اور اوسکی دو قسمین ہین اول
اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جسکو مختفی بھی کہتے ہین ہاے اصلی جملہ
حالات مین بحال رہتی ہی جیسے گرہ و گرہہا و زرہ و زرہہا اور حالت تصغیر
مین مفتوح اور اضافت کیوقت مکسور ہو جاتی ہی جیسے گرہک و زرہک گرہِ ریسمان
و زرہِ من اور ہاے وصلی بوقت جمع ہونے دوسری ہا کے ساقط
کر دیجاتی ہی جیسے آبگینہا و لالہا و پیالہا و جامہا و خامہا اور ہاے وصلی بجہت
اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہی اور صرف چار جگہہ اظہار کسرہ ماقبل کا کرتی ہی یعنی

؁ (ترجمہ) اگر اوسکی آنکھہ کو بوسہ نہ دے سکون یا مُنہ اوسکے پاؤن پر نہ رکھہ سکون ۱۲

که وچه ونه وسه مین اور ہاے وصلی معانی مفصلهٔ ذیل کیواسطے آتی ہی
زائد اور یهه صرف فصاحت کیواسطے آتی ہی معنی سے کچهه علاقه نهین رکهتی فعل
مین جیسے گفته بودم ورفته بودم وآمیخته ویافته اور اسم مین جهت دفع اشتباه
جیسے خانه وجامه سه اے متاع درد دربازار جان انداخته * گوهر هر سود در جیب
زیان انداخته * اور اوسکا نام ہاے سکته بهی ہی ۔ تصغیر یهه ہا آخر اسم مین آتی
ہی جیسے بزغاله اور گوساله وغزاله (شعر) اے داغ بدل از غم خال تو لاله را * پسنده
ساخت آهوی چشمت غزاله را * ہاے جهولی دو ماضیون کے درمیان آتی ہی جیسے
کرده شده وشنیده شد ودیده شد ۔ ہاے مفعولی کی مثال بسته وشکسته ورسته
وچیده اور اسم مین بهی کبهی ہاے مفعولی آتی ہی جیسے (شعر سعدی) نه ہمی
در ایام اور نجسته * که نا الد زبید از شجره * تعین مدت کیواسطے جیسے یکساله
ویکروزه ویکهفته * لیاقت ۔ الف ونون جمع کے بعد آتی ہی جیسے شاہانه
ومردانه اور اوسکا نام ہاے نسبت بهی ہی ۔ تشبیه جیسے دندانه ونشانه وزبانه
تخصیص جیسے زرینه وپشمینه وکمینه ۔ ہاے فاعلی جیسے کننده وزننده اور
بحالت جمع یهه ہا کاف فارسی سے بدل جاتی ہی جیسے رفته ورفتگان وزننده
وزنندگان ہاے صفت جیسے خفته وسواره وپیاده ہاے عطفی واتصالی
دو فعل یا چند فعلون کے بیچ مین عطف واتصال کیواسطے آتی ہی جیسے برآمده
ظاهر کرد اے زیده آمده وظاهر کرد اور کاف فارسی اور یای تحتانی اور کاف تازی

اور تاے تانیث سے بدل جاتی ہے جیسے شرمندہ و شرمندگی و شاہگان و
شائگان و خامگک و نامگک و شکیلہ و جمیلہ و علامہ و فہامہ اور اضافت کے وقت
ہمزہ ملینہ سے بدل جاتی ہے جیسے کردہ من و غزالہ ختن و گہ سالۂ زر و سوختۂ آتش
و دندانۂ کلید و گنجینۂ زر اور ہا آخر اسم میں علامت جمع کی ہے جیسے نامہا و جامہا

## حرف یا

لغت میں معنی اوس شیر کو کہتے ہیں جو بعد دو برس یا لڑکے کے پینے کے
باقی رہ جاوے اور فارسی میں اسکی دو قسمیں ہیں ایک معروف دوم مجہول
جسکے ماقبل کسرۂ خالص ہو معروف ہے جیسے کردمی و رفتی و شرمندگی و فرخندگی
اور کسرۂ خالص نہو تو مجہول ہے جیسے آمدے و بودے و مردے و دیگے
یای معروف کی کئی قسمیں ہیں مصدری خطابی نسبتی متکلم لیاقت
مصدری بعد اسم و اسم فاعل و اسم مفعول کے آتی ہے جیسے گدائی و دیار و ساقی
و خدائی و غافلی و مفعولی و مشتری و معزولی (شعر نظامی) خدایا جہان پادشاہی
تراست + ز ما خدمت آید خدائی تراست + روز دیوانگی و معزولی + در دل
بیش دوستان آرند + خطابی جیسے (شعر سعدی) میاموز جز علم گر عاقلی + کہ بے علم
بودن بود غافلی + یاے عاقلی خطابی ہے اور یاے غافلی مصدری نسبتی جیسے
ہندی و زابلی و کابلی یعنی منسوب بہند و منسوب بکابل و منسوب ابل متکلمی جیسے
استادی و ملاذی لیاقت جیسے رفتنی و گفتنی اور یا لیاقت بعد نون مصدری کے

آتی ہے یاے مجہول کسرۂ غیر خالص افادہ معنی وحدت و توصیف و تنکیر و استمرار و تعظیم

و زیادت کا دیتی ہے یاے وحدت جیسے (شعر سعدی) خرد مندی در اقصای شام گرفت

از جہان کُنجِ غاری مقام * مروی و غاری مین یاے وحدت ہے۔ یاے توصیف

کے بعد کاف ضرور ہوتا ہے جیسے (شعر سعدی) عزیزیکہ از درگہش سر بتافت

بہر درکہ شد ہیچ عزت نیافت * اس یا کو بعضون نے ایمائی بھی کہا ہے

یاے توصیفی اوس یاے مصدری کو لکھا ہے کہ جو فائدہ معنی صفت کا

دیتی ہے جیسے (شعر) زاغ بفر تو ہمائی کند * سر کہ رسد پیش تو پائی کند * یاے

تنکیر فائدہ معنی غیر معین کا بخشتی ہے جیسے (شعر نظامی) جہان زابدین خوبی آراستی

برون زانکہ یاریگری خواستی * یاے یاریگری تنکیری ہے۔ یاے استمراری صیغہ

واحد و جمع غائب و متکلم پر آتی ہے جیسے گفتی گفتندی گفتمی۔ یاے تعظیم

افادہ معنی بزرگی کا بخشتی ہے جیسے (شعر) لا نہنگیست کائنات آشام * عرش

تا فرش در کشیدہ بکام * یعنی لا نہنگ بزرگ۔ یاے زائدہ معنی سے کچھ علاقہ

نہین رکھتی محض فصاحت کلام کیواسطے آتی ہے اور اکثر بعد اسم دو حرفی کے آتی ہے جیسے

کسے وسے و یکے (شعر سعدی) یکی را بروں رفت اندازہ مال * یکی دغم نان

و خرج عیال * اور جس اسم کے آخر مین کوئی حرف علت ہو وسکے بعد یاے زائدہ فصاحت

بخشتی ہے جیسے موی بوی و سوی (شعر سعدی) روی بر خاک عجز میمالم * ہر سحر گہ کہ باد

می آید * اور ایک یاے امالہ کہلاتی ہے کہ الف سے بدلی جاتی ہے جیسے کاب رکیب و کتاب و کتیب

و موسیٰ و موسی و عیسیٰ و عیسی اور ایک قسم کی اور یا ہوتی ہے کہ فائدہ معنی مراد پیی ہی جیسے (شعر) فردا صمد ابندہ نوازا رحمی ٭ ار چون جدا جملہ مبرا رحمی ٭ ای حرم کن اور الف اور یا ہونز سے بدلی جاتی ہے جیسے آرام و بیارام و افراز و بیفراز و ساہگان و رانگان و شاہگان و شاتگان ٭

# فصل

در بیان مقدرات و محذوفات بعض الفاظ فارسی کے

بیان حروف مفرد زائدہ کا قبل اسکے بیان حروف تہجی مین مذکور ہو چکا ہے لیکن یہان وہ الفاظ مرکب زائدہ لکھے جاتے ہین کہ جنکے معنی نہین لیے جاتے تفصیل

اونکی یہہ ہے سر مر بر در مگر گاہ ہم ہمی یکے یک ار را فرا فرو است

درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن من باز خود بس بدون

مثال سر و مر زائد کی فردوسی سے سر انجام مر خویشتن را بزہر ٭ بکشت از غم جفت بیداد دہر ٭ مثال در و بر زائد کی سعدی ٭ شبی نشست از فلک در گذشت ٭ بتمکین و جاہ از ملک در گذشت ٭ مثال گاہ زائد امیر خسرو سے روز دوشنبہ بگہہ چاشتگاہ ٭ در مہ دیگجہ بنیا یان ماہ ٭

| مثال | نام شاعر | نام حروف زائد |
|---|---|---|
| ترا صبر بر من نباشد مگر ٭ ولیکن مرا باشد از تو شکیب | سعدی | مگر |
| صبا بسر عتی عدنک ادہمی ٭ که بر برق پیشی گرفتی ہمی | ایضاً | ہمی |
| نگہ کن بجہ نیا مدید یار بر گل زرد ٭ یکی زرد و گل زرد را بدین ہر بار | لا اعلم | یکی |

| نام حرف زائد | نام شاعر | مثال | |
|---|---|---|---|
| | | یکی اس شعر مین زائد ہی اور اہل ایران المعروف یک زائد استعمال کرتے ہین ٭ | |
| یک | امیر خسرو | یک چاشنی زدر ولا را | |
| از و را | خاقانی | صبح زرین ازینی بہار را | مرحلقہ فرع مصطفی را |
| فرا | فردوسی | فرو خورد خشم اندرو زرا | فرا یاد ناورد آن وزرا |
| است | حسینی | بو دوست خبر کہ دم نبود | روزی غم سیدی فرود ش |
| اندرون | امیر خسرو | خشت زنانکہ بہنگام نحو | خشت نشانند کسنگ اندرون |
| اندرو از | سعدی | دلاور کہ باری تہور نمود | بباید بمقدارش اندر فزود |
| دگر | ایضاً | مرا نام باید در اقلیم فاش | دگر نامور مرکبی گو مباش |
| همیدون | نظامی | همیدون بین چشم وشن چراغ | ابوبکر شمعست عثمان چراغ |
| | | سحرگاہان ناگہان بہاران | |
| من | نظامی | تو آنی کہ تا من منم یا منی | ازین در مباد اتہیدا منی |
| باز | سعدی | ولی نظم کردم بنام فلان | کہ تا باز گویند صاحبدلان |
| خودویس | خاقانی | خود خون مطر عنیان ویسر | گلگونہ قدسیان خود ویس |
| برون | نظامی | عقل شرع تو دریای خون | کشتی جان بساحل برون |

متاخرین کے محاورہ مین لفظ درون برون همیدون مرکبی بہت کم زائد آتا ہی ٭

# الفاظ مخفف کے بیان مین

بعضے الفاظ ایسے ہین کہ جنکے بعض اصلی حروف بسبب کثرت استعمال کے گر گئے ہین اور جو حروف باقی رہ گئے ہین انھین سے ترکیب پا کر وہ اسم مخفف بولا جاتا ہے تفصیل انکی فہرست ذیل سے معلوم ہوگی +

| لفظ اصلی | لفظ مخفف | کیفیت | لفظ اصلی | لفظ مخفف | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| کوہ | کُہ | | ناگاہان | ناگہان | |
| بود | بُد و بو | | گوہر | گہر | |
| ستوہ | ستُہ (عاجز ۱۲) | | ناگاہ | ناگہ | |
| شکوہ | شُکہ (دبدبہ ۱۲) | | انگاہ | انگہ | |
| ہنوز | ہنُز (ابھی ۱۲) | | دہان | دہن | |
| ہرگز | ہگز (اسکے معنی مشہور ہین ۱۲) | | شاہ باش | شاباش | |
| گروہ | گُرہ (جماعت ۱۲) | | ایستاد | استاد | |
| انبوہ | انبُہ (گروہ ۱۲) | | اُستاد | ستاد | |
| اندوہ | اندُہ | | شاہ | شہ | |
| اکنون | کنون نون (اب ۱۲) | | خورشید | خور | |
| فراموش | فرامش و فرمش (بھول جانا ۱۲) | | ماہ | مہ | |

| لفظ اصلی | لفظ مخفف | کیفیت | لفظ اصلی | لفظ مخفف | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| خاموش | خموش، خمش، خامش (چپ رہنا) | | راہ | رہ (رستہ) | |
| دامان | دامن (لفظ مشہور) | | چاہ | چہ (کنوان) | |
| افلاطون | فلاطون، فلاطن (حکیم کا نام) | | گاہ | گہ (کبھی) | |
| ارغنون | ارغن (ساز یعنی باجے کا نام ہے) | | نہان | نہن (چھپا) | |
| اینک | نک (اب) | | چون آن | چنان (ویسا) | |
| بیرون | برون (باہر) | | چون این | چنین (ایسا) | |
| نہان | نہن (پوشیدہ) | | ہفتاد | ہفتا (ستر) | |
| | | | چہلسال | چلسال (چالیس برس) | |
| ہشتاد | ہشتا (اسی) | | افغان | فغان (فریاد) | |
| چون او | چنو (جیسے وہ) | | زمین | زمی (دھرتی) | |

واضح ہو کہ بعض لفظ اصلی لفظ مخفف سے فصیح تر شمار کیے جاتے ہیں جیسے گروہ شکوہ ستوہ انبوہ ہنوز ہرگز اور بعض الفاظ مخفف اپنی اصل سے فصیح زیادہ شمار کیے جاتے ہیں جیسے چنان چنین چون ناگاہ ناگہان و منزوی اور بعض الفاظ دونوں صورتوں میں درجہ مساوات کا رکھتے ہیں جیسے اکنون کنون خاموش خمش فراموش فرامش اور یہ الفاظ متقدمین اور متوسطین اور متاخرین سب کے محاورہ میں مستعمل ہیں

اور بعض الفاظ مخفف متقدمین کے ایسے ہین کہ جنکو متاخرین استعمال
نہین کرتے جیسے نہن نہان سے جہن جہان سے گرہ گروہ سے
شند شنید سے برچن برچین سے اشتن اشتین سے تاند تواند سے
سنگجان سنگ جان سے دخت دختر سے پس پسر سے شتلم شتیلم سے
جنی جوان سے خش خشم سے ہنر ہنوز سے ہگز ہرگز سے +

## بیان مقدّرات مین

حال مقدر ہونے الفاظ کا بعد کاف بیانیہ و واو عاطفہ کے حروف
تہجی مین مذکور ہو گیا لیکن یہان بھی کچھ حال الفاظ مقدّر کا لکھا جاتا ہی
واضح ہو کہ جو اسم کہ اوسپر لفظ یک آوے لفظ مقدار کا وہان مقدر ہوگا
جیسے مصرعہ بیک چشم زدن غافل ازان شاہ نباشم + ع غافل از احتیاط نفس
بیک نفس مباش + اور بعد لفظ با لفظ وجود مقدر ہوتا ہی جیسے شعر نظامی
کہی با چنین گوہر خانہ خیز + چو بوطالبی رکنی سنگریز + اور علی ہذا جب قرینہ
پایا جاتا ہی وہان جملہ بلکہ عبارت کی عبارت مقدر ہوتی ہی جیسے سعدی
عقد نماز بر بندم + چہ خورد بامداد فرزندم + یعنی چون نیت نماز میکنم ازین خیال
خاطرم پریشان میشود چہ خورد بامداد فرزندم (عرفی) بر خط استوا کند حرکت + آفتاب
چہ بتیر و چہ بہمن + یعنی چہ در تیر و چہ در بہمن یعنی آفتاب اوسکا ہمیشہ خط استوا پر
حرکت کیا کرتا ہی بخلاف اس آفتاب کے کہ تیر و بہمن مین وہ حرکت نہین کرتا ہی اور

اسی طرح بحسب ضرورت بعد کلمہ شرط کے جزا مقدر ہوا کرتا ہی شعر نظامی سے
گر آید بسے بار بگیری شہر یار ٭ وگر نہ بتاراج رفت این دیار ٭ لفظ فہو المراد جو جزا اس
شرط کی ہی مقدر رہی اگر ایک لفظ مصرع اول مین لایا جائے اور مصرع ثانی مین بھی ضرورت
اوسکے لانے کی ہو اور تنگی وزن سے گنجایش اوسکے لانے کی نرہے
تو اوس لفظ کو دوسرے مین مقدر مان لیتے ہین اور یہہ کلام سعدی مین بہت
شایع ہی سے ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند ٭ روز میدان انکہ بگریزد بخون لشکری
تو یہان مصرع ثانی مین بھی لفظ بازی میکند مقدر رہی ٭ ناشر آئی را چو بینی بختیار ٭
عاقلان تسلیم کردند اختیار ٭ اسکے یہہ معنی ہین کہ جاننگے ناشر اختیار خواہی دید
آنجا اینہم خواہی دید کہ عاقلان تسلیم اختیار کردہ اند ـ اور اسیطرح جب با موحدہ
بنام ایزد کے اور آغاز کتاب مین اوے تو اوسکے معنی ابتدا میکنیم یا آغاز میکنیم
کے ہو جاتے ہین جیسے نظامی سے بنام بزرگ ایزد دادبخش ٭ کہ او را نہ بیر است نہ رشتر
او دادبخش ٭ فردوسی سے بنام جہاندار بسیار بخش ٭ خرد بخش دین بخش دینار بخش
اور لفظ باد بھی بمقام دعا مقدر آتا ہی جیسے عرفی سے باش امید محبان تو مقصود انگیز
بود نابود حسودان تو حرمان الابد ٭ یہان لفظ باد مقدر رہی یعنی مقصود انگیز باد و حرمان الابد باد ٭

## فصل در بیان صحت بعض الفاظ فارسی

ہست اور نیست کو اصل مین لفظ است سے بنایا ہی جسکے معنی موجود کے

ہین اسطرحسے کہ الف لفظ ایست کو ہاے ہوز سے تبدیل کیا ہیست ہوا
اور پھر ہیست مین سے بسبب کثرت استعمال کے یا گر گئی ہست ہو گیا اور پھر
اس ہاے ہوز ہست کو الف سے تبدیل کیا تو است ہو گیا اور اسیطرحسے نیست کی
اصل نہ ایست ہی الف بسبب کثرت استعمال کے گر گیا نیست ہو گیا جسکے معنی عدم
یا غیر موجودگی کے ہین لیکن آخر کو اوسکے معنی بھی محض نسبتی اور عدم کے رہ گئے بادی
اصل بعد بھی جو صیغہ مضارع ہے الف عایتہ ماقبل حرف آخر زیادہ کیا بود ہو گیا جیسے
شود سے شواد لیکن پھر او بسبب کثرت استعمال کے حذف ہو گیا بود رہ گیا لفظ نکہت
بکاف فارسی مشہور ہے لیکن اصل مین نکہت بکاف عربی ہے کس لیئے کہ جب وہ خود لفظ
عربی ہی تو اوسمین حرف مخصوص فارسی کا آنا غلط ہے شگوفہ اگرچہ لفظ فارسی ہے لیکن
بکاف تازی سکوفہ صحیح ہے رستم بضم راے مہملہ جو نام پہلوان ایران ہے محض غلط مشہور ہے
کس لیئے کہ صحیح نام اوسکا بفتح راے مہملہ یعنی رستم ہے اور وجہ اس تسمیہ کی یہہ ہے کہ جب
اوسکی مان رودابہ دختر مہراب کابلی کو درد زہ شروع ہوا تھا تو شدت درد سے نوبت بجان پہونچی
تھی لیکن جب وضع حمل کیلئے اوسکے بے اختیار زبان فارسی مین جو اوسکی زبان مادری تھی لفظ رستم
یعنی مین نے تکلیف درد سے ہائی پائی منہہ سے نکلا چنانچہ لوگون نے وہی نام
اوسکے لڑکے کا رکھدیا اور دوسرا نام تہمتن تھا لفظ نوشیروان جو نام بادشاہ ایران ہے غلط
مشہور ہے کس لیئے کہ نام اوسکا نوشین روان ہے اور وجہہ اس تسمیہ کی یہہ ہے کہ قبل از
ولادت اوسکے باپ نے تمام سامان عیش و طرب مہیا کر لیا تھا جب وہ تولد فرزند اوسکے

گوش زد ہوا فورًا کاربردازان مجلس طرب کو حکم دیا کہ نوشین روان یعنی وہ شراب
نوشین روان کہنیکے ہی فقرہ اسکا نام ہوگیا ورنہ اوسکا دوسرا نام کسری بن قباد تھا کثرت استعمال سے
نوشین روان نوشیروان ہوگیا۔ بغداد کی وجہ تسمیہ کی یہہ ہی کہ دراصل نام اسکا باغ داد تھا
یعنی وہ باغ جسمین نوشیروان داد دہی کیا کرتا تھا کثرت استعمال سے الف باغ کا گر گیا
بغداد رہگیا۔ گرسنہ بسکون رائے مہملہ و گرسنہ بفتح رائے مہملہ دونون طرح پر صحیح ہی
مثال واسطے صحت بیان اول کے سعدی ؒ در بحر الی فتد امملکت ٭ گرسنہ خسپد
ملک نیمروز ٭ مثال واسطے تصحیح بیان دوم کے۔ نظامی ؒ گرسنہ چو باشیر خاید کباب
بفربہ ترین لقمہ آرد شتاب ٭ اور لفظ سخن بفتح خا و ضم خا دونون طرح پر صحیح ہی مثال
سعدی ؒ سخن راست ای خردمندین ٭ میاور سخن درمیان سخن ٭ مثال دیگر
ورین انجمن کیست عاشق سخن ٭ کہ عشقی نغز زید با شعر من ٭ اسیطرح پر لفظ کہن بضم ہائے ہوز
وفتحہ ہائے ہوز دونون طرح پر صحیح ہی مثال کہن مضموم سے کن نکن اور است تو تا کہن
ہر چہ کن کیست کہ گوید مکن ٭ مثال کہن مضموم سے ار است بہار از سر تو باز چمن را ٭
آئین دگر آئینہ شد خاک کہن را ٭ لفظ بہن بسکون ہائے ہوز وفتحہ ہائے ہوز دونون
طرح پر جائز اور صحیح ہی مثال سکون سعدی ؒ جہان بہن چو ان کم گستر ٭ کہ سیمرغ درقاف
قسمت خورد ٭ مثال مفتوح امیر خسرو ؒ لعل از لالہ بروی چمن ٭ چون گل سوری
ہمہ گرد و بہن ٭ گنجشک یعنی چڑیا بکاف فارسی اول صحیح ہی اور بکاف تازی غلط مشہور ہی
دیباچہ بجیم فارسی مشہور ہی اصل مین دیباجہ لفظ عربی ہی کہ جسکے معنی رخسارہ کے ہین اور جمع

اوسکی ہا بیچ آئی ہی — غنچہ بجیم فارسی مشہور ہی اور اصل وسکی غنچہ بجیم تازی ہی شعر سعدی
سے دلش گرچہ درحال از ورنجہ شد ✣ دوا گرد خوشبوی چون غنچہ شد ✣ مشک معرب اوسکا
مُشک بکسرہ میم و سکون سین مہملہ اور مُشک بضم میم وکسرہ میم دونون طرح پر صحیح
ہی گسستن بضم کاف و فتح حرف ثانی صحیح ہی اور بکسر ثانی غلط مشہور ہی اسلیے کہ ماضی
مطلق اوسکا گسست اور بست کے ساتھہ ہم قافیہ کیا جاتا ہی اور لفظ برہنہ بفتح را
مہملہ و سکون را مہملہ دونون طرح پر صحیح ہی امیر خسرو سے برہنہ گشتہ تنگل بباغ ✣ پادکنان
خس کسی از رہی لاغ ✣ سعدی سے شکوفہ گاہ شگفتہ است و گاہ خوشیدہ ✣ درخت گاہ
برہنہ است و گاہ پوشیدہ ✣ داور بمعنی حاکم یا عادل اصل مین دادور تھا ایک دال کثرت
استعمال سے گرگئی — بلہوس اسکو بعض لوگ بوالہوس لکھتے ہین وہ صحیح ہی واو والف
غلط ہی — مدہوش بواو معروف درست ہی کس لیے کہ یہہ مصدر دہشت کا مفعول ہی
جسکے معنی بیخود و بیہوش ہونیکے ہین — اور فارسی مین سوالے لفظ خرم اور فرخ کے کوئی
لفظ مشدد نہین آیا ہی مگر بوقت ضرورت شعری کے لفظ مخفف کو مشدد کر لیتے ہین نظامی
سے بدریدہ خفتان بسی پارہ کرد ✣ عمل مین کہ فولاد با خارہ کرد ✣ لفظ نظارہ و نشتہ مخفف اور
مشدد دونون طرح پر مستعمل ہوا ہی — گل از ہر منظری نظارہ کردہ ✣ قبای سبز را صد پارہ کردہ ✣
نظارہ کنان شہری و لشکری ✣ بہ آئین و انصاف اسکندری ✣ تنور عجم زقوم حبشہ یہہ سب لفظ اصل
مین مشدد ہین مگر فارسی والے انکو مخفف کرکے استعمال کرتے ہین لفظ خضر کا بکسر اول و سکون ثانی اہل فارس
مین مروج ہی مگر اصح بفتح اول و کسر ثانی ہی جیسے خضر مگر دونون صورتون سے کلام مین باندھا گیا پایا جاتا ہی

الف ممدودہ کہ جو آخر جمع یا مصدر وغیرہ مین آتا ہی اوسکی رسم خط عربی مین یہہ ہی کہ
بعد تحریر الف کے ء یعنی خط منحنی واسطے اظہار مد کے اور لکھ دیتے ہین لیکن فارسی والے
ہمزہ کو کم لکھتے ہین جیسے ضعفا استغنا املا صحرا ابتدا لیکن بحالت اضافت اور توصیفیت
مین وہ ہمزہ مکسور پھر آجاتا ہی جیسے ضعفاء شہر فقراء شہر صحراء فراخ وغیرہ اور کبھی یہہ ہمزہ
یاے تحتانی کے ساتھہ تبدیل ہوجاتی ہی جیسے ضیاے مغربی وصفاے شہر
جسطرح سے کہ عربی مین توابع مہمل آتے ہین اسیطرح سے فارسی مین بھی آتے ہین
جیسے شب تب تال مال یعنی ریزہ ریزہ اور تار مار یعنی پریشان سے الف کی جگہ بسا نیز ہا
جباران + تال مال از دعای غمخواران + جو کلمہ کہ جنکے آخر الف یا یاے تحتانی یا ہا
ہوز ہوتی ہی وہ بوقت اضافہ ہونے یاے نسبتی کے واو سے بدل جاتی ہی جیسے مرتضی
سے مرتضوی اور دہلی سے دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہاے ہوز کو دور بھی کر دیتے
ہین جیسے مکہ سے مکی بنگالہ سے بنگالی اور کبھی اوسی ہاے ہوز کو کاف فارسی
سے بدل دیتے ہین جیسے خانہ سے خانگی پردہ سے پردگی اور کبھی یاے نسبت
کے اول ان زیادہ کر دیتے ہین جیسے حقانی ربانی اور کبھی یاے آخر
کلمہ کو بوقت نسبت زای معجمہ اور الف سے بدل کر لیتے ہین جیسے ری سے
رازی اور کبھی صرف یاے نسبت کے قبل ز زیادہ کر دیتے ہین جیسے مرو سے مروزی

تمت